بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُسلمان خاوند

اور

عکسے

مُسلمان بیوی

اضافہ شُدہ ۲ جدید ایڈیشن

مولانا محمّد ادریس انصاری

مکتبۂ دینیات

بیرون تبلیغی مرکز رائے ونڈ ضلع لاہور (پنجاب)

MASOOD FAISAL JHANDIR LIBRARY
★ MAILSI ★
Acc No: 039595

TECHNICAL SUPPORT BY
CHUGHTAI
PUBLIC LIBRARY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر شادی شدہ مسلمان کیلئے یہ کتاب پڑھنی مفید ہے

مسلمان خاوند

از

محمد ادریس انصاری

مکتبۂ دینیات

تبلیغی مرکز، رائے ونڈ ضلع لاہور۔ فون ۶۲

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام مضمون	نمبر صفحہ
۱	تمہید	۴
۲	بہترین عورتیں	۵
۳	عورت مرد کیلئے امتحان ہے	۶
۴	تین آدمی جنکی مدد اللہ کے ذمہ ہے	۷
۵	لڑکی کیلئے رشتہ کا معیار	۸
۶	محبت کا سب سے بڑا ذریعہ	۹
۷	سب سے زیادہ بابرکت نکاح	۱۰
۸	نیک بیوی کی تعریف	۱۰
۹	عشق مجازی کا آسان علاج	۱۱
۱۰	پاک نظری کی تعلیم	۱۳
۱۱	حرام کاری کیسے رُک سکتی ہے	۱۴
۱۲	پاک نظری کا ثمرہ	۱۵
۱۳	رشتہ سے پہلے لڑکی دیکھنا	۱۶
۱۴	نامحرم کو دیکھنا	۱۸
۱۵	بالغ لڑکی پر جبر کرنا	۱۹
۱۶	لڑکے کی ذمہ داری	۱۹
۱۷	جوان لڑکی کی ذمہ داری	۲۰
۱۸	شادی کے موقع پر لڑکیوں کے گیت	۲۱
۱۹	تاریخ نکاح کی بدشگونی لینا	۲۵
۲۰	شادی کے موقع پر گانا	۲۶
۲۱	نکاح کس جگہ پڑھانا چاہیے	۲۸
۲۲	بیوی کے حقوق اور بعض دینداروں کی کوتاہی	۲۹
۲۳	آداب رشتہ	۳۱
۲۴	برتھ کنٹرول	۳۲
۲۵	خلافِ وضع فطری صحبت کرنا	۳۷
۲۶	تاجدارِ مدینہ کا مہر	۴۲
۲۷	فہرست مہر اہل بیت صلی اللہ علیہ وسلم	۴۳
۲۸	مہر کی مقدار	۴۳
۲۹	صحابہ کرام کی سادگی اور انکا مہر	۴۵
۳۰	بلا اجازت دعوت میں جانا	۴۹
۳۱	بغیر بلائے دعوت میں جانا	۵۱
۳۲	دعوتِ ولیمہ	۵۲
۳۳	دعوت قبول کرنیکی ہدایت	۵۴
۳۴	بدترین کھانا	۵۵
۳۵	کھانے کے آداب	۵۵
۳۶	فضول خرچی والی مجلس میں شرکت کرنا	۵۶
۳۷	فاسق کی دعوت	۵۸
۳۸	شیخی خوروں کی دعوت	۵۸
۳۹	نام آوری کرنیوالوں کی دعوت	۵۹
۴۰	اپنی عورتوں میں انصاف کرنا	۶۰
۴۱	حضورؐ کی سفری سنت	۶۳

نمبر شمار	نام مضمون	نمبر صفحہ
۴۲	بیویوں کے حقوق میں خدا کا خوف	۶۳
۴۳	حضورؐ کا قابلِ تقلید عمل	۶۴
۴۴	قیامت کے روز فالج زدہ شخص	۶۵
۴۵	عورتوں کی اصلاح کا طریق	۶۶
۴۶	عورت کی زیادتی پر صبر کرنے کی تعلیم	۶۸
۴۷	عورت کو بے دردی سے مارنے کی ممانعت	۶۸
۴۸	عورت کے جذبات کا لحاظ رکھنا چاہیے	۶۹
۴۹	سرکار کا برتاؤ	۷۰
۵۰	آنحضرتؐ کی بے تکلفی	۷۲
۵۱	بہترین انسان	۷۴
۵۲	کامل مومن کی پہچان	۷۴
۵۳	بیوی کو کس طرح رکھیں	۷۵
۵۴	قابلِ تقلید واقعہ	۷۸
۵۵	طلاق دینی کس وقت حرام ہے	۸۰
۵۶	ایک دفعہ میں تین طلاق دینے والا شخص رسول اللہؐ کی نظر میں	۸۳
۵۷	طلاق دینی اللہ کو پسند نہیں	۸۴
۵۸	طلاق بغیر نیت کے بھی ہو جاتی ہے	۸۶
۵۹	زبردستی کی طلاق	۸۷
۶۰	بیوی پر بدگمانی نہ کرو	۸۸
۶۱	نسب بدلنا کفر ہے	۸۹
۶۲	ذات بدلنے والے پر جنت حرام ہے	۸۹
۶۳	بیوی پر خواہ مخواہ بدگمانی کرنیوالا مرد قیامت کو ذلیل کیا جائیگا	۹۰
۶۴	بددیانت عورت جنت میں نہ جائے گی	۹۰
۶۵	خاوند کی چوری	۹۳
۶۶	مال میں سب سے زیادہ حقدار	۹۵
۶۷	بیوی کی خوراک و پوشاک	۹۵
۶۸	بیوقت کھانا دینے کی ممانعت	۹۶
۶۹	مملوک کو مارنے کی تنبیہ	۹۷
۷۰	تمازی کے مارنے کی ممانعت	۹۸
۷۱	نوکر و عورت کو دن میں ستر مرتبہ معاف کرو	۹۹
۷۲	نوکر و عورت پر اتنا بوجھ رکھو جس کو وہ برداشت کر سکیں	۹۹
۷۳	بچہ کا حق دار کون ہے	۱۰۰
۷۴	زبردستی عورت سے اس کا بچہ چھین لینا بڑا جرم ہے	۱۰۲
۷۵	عورت میں کیا کیا صفات دیکھنی چاہئیں۔	۱۰۲

تمہید

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم ۔ اما بعد۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری حج کے آخری خطبہ میں امت کو بہت سی وصیتیں فرمائی تھیں۔ ان میں ایک وصیت یہ بھی تھی کہ تم لوگ اپنی عورتوں کے حقوق میں کوتاہی نہ کرنا لیکن زمانہ جوں جوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہوتا گیا توں توں ہماری مذہبی تباہ حالی ترقی کرتی گئی اور ہم باوجود اسلام کے مدعی ہونے کے اسلامی قانون سے دور ہوتے گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کو نہ حقوق اللہ کا خیال رہا اور نہ حقوق العباد کی چنداں پرواہ رہی۔

تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

ہمارا سارا بدن داغ داغ ہو گیا۔ روئی کہاں کہاں رکھی جائے۔ زمانہ حاضرہ میں غریب عورتوں کو اپنے جاہل مردوں کی طرف سے جو جو مظالم برداشت کرنے پڑتے ہیں انکو سن سن کر سننے والوں کے دل ہل جاتے ہیں اور آنکھوں سے بے ساختہ آنسو بہ پڑتے ہیں جسکا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہندوستان کی لاکھوں مظلوم عورتیں یا تو اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھ جاتی ہیں یا زیادہ تنگ ہو کر ہزاروں مسلمان عورتیں اسلام جیسا مذہب چھوڑ کر عیسائیت کے دامن میں پناہ لیتی ہیں اور کفر کے ساتھ حرام موت مرتی ہیں جس کی تمام تر ذمہ داری ان کے خاوندوں پر ہوتی ہے۔ اس لیے ہر شادی شدہ مسلمان کو اس کی طرف توجہ دلانے کیلئے کتاب **"مسلمان خاوند"** لکھی گئی تاکہ اس کو پڑھ کر مسلمان خاوند اپنی

ذمہ داری کا احساس کرے اور صحیح معنوں میں مسلمان خاوند کہلانے کا مستحق ہو۔ حق تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کو قبول فرما دیں۔ اور ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں آمین والسلام محمد ادریس انصاری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بہترین عورتیں

(۱) فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی تمام چیزیں عارضی فائدہ مند ہیں اور دنیا کی بہترین فائدہ اٹھانیکی چیز نیک عورت ہے کہ نیک عورت کا فائدہ پائدار اور ہمیشہ رہنے والا ہے (مسلم)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ (مسلم)

(۲) فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت سے نکاح کرنے میں چار چیزیں دیکھی جاتی ہیں (۱) مال داری (۲) شرافت خاندانی (۳) خوبصورتی (۴) دینداری لیکن تم کو چاہیے کہ دین دار عورت تلاش کرو کیونکہ دین دار عورت ہی صحیح

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ (بخاری ومسلم)

معنی میں مرد کے حقوق ادا کر سکتی ہے خوبصورت اپنے حسن وجمال پر اور خاندانی عورت کو اپنے خاندان پر مال دار کو اپنی مال داری پر غرور ہوتا ہے جو باہمی تعلقات کے لیے مضر ہوتا ہے۔

(۳) فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عرب کی بہترین عورتیں قریش کی نیک بخت عورتیں ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے بچوں پر اُن کے بچپن میں بہت زیادہ شفیق ہوتی ہیں اور اپنے خاوند کے اس مال کی جو انکے قبضہ میں ہوتا ہے بہت زیادہ حفاظت کرتی ہیں۔ یعنی اپنے خاوند کے مال کو فضول ضائع نہیں کرتیں۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ جس عورت میں دو خوبیاں ہوں وہ تمام عورتوں میں بہتر ہے (۱) بچوں پر شفقت کرے اور ان کی پرورش سے اُکتائے نہیں (۲) خاوند کا مال ضائع نہ کرے بلکہ نہایت احتیاط کے ساتھ خرچ کرے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَیْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰی وَلَدٍ فِیْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰی زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ یَدِهٖ (بخاری و مسلم)

عورت مرد کے لیے امتحان ہے

(۴) فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا شیریں اور سرسبز ہے اور اللہ نے اس دنیا کو تمہارے حوالے کیا ہے تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم اس کو کس طرح استعمال کرتے ہو پس تم کو چاہیے کہ اس کو جائز طریقہ پر استعمال کرو۔ اسی طرح عورت بھی تمہاری آزمائش کی چیز ہے۔ پس تم کو چاہیے کہ عورت کو بھی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْیَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِیْهَا فَیَنْظُرَ كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ كَانَتْ فِی النِّسَاءِ (رواہ مسلم)

مسلمان خاوند

جائز طور پر استعمال کرو کیوں کہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں ہی کی وجہ سے برپا ہوا تھا۔ (مسلم شریف)

یعنی انھوں نے اپنی عورتوں کو چھوڑ کر دوسری عورتوں سے دل لگایا اور ان کے ساتھ منہ کالا کیا۔ اور اس کا قصہ اس طرح پر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم جبارین سے جہاد کرنے کے لیے بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر کنعان پہنچے تو بلعم ابن باعورا کی تدبیر کے موافق اس قوم کی خوبصورت نوجوان لڑکیاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لشکر میں چلی گئیں۔ ایک لڑکی کو بنی اسرائیل کے ایک سردار نے دیکھا اور دیکھتے ہی اس پر فریفتہ ہو گیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر حضرت موسیٰ کی خدمت میں لے گیا اور حضرت سے کہا۔ کیا یہ عورت میرے اوپر حرام ہے۔ حضرت نے فرمایا ہاں! اس کے پاس ہرگز نہ جانا۔ اس سردار نے کہا کہ تمھاری یہ بات نہیں مانوں گا۔ پھر اس عورت کو اپنے خیمہ میں لے جا کر اس سے بدکاری کی۔ اس پر اللہ کا غضب جوش میں آیا اور آن کی آن میں بنی اسرائیل کے ۷۰ ہزار آدمی ہلاک ہو گئے۔ دیکھئے ایک آدمی کے زنا کرنے سے کیسی تباہی آئی اور ہمارے کتنے بھائی جو اپنے گھر کی عورتوں کو چھوڑ کر غیر عورتوں سے اپنا منہ کالا کرتے ہیں اور پھر اپنی تباہی و بربادی کا گلہ کرتے ہیں۔ (مسلم شریف)

تین آدمی جن کی مدد کا اللہ ذمہ دار ہے۔

(۵) فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہے اللہ پر تین آدمیوں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمْ اَلْمُكَاتَبُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْاَدَاءَ

کی مدد کرنا۔
(۱) وہ مکاتب جو ادا کرنے کی نیت رکھتا ہو۔

وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔
(رواہ الترمذی)

(۲) وہ نکاح کرنے والا مرد جو اس نکاح کے ذریعہ حرام کاری سے بچنا چاہتا ہو۔ (۳) مجاہد جہاد کرنے والا یعنی اس شخص کی نیت نکاح کرنے میں یہ ہو کہ میں نامحرم عورت پر نظر نہیں کروں گا، اس سے بدکاری نہ کروں گا۔ بلکہ جائز طریقہ پر صرف اپنی بیوی پر نظر رکھوں گا۔ اسی سے اپنی خواہش پوری کرونگا تو ایسے شخص کا امداد اللہ تعالےٰ ہوتا ہے۔ سبحان اللہ! جس کی امداد خدا خود اپنے ذمہ لے لے وہ پھر کس کا محتاج ہوگا۔

لڑکی کے لیے رشتہ کا معیار

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ إِنْ لَا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ (رواہ الترمذی)

(۶) فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تمھارے پاس کسی دیندار اور با اخلاق لڑکے کا رشتہ آئے تم اس رشتہ کو قبول کرلو۔ ورنہ زمین میں فتنے اور بڑے بڑے فسادات ظاہر ہوں گے۔ یعنی اگر ایسے شخص سے نکاح نہ کروگے بلکہ مال دار جگہ تلاش کروگے تو ایسی صورت میں بہت سی لڑکیاں اور بہت سے لڑکے بلا شادی کے رہ جائیں گے جس کے باعث دنیا میں زنا کی کثرت ہوگی جس کا نتیجہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے بارہ میں آپ کو معلوم ہو چکا ہے۔

مسلمان ناخواندہ

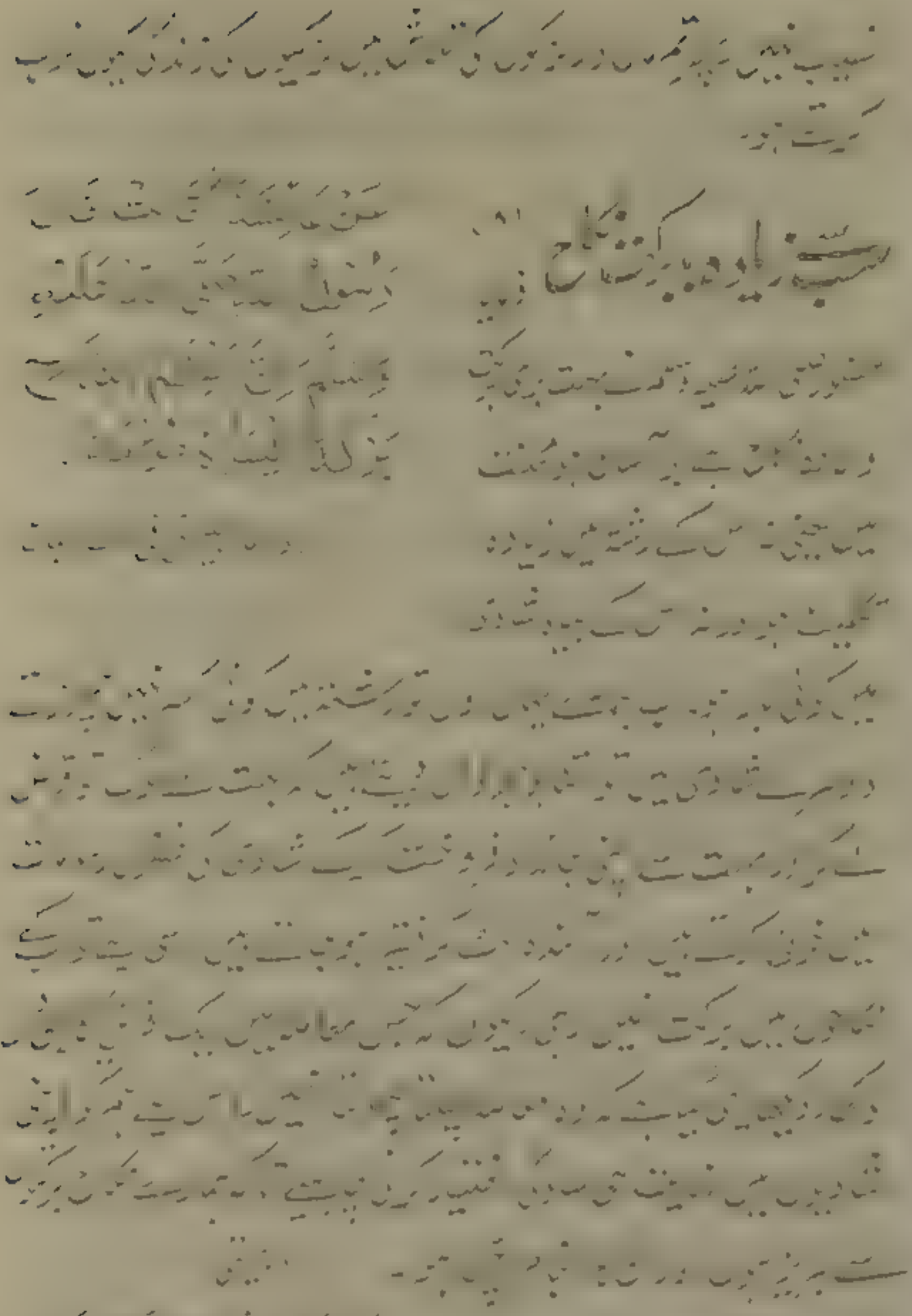

مسلمان عورت

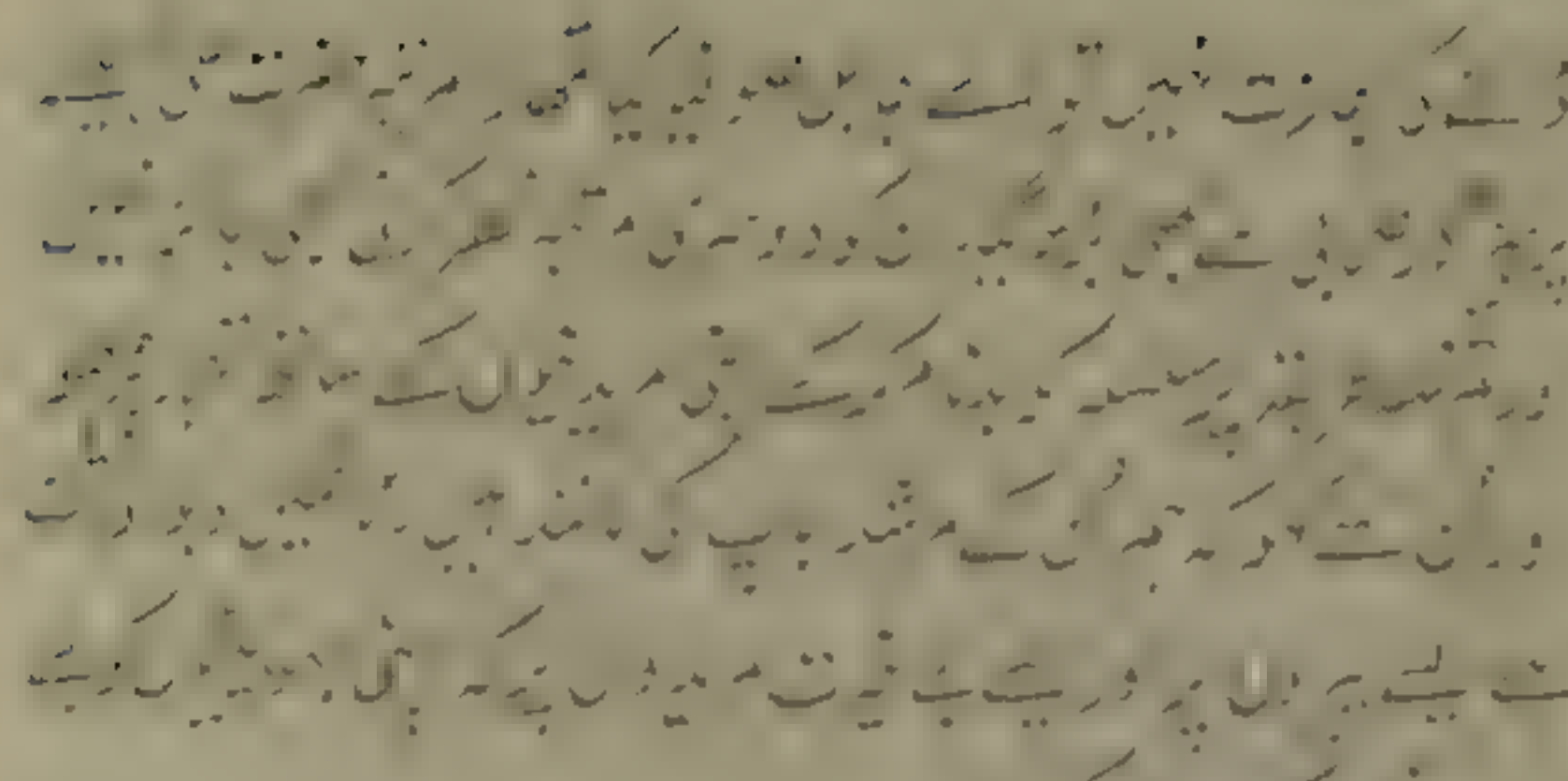

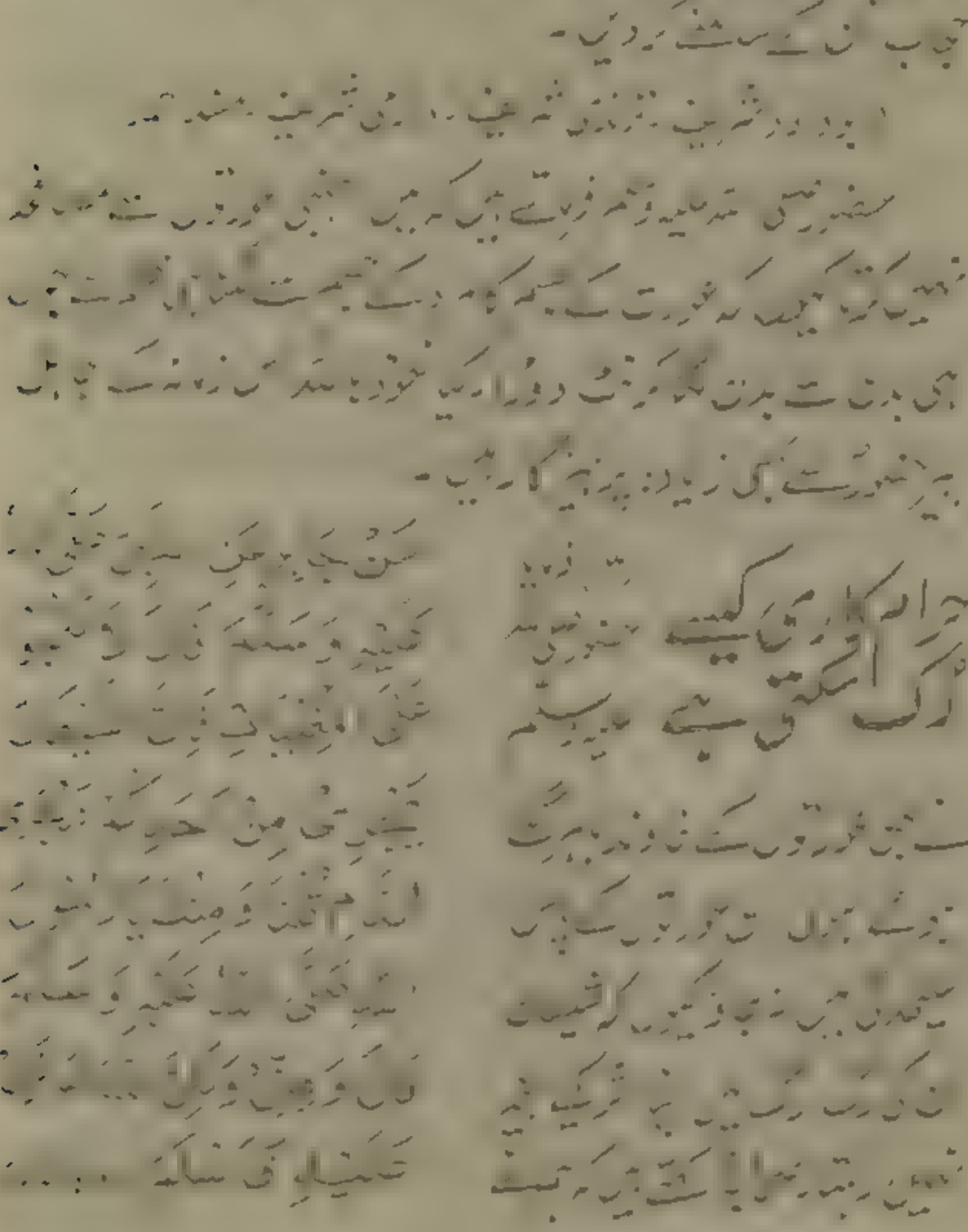

وَسَلَّمَ لَنْ نَنْزِلَ إِلَيْكَ قَدْ

لَاقَ فَنُزِلَ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ

لَحْوِي أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَهُمَا۔

(رواہ احمد و ترمذی نسائی

ابن ماجہ)

مسلمان خاوند

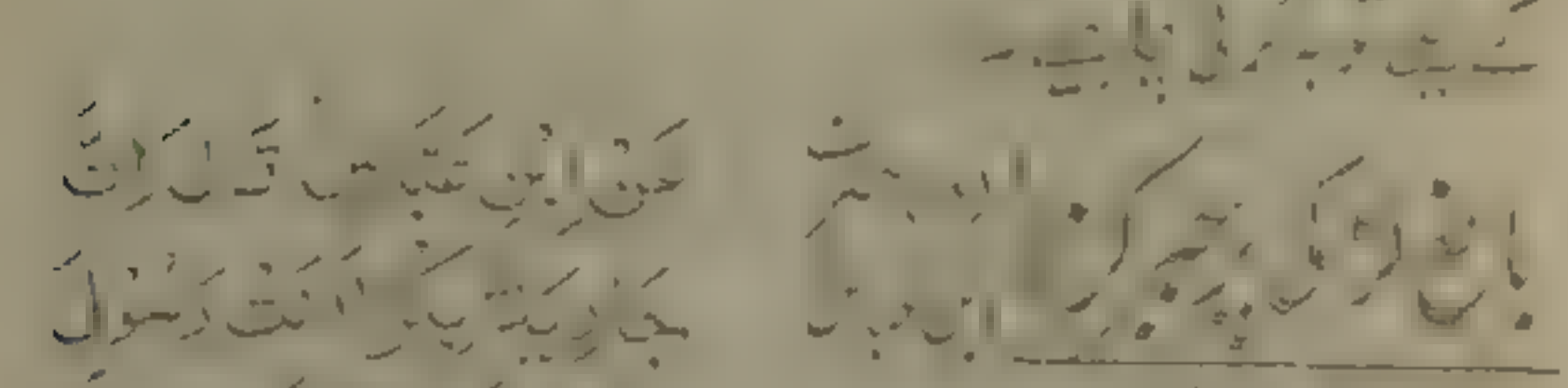

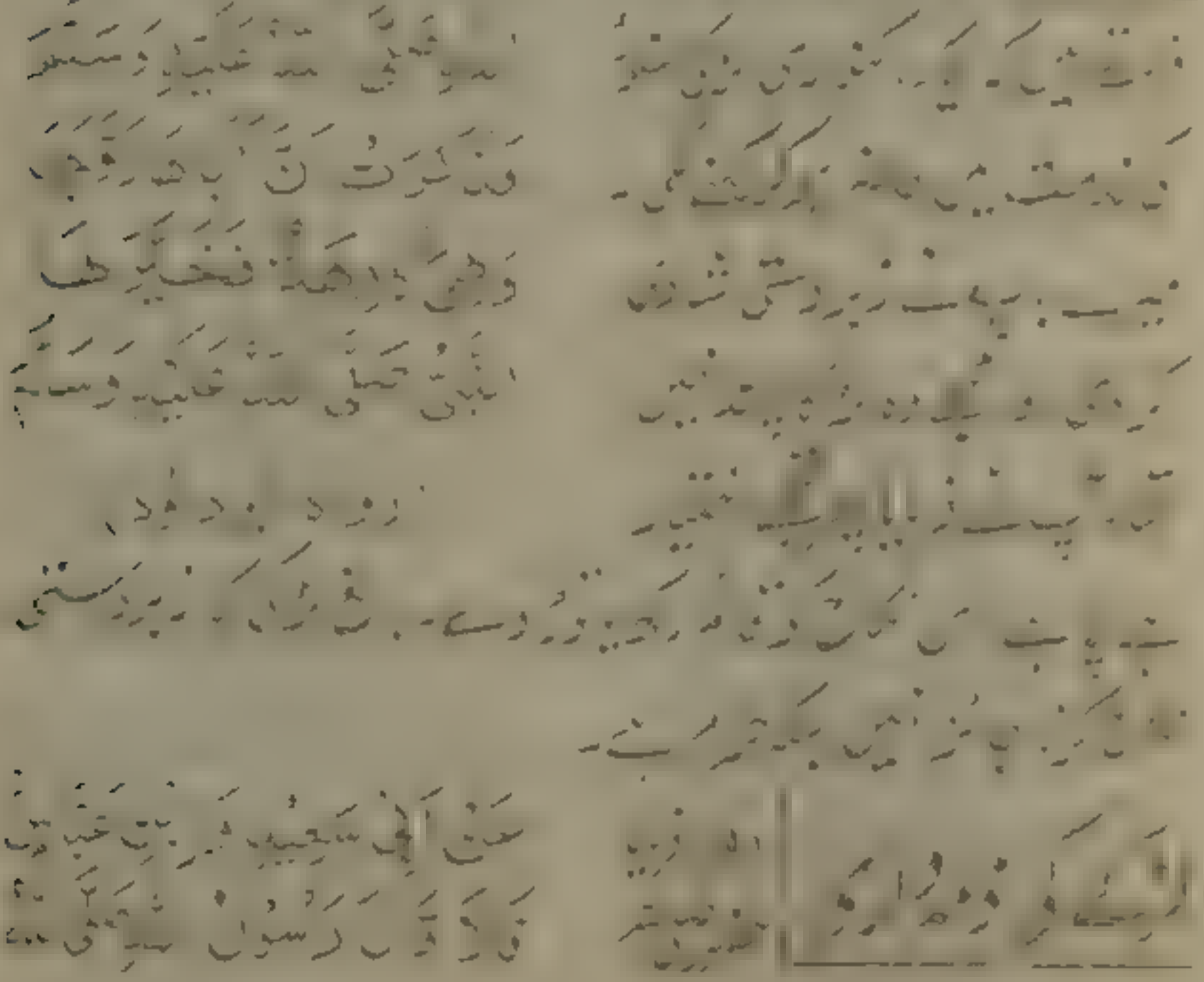

مسلمان خاوند

(۲۰)

بیوی کے ذمہ داری

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں عورتوں کو
کچھ نہیں سمجھتے تھے پھر جب اسلام آیا
اور اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر فرمایا تو
ہم کو معلوم ہوا کہ ان کا بھی ہم پر کچھ
حق ہے۔ (ترغیب و ترہیب)

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام سے پہلے عرب کے لوگ عورتوں کے ساتھ بہت برا سلوک کرتے تھے۔ ان کو کوئی حق نہیں دیتے تھے۔ باپ کی جائداد میں بیٹیوں کو حصہ نہیں دیتے تھے۔ بلکہ بیٹے ہی باپ کی جائداد کے حقدار ہوتے تھے۔ اسلام نے عورتوں کو بہت سے حقوق دیئے ہیں۔ ان کو باپ کی جائداد میں حصہ دار بنایا۔ ان کو مہر کا حق دار بنایا۔ ان کو نان و نفقہ کا حق دار بنایا۔ ان کو عزت و احترام کا حق دار بنایا۔ ان کو ماں بننے کا حق دار بنایا۔ ان کو بیوی بننے کا حق دار بنایا۔ ان کو بیٹی بننے کا حق دار بنایا۔ ان کو بہن بننے کا حق دار بنایا۔ ان کو ماں باپ کی خدمت کا حق دار بنایا۔ ان کو ماں باپ کی وراثت کا حق دار بنایا۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ

بِنْتِ مَظْعُونٍ رَضِيَ اللّٰهُ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

فِي سُوَرٍ مِنَ الْمَثَانِي صَلَّى

بَلَغَتِ الْمِائَةَ اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ

إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي

(رواہ بخاری)

شمائل شریف کا ترجمہ

از

اردو زبان کا پہلا

ترجمہ

بنت معوذ

بن عفراء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حضور
تاجدار مدینہ تشریف لائے وہ ہے
بستر پر پڑ گئے اتنے میں ہمسائی کنبہ
کے رشتہ کی جو لڑکیاں تھیں سے
وہاں پر تھیں انھوں نے دف بجانا
اور گیت گانے شروع کر دیے۔
اتنے میں ان میں ایک لڑکی کہنے لگی

بِاٰتَتْ وَبَنْدُبْنَ بِمَنْ قُتِلَ
مِنْ بَائِسٍ يَوْمَ بَدْرٍ نَذْ
قَالَتْ إِحْدٰهُنَّ وَفِينَا نَبِيٌّ
يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ دَعِي
هٰذِهٖ وَقُولِي بِالَّذِي كُنْتِ
تَقُولِينَ۔

(رواہ البخاری)

وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ یعنی ہمارے یہاں ایسے نبی ہیں جو کل ہونے والی بات کو جانتے ہیں اس پر حضور نے فرمایا اس بات کو چھوڑ دو اور وہی کہو جو پہلے کہہ رہی تھی۔ کیوں کہ غیب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ البتہ جو خدا کو منظور ہوتا ہے وہ اپنے رسولوں کو بتلا دیتا ہے۔ اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں (۱) جو اشعار کہ ان میں جھوٹ نہ ہو ان کا پڑھنا جائز ہے (۲) شادی کے موقع پر لڑکیاں گیت گا سکتی ہیں بشرطیکہ ان میں بیہودگی نہ ہو۔ علامہ عینی نے لکھا ہے کہ نکاح کے وقت دف کی آواز دینے کے لئے دف بجانا درست ہے

زنانہ شریعت

(۲۲) حضرت عائشہ فرماتی ہیں
کہ ایک انصاری عورت کو میں
اس کے اہل کے پاس رخصتی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
اَنَّهَا زَفَّتِ امْرَاَةً اِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مسلمان خاوند

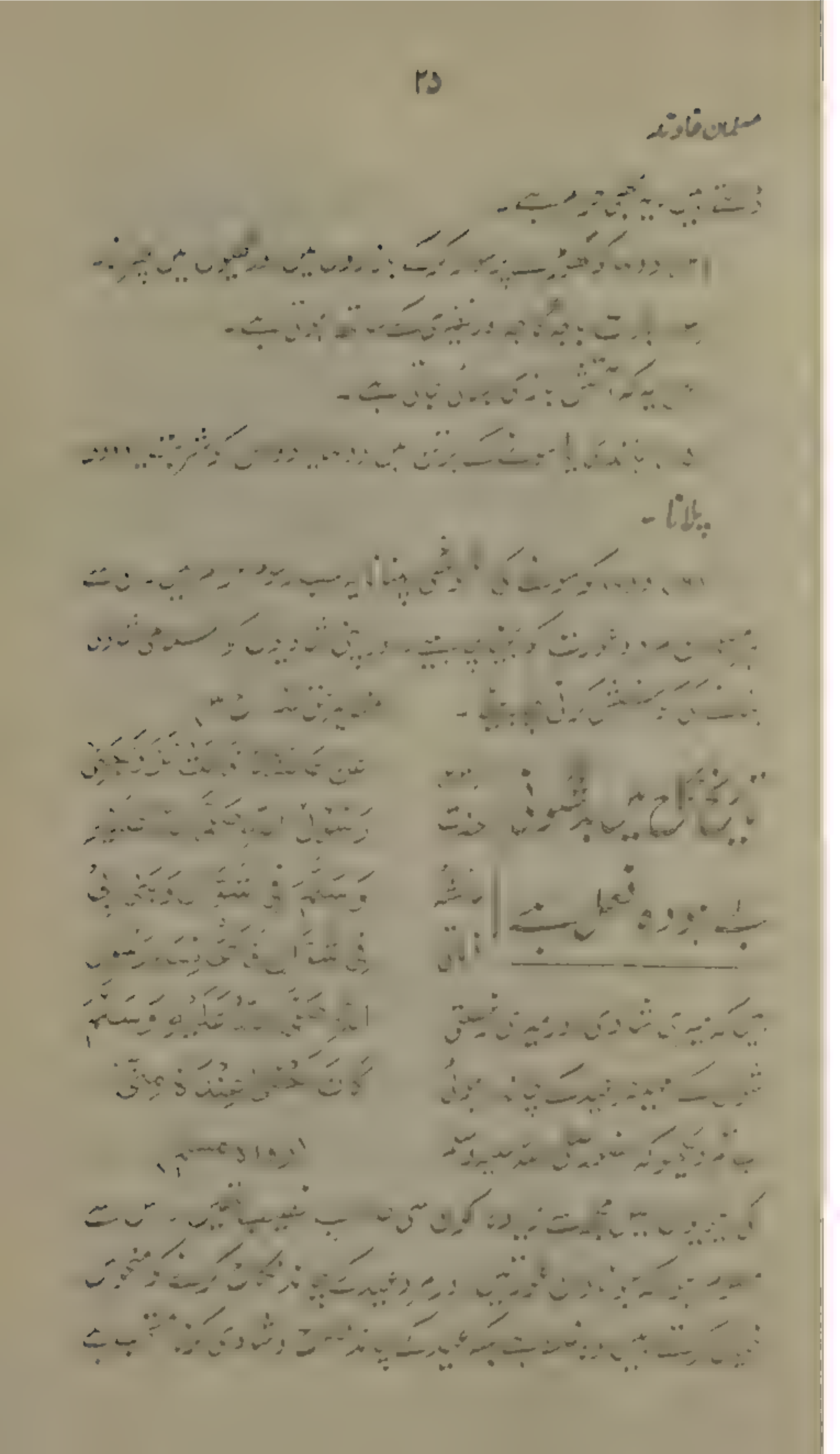

مسلمان خاوند

شادی کے موقعوں پر گانا

عائشہ فرماتی ہیں کہ میرے پاس انصار
کی بچیاں آئیں جنہیں میں نے بیاہ دیا
شادی کی۔ اس پر حضور نے فرمایا
اے عائشہ! تمہارے پاس گانا نہیں
ہوا؟ انصار کو گانا پسند ہے

ابن ماجہ

فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمُ

مسلمان خاوند

ہمارا کام خدمت میں ایک نہ
کہ ہم تو بندے ہیں ہم نہ بن
دیکھ چند لڑکیاں کیت گا رہی ہیں
کہ پیٹ نہ سے کہاں
کہ تم بیٹھ جاؤ
ہمیں تو ہمارے
یہ کہہ کر
میں تو ہمارے
ہمارے
کیوں کہ شادی کے موقعوں پر

بجلی کی ہمیں ضرورت ہے۔ (انسان نیچر)

نوٹ: یاد رکھو یہ کام ہمیں کے ساتھ ہی کرنے ہیں۔

نکاح کس جگہ کرنا چاہیئے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
تم لوگ کہیں شادی کرو تو ایسی جگہ
میں کرو جہاں کے لوگ

مسلمان فرزند

بیٹے کے حقوق از روئے قرآن

۲۹۱۔ دینی ذمہ داریوں کی کوتاہی: فرمایا

مسلمان خاوند

غزل

حضرت ۳۰۰ جنت
بیرِ فرنگ

مسند احمد

حدیث ۔ اسم شریف

حضرت ابو سعید خدری

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

حسن و حسین امام مظلوم

حضرت علی کے متعلق

حضرت فاطمہ زہرا

حضرت حسن و حسین

مسلمان خاوند

یہ بیان کرتے ہوئے کہ عورتوں کا نشانہ نہ رکھنے سے بچہ کی پیدائش میں تاخیر ہوتی ہے

اس نظریہ کے نہ رکھنے سے بچہ پیدا نہ ہونے کی وجہ

ہر عورت نظریہ سے بچہ نہیں ہوتا اور اس کی وجہ

لیکن بچہ کے پیدا ہونے میں دیر ہونے کی وجہ

پیدائش کی پیدائش کردہ بیماریوں سے نہ مرنے کی ترکیب

پیدائش کی ترکیب جو عورتوں کے لئے مفید ہے اس کے نہ کرنے کی وجہ

ولادت کے دنوں میں ہی ہے کہ بچہ کے پیدا ہونے میں دیر ہوتی ہے

ہے کہ عورت کی عورت میں ہے تخلیق کرنے کی قدرت میں ہے

اور بچہ بن جانے اور مرنے پر ہی پیدا ہونے کی وجہ

کے بھی پیدا کر سکتا ہے۔ اس کے کوئی نہیں

ابو حنیفہ سعد بن ابی وقاص

خدمت میں نہ ہونے کی

میں بنی بنی کے

آپ نے فرمایا یہ کون ہے اس نے

جواب دیا کہ اس کے بچہ پیدا

کرنا ہوں یعنی وہ بچہ نہ ہونے

ہونے کی ہے

عن سعد بن ابی وقاص

ان رجلا جاء الی النبی صلی

فقال ان امرأتی

فقال رسول الله صلی

الله علیه وسلم

ذلک فقال رجل

علی ولادتها فقال رسول

ارادہ فرمایا ہے نہ کوئی تدبیر کی ہے نہ کر سکتے ہیں

مسلم شریف

(۳۶) حضرت جبرئیل علیہ السلام نے
کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئی۔ آپ بہت سے
صحابہ کے مجمع میں تشریف فرما تھے
اور یہ فرما رہے تھے کہ میں نے پیدا
تو کیا میں غیبی مدد سے نہیں
لیکن جب سے رسول اللہ صلی اللہ
کو دیکھا ہے اور ان پر ایمان
لائی ہوں اور ان کی تصدیق
نصیب ہوئی ہے اس کے بعد سے
کہ میں نے غزل کی بیت دریافت
کیا اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ غزل کرنا درست ہے

عَنْ خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ
قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
أُنَاسٍ وَهُوَ يُثْنِي عَلَيْهَا
فَسَمِعْتُ أَنَا بَعْضَ قَوْلِهِ
فَقُلْتُ فِي نَفْسِي وَاللّٰهِ
إِنْ كُنْتُ مَا عَلِمْتُ لَغَيْرَاءَ
فَلَمْ يَقُمْ أَوْ لَمْ يَرُحْ
حَتَّى نَزَلَ جِبْرِيلُ فَقَالَ
يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْوَادُ الْخَفِيُّ وَهِيَ وَ
إِنَّ مَوَدَّةَ خَدِيجَةَ أَدْخَلَتْ

حدیث پر غور کرنے سے درج ذیل امور معلوم ہوتے ہیں۔ جبرئیل کا آنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنا۔ حضرت خدیجہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہونا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت خدیجہ کی تعریف فرمانا۔ حضرت خدیجہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف سننا۔ حضرت خدیجہ کا اپنے دل میں کہنا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے وہ سچ ہے تو میں غیبی مدد سے نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی وجہ سے ایمان لائی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مجلس سے اٹھنے سے پہلے جبرئیل کا آنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت خدیجہ کے خیال کی خبر دینا۔ حضرت خدیجہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی وجہ سے ایمان لانا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت خدیجہ کے ایمان کی وجہ سے ان کی مغفرت کی دعا فرمان

نوٹ: نیمہ کے معنی ہیں کہ دودھ پلانے کے زمانہ میں اپنی بیوی سے تمتع کرنا جس سے حمل قرار پاتا ہے حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

خاوند کا فرض | عورت کا فرض

کو توبہ کرنی چاہیے۔

مسلمان بھائیو!

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ایسی ہو کر آخر کار مرد بن دیتا ہے۔ پھر میں نے جب تو نام دیا ہے
غریب عورت اپنی خواہش سے پوری کرنے میں مجبور ہوتی ہے
کہ غیر مردوں سے نظر کی آنکھیں بچتی ہیں اور مذہب پر بھی بچتا ہے
مانند ایک فی صدی شاید بچ سکے جب اس کا بیت نہ ہو تو
کیا کرے اے اللہ تو ہمیں بھی حفاظت فرما۔ آمین۔ اور ہمیں
کی بھی حفاظت فرما۔ آمین۔ (مسند احمد۔ ابو داؤد شریف)

(۳۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص اپنی بیوی سے
کسی مقام میں بدفعلی کرتا ہے اللہ
تعالیٰ اس شخص کی طرف رحمت
کی نظر نہیں فرماتے۔

(رواہ فی شرح السنۃ)

(۳۹) دوسری روایت میں
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نظر
رحمت کی نہیں فرماتے
جو عورت کی پاخانہ کی جگہ سے
صحبت کرے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى
رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوْ امْرَاَةً
فِي الدُّبُرِ۔

(رواہ الترمذی)

سے وہ دور ہوتا ہے۔

فہرست اہل بیت جو نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں

حضرت فاطمہ

مسلمان خاوند

بڑا ذلیل ہے۔ ۔ ۔

زیارت و دعوت میں جانا

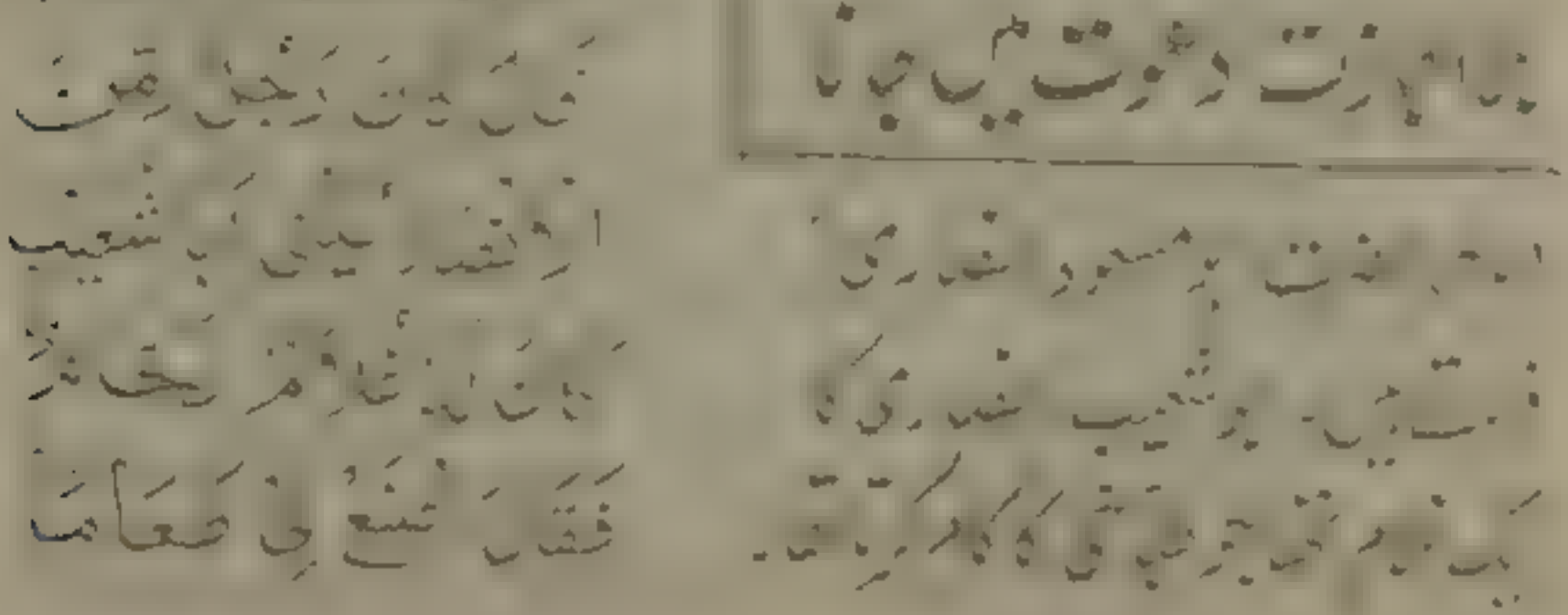

مسلمان خاوند

ان ست خصوں نے فرمایا کہ بیوی
سے بات آدمیوں کا کہنا مانو
نیز فرمایا ہے کہ میں حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی دعوت کروں اس
سب خاوند بیوی سے
ہیں خاوند اور آپ کی
آدمیوں کے ساتھ دعوت کرنی
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی
دعوت قبول فرمائی اور بیوی
کے ساتھ ہونے اس وقت تک
اور آپ کے ساتھ ہوگی
فرمایا ہے جو شخص ہمیشہ ساتھ ایک آدمی اور سے کہ عیادت نہ کرتا
زندہ مکان کے اندر آجائے اور نہ اس کو زندہ پھر چھوڑ دوں جو شخص
بیمار کی عیادت کرنے کی غرض سے نہ کرے گا۔ اور نہ
اس حدیث سے چند باتیں ثابت ہوئیں
دعوت میں بلا اجازت ان کی عیادت کے جائز نہیں
نہیں کہ جنازہ میں شامل ہونے کے لئے ہر ایک کی اجازت لی جائے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا
سَابِعَ سَبْعَ سَاعَاتٍ
وَسَادِسَ خَامِسَ خَمْسَةٍ
فَفِي [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ وَإِنْ
شِئْتَ تَرَكْتَ [illegible]
كَمَا أَذِنْتَ [illegible]

مسلمان خاوند

[illegible]

بیٹی بہت دفعہ میں جانا

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دخل قبرا فليحب فلدخل منه ومن خالفه فليخرج فانه

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قبر میں جائے تو چاہیے کہ اس کے دائیں طرف سے داخل ہو اور جو شخص بائیں طرف سے داخل ہو چاہیے کہ بائیں طرف سے نکلے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مسنون خطبہ

مسلمان خاوند

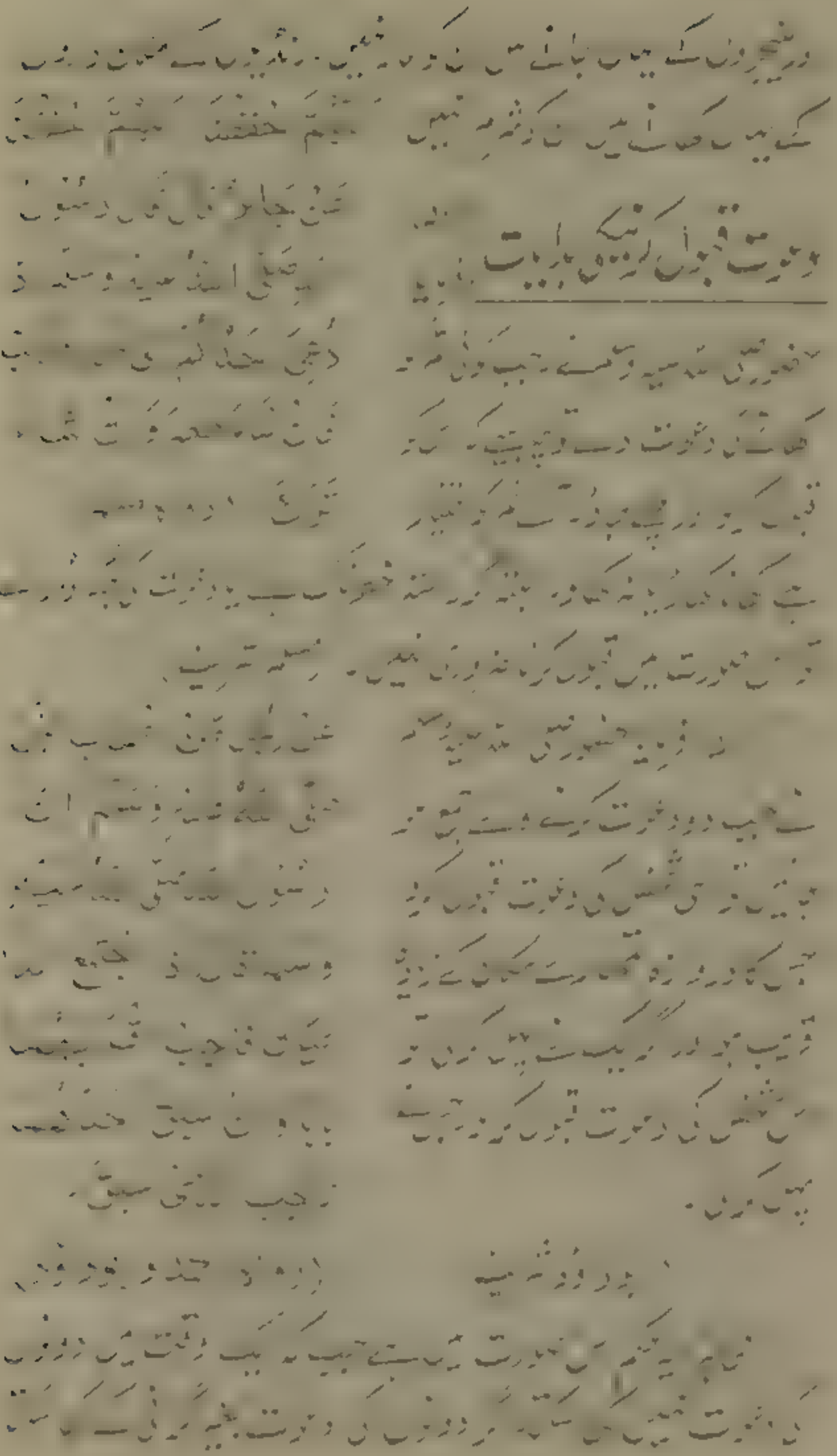

اور کچھ نہ پوچھے۔

اسراف فضول خرچی وغیرہ

قیاس میں شرکت کرنا

مسلمان خاوند

خیال کریں۔

نبی سے محبت

شہیدوں کی وفات

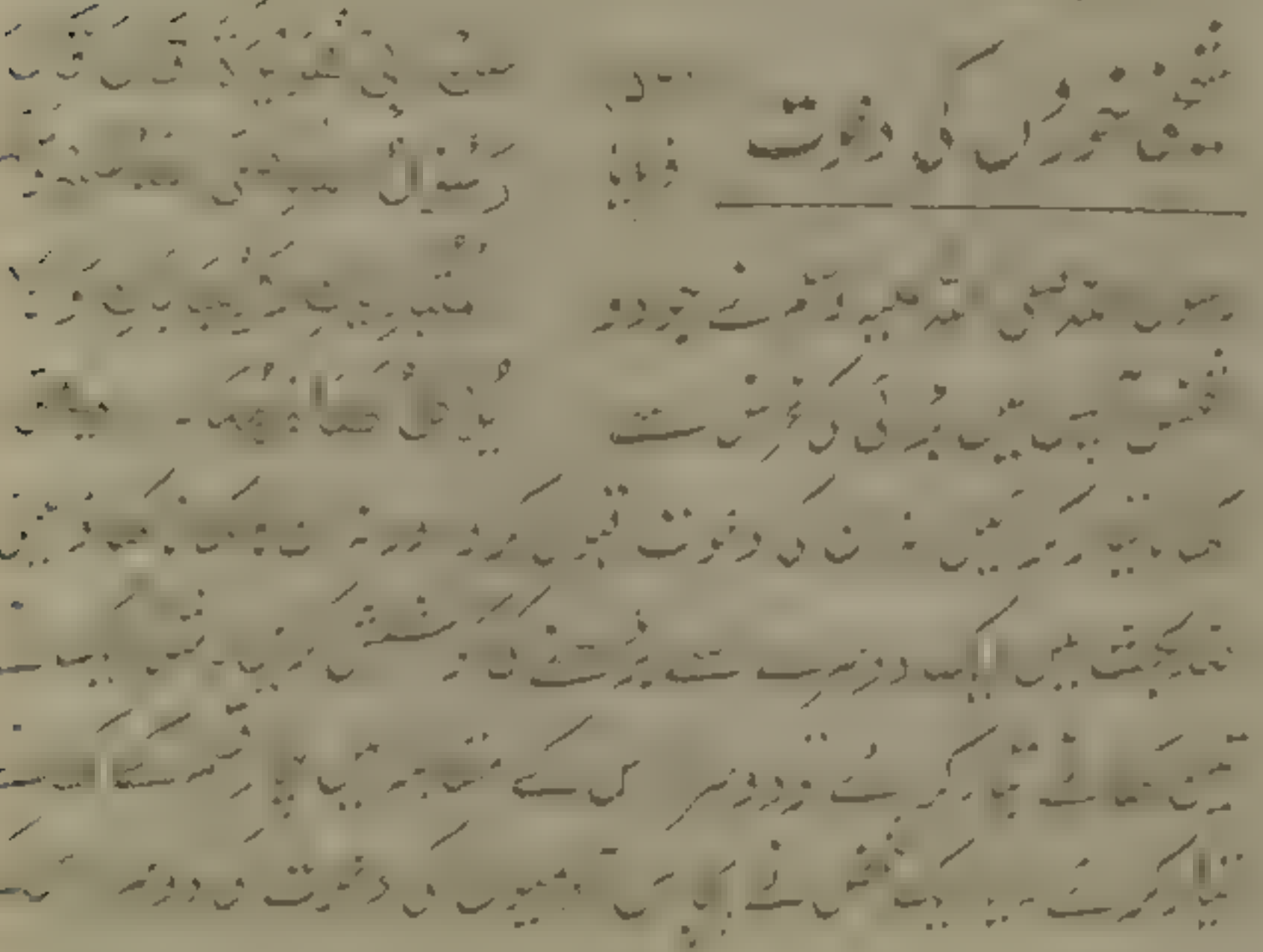

مسلمان کی زندگی

اپنی عورتوں میں انصاف کرنا

[illegible] فرماتے ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مسلمان خاوند

ہے ہیں دو عورتوں کا جمع کرنا جائز نہیں۔ بلکہ دونوں کی رضامندی
ہو تو بھی منع ہے۔ اور شریعت نے دونوں کو اپنے اپنے ساتھ رکھنے
سے جو سکتا ہے اور دن رات کے تین حصے جن کے لیے رات ہے
کے چھ حصے ہیں ہے۔ اس طرح اپنے اور شوہر کے مکان میں دونوں
میں برابری کرے۔ مثلاً اگر ایک کو باری کی رات دی ہے تو دوسری کو
بھی اتنی ہی دینا ضروری ہے۔ اس میں کمی بیشی جائز نہیں۔ اگر ایک
دوسری کو اپنی باری دیدے تو دوسری کو اس کی نیابت کا حق نہیں۔ جب
تک کہ ایک کو طلاق نہ دیدے۔ اور اگر کسی وجہ سے شوہر ایک
کے مکان میں رہتا ہے اور دوسری کے ہاں نہیں جاتا تو اس عورت میں خلوع
کر لینے میں شک نہیں ہے کہ گو ایک بیوی کے ہاں سفر سے جلد آئے
دوسری کے ہاں دیر سے جائے تو بھی عورت میں شکایت کا حق نہیں۔ ایک بیوی
کی نیت میں دوسری سے بات کرنا یا نہ کرنا یا کسی کو تحفہ دینا یا نہ دینا
ہے اور دوسری بیمار ہو تو اس کی عیادت کرنا یا نہ کرنا شوہر کے
اختیار میں ہے۔ اور اگر کوئی وقت ایک بیوی کے ساتھ رہنے کا مقرر نہ کرے
تو اس کو اختیار ہے۔ ایک بیوی سے نہایت کم رہے۔ ایک
کی محبت زیادہ ہونے کی وجہ سے ایک کی محبت کم نہ ہو جائے گی۔ اور دوسری کی
محبت بڑھ جائے گی اور اس سے برابری میں فرق پڑ جانے کا سخت اندیشہ
ہے۔ (درمختار)

مسلمان خاوند

میں دوسری کرلے۔

کہ برابر تقسیم کروں۔

مسلمان عورتوں کی ذمہ داری

ہر ایک کے لئے ہر ایک کرنی ضروری ہے، ورنہ گر ایک نہ کرے تو دوسری

زیادہ عمل کرنے والی عورتوں کے لئے زیادہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

مسلمان کا وظیفہ

عورت کے چند باتیں

قبل ہوا۔

مسلمان خاوند

مسلمان خاوند

آنحضرت کی بیوی

بہترین انسان

حضرت

مسلمان فرزند

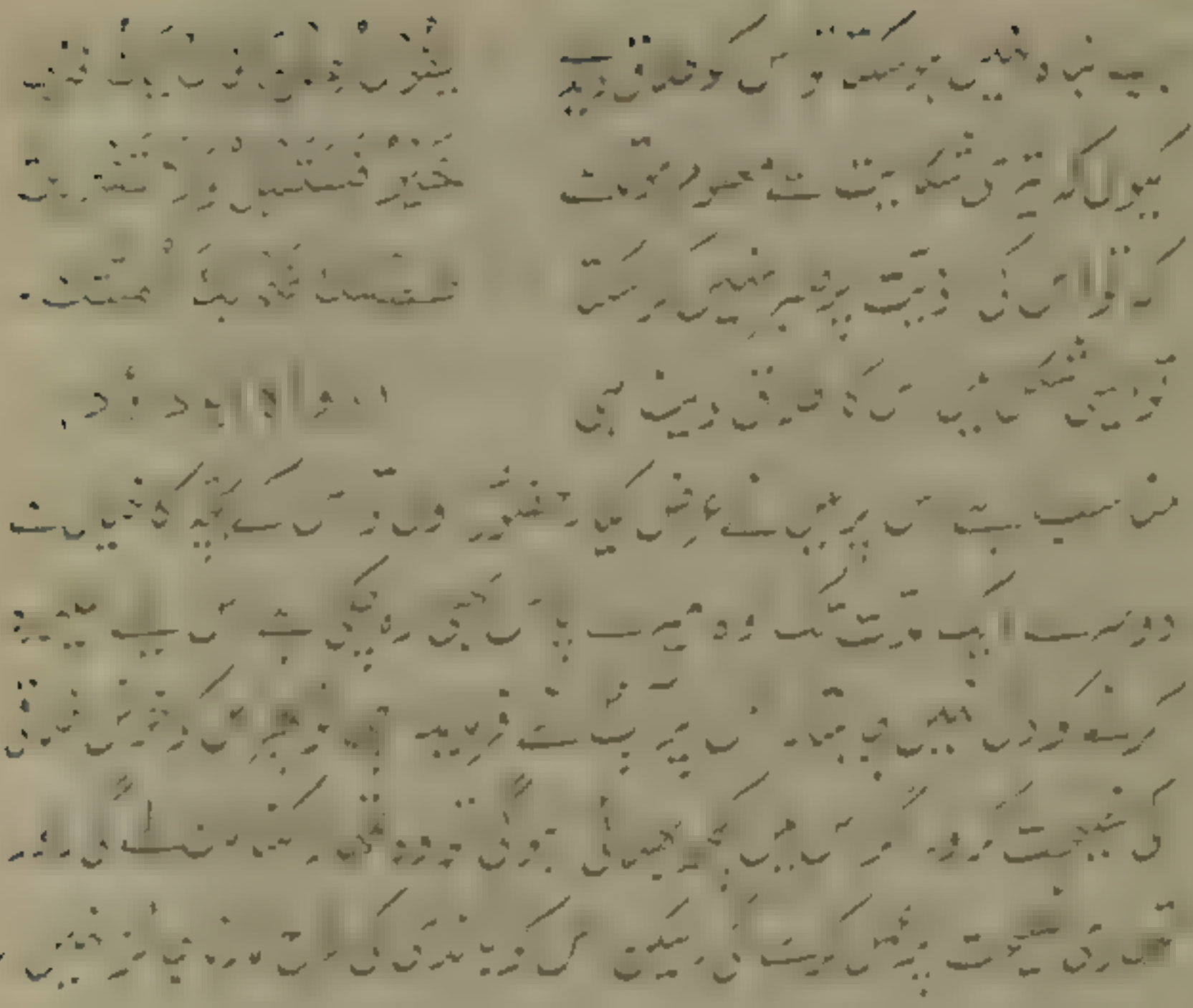

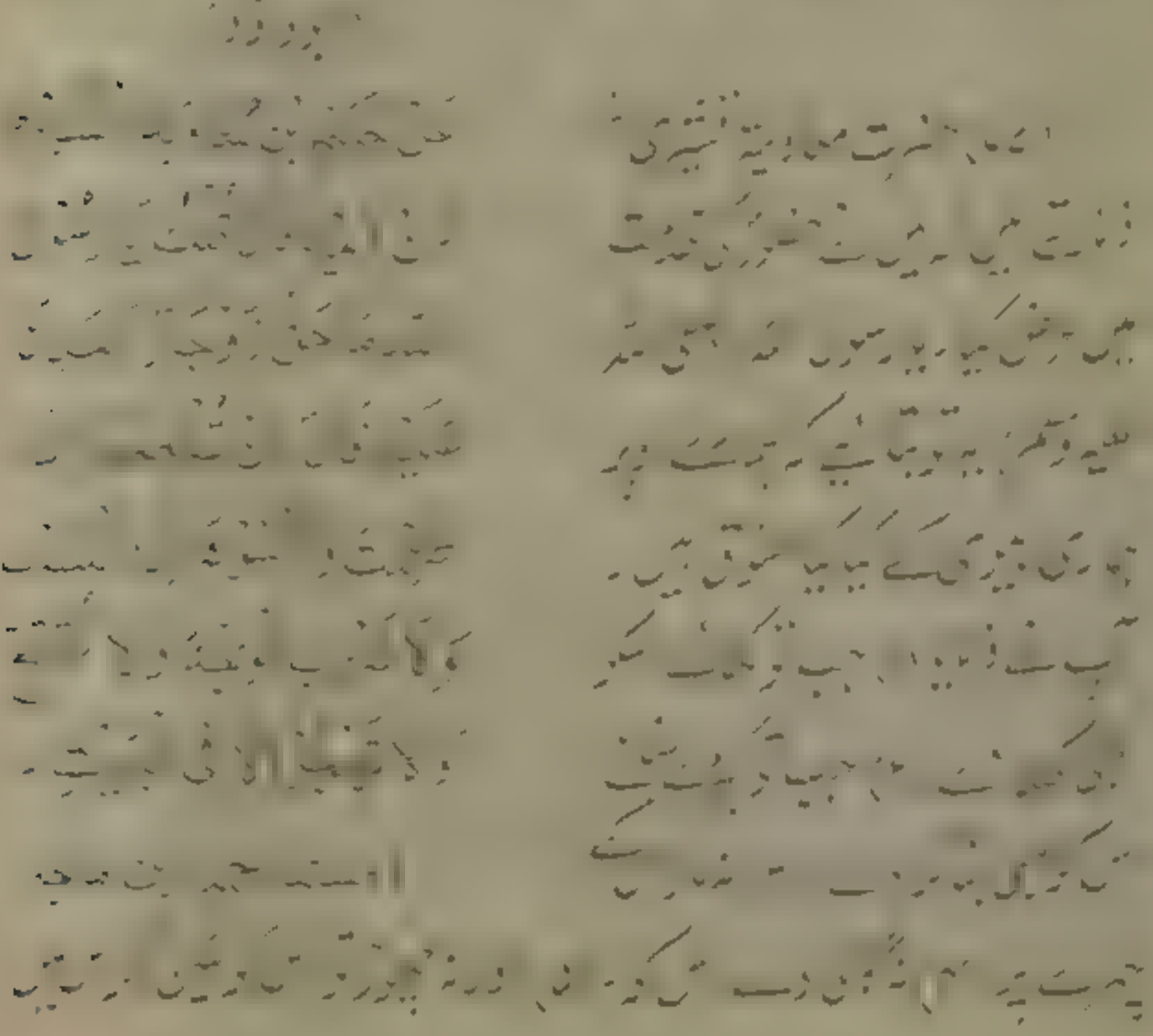

مسلمان فوجیں

ہیں۔ یہ بتانا بہت مشکل ہے کہ ان کی تعداد کتنی ہے۔ ان کی شناخت مشکل نہیں۔ ان کی وردی خاکی رنگ کی ہے۔ ان کی ٹوپی بھی خاکی رنگ کی ہے۔ ان کے کندھوں پر بیلٹ ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں بندوقیں ہیں۔ یہ بندوقیں بہت اچھی ہیں۔ ان کی نالیاں لمبی ہیں۔ ان کے کندھوں پر بیلٹ ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں بندوقیں ہیں۔ یہ بندوقیں بہت اچھی ہیں۔ ان کی نالیاں لمبی ہیں۔

قابل تعظیم شہید

ان کے ہاتھوں میں بندوقیں ہیں۔ یہ بندوقیں بہت اچھی ہیں۔ ان کی نالیاں لمبی ہیں۔ ان کے کندھوں پر بیلٹ ہیں۔

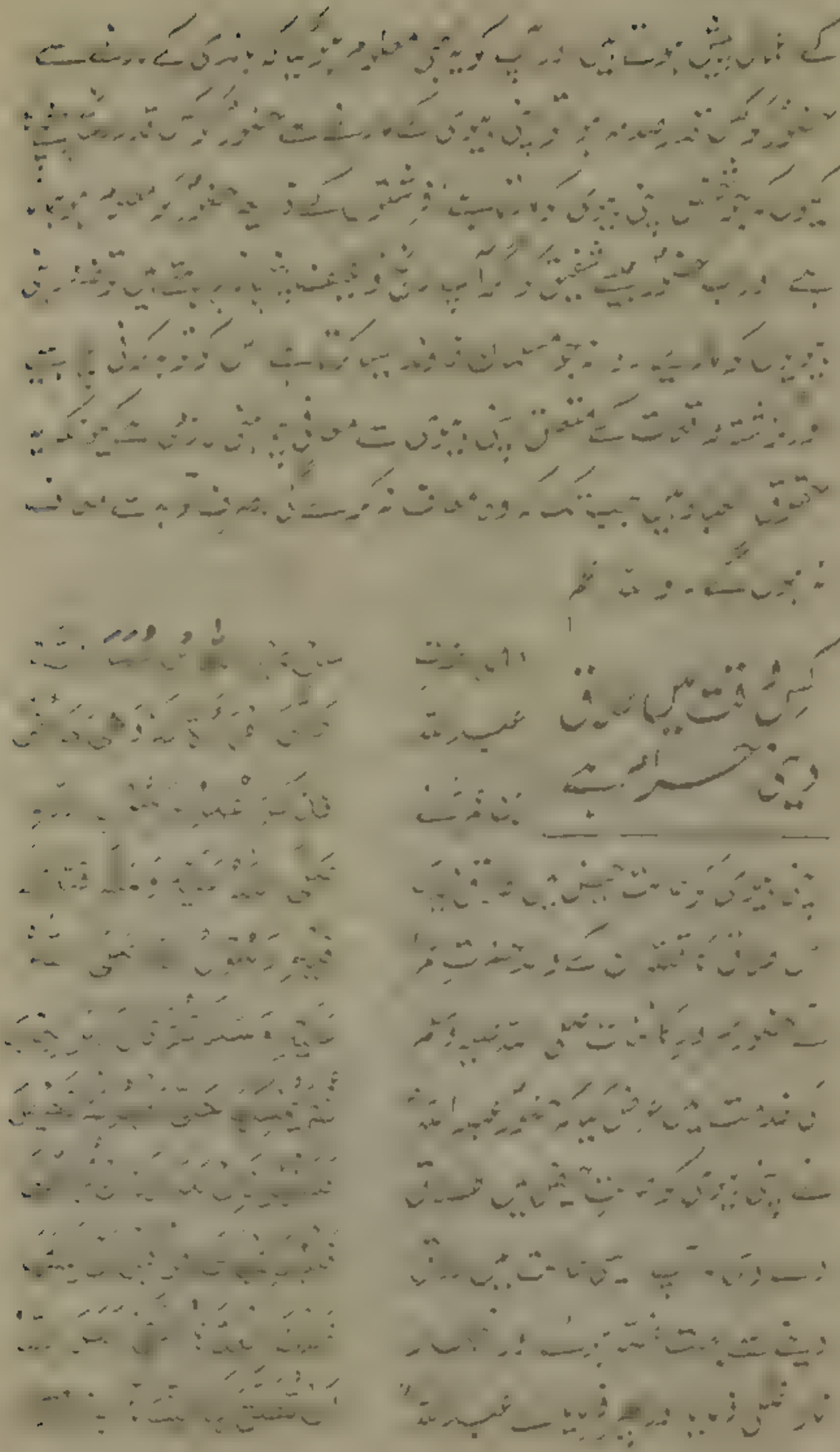

مسلمان خاوند

[illegible]

طلاق دینی اللہ کو پسند نہیں

[illegible]

حضور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جن چیزوں میں اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند چیز طلاق ہے یعنی مرد کا شدید ضرورت کے موقعہ پر بھی عورت کو طلاق دینا اللہ کو پسند نہیں جیسے کسی کی مخصوص زمین میں نماز پڑھنے سے منع کیا جائے لیکن ضد میں آکر نماز پڑھی جائے تو ناپسند ہوگی۔ ابو داؤد

مسلمان خاوند

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْعِتْقِ وَلَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ۔

(مشکوٰۃ)

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے معاذ روئے زمین پر اللہ کو عتق سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں اور روئے زمین پر اللہ کے نزدیک طلاق سے زیادہ کوئی چیز مبغوض نہیں

ترجمہ: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے معاذ روئے زمین پر اللہ کو عتق سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں اور روئے زمین پر اللہ کے نزدیک طلاق سے زیادہ کوئی چیز مبغوض نہیں

شرح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعض عورت کو طلاق دینا مستحب ہے یعنی اس عورت کو جو نماز نہ پڑھتی ہو اور بدچلن ہو اور بعض کو طلاق دینا مکروہ ہے کہ اگر کسی کی بیوی نماز نہیں پڑھتی تو اس کو طلاق دینا بہتر ہے کیونکہ اس کے ہاتھ سے کافر ہو کر مرنے کے بعد وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گی اور بدچلن عورت کو طلاق دینا اس لئے بہتر ہے کہ اس کی بدچلنی کے ننگ و عار سے نجات ملے گی اور بعض عورت کو طلاق دینا مباح ہے یعنی جو عورت نہ نماز پڑھتی ہو نہ بدچلن ہو مگر شوہر کو اس سے طبعی نفرت ہو اور اس کے ساتھ نباہ نہیں کر سکتا تو ایسی عورت کو طلاق دینا مباح ہے مگر بلا وجہ شرعی طلاق دینا سخت گناہ ہے۔

کی بات نہیں۔

اے مسلمان خاوند

مسلمان خاوند

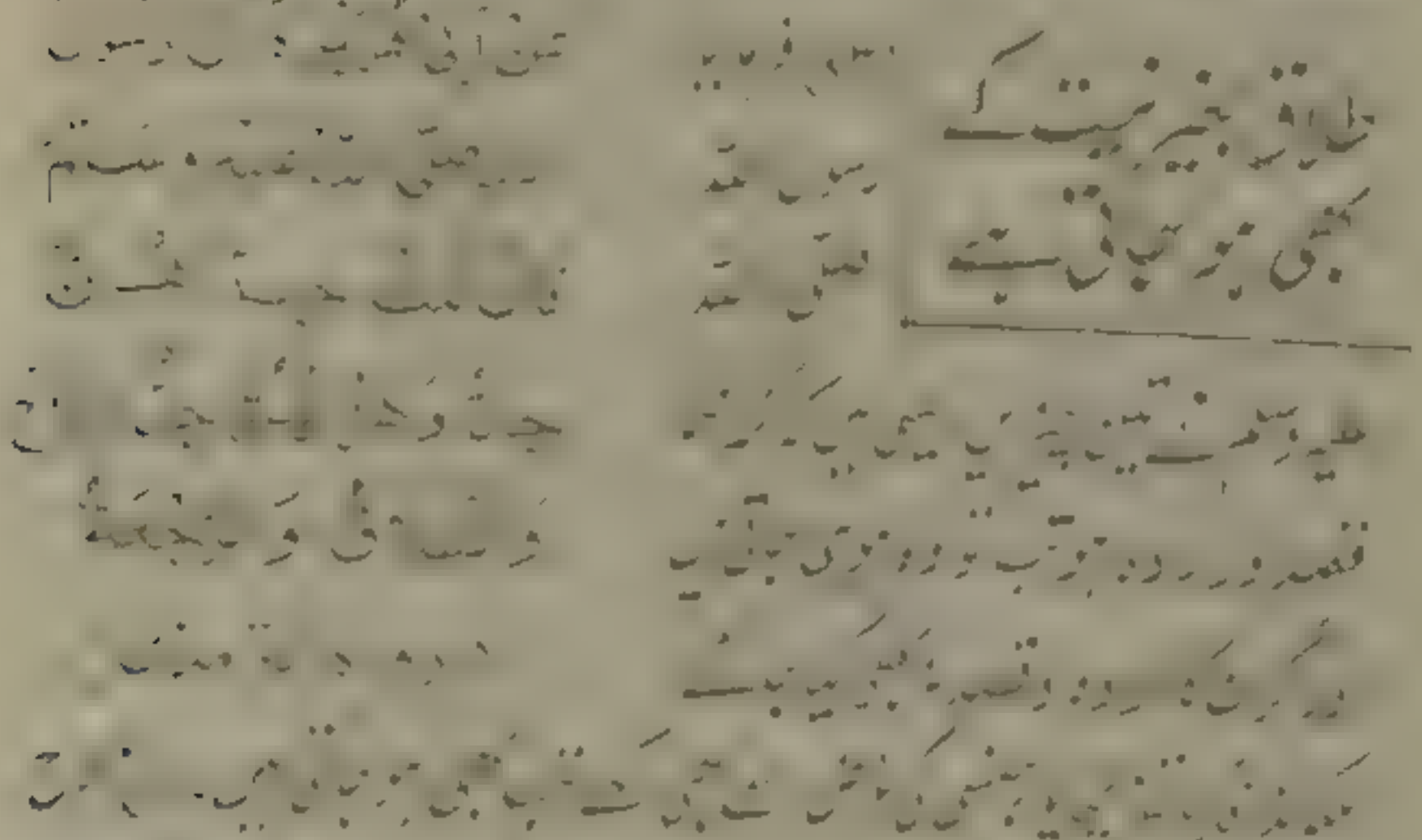

بیوی کو پریشان نہ کرو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

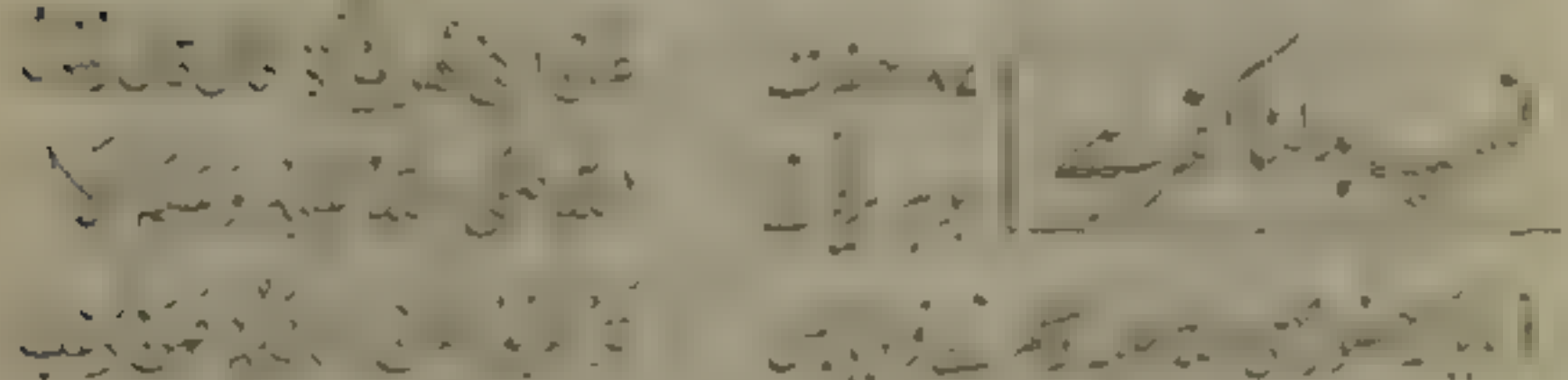

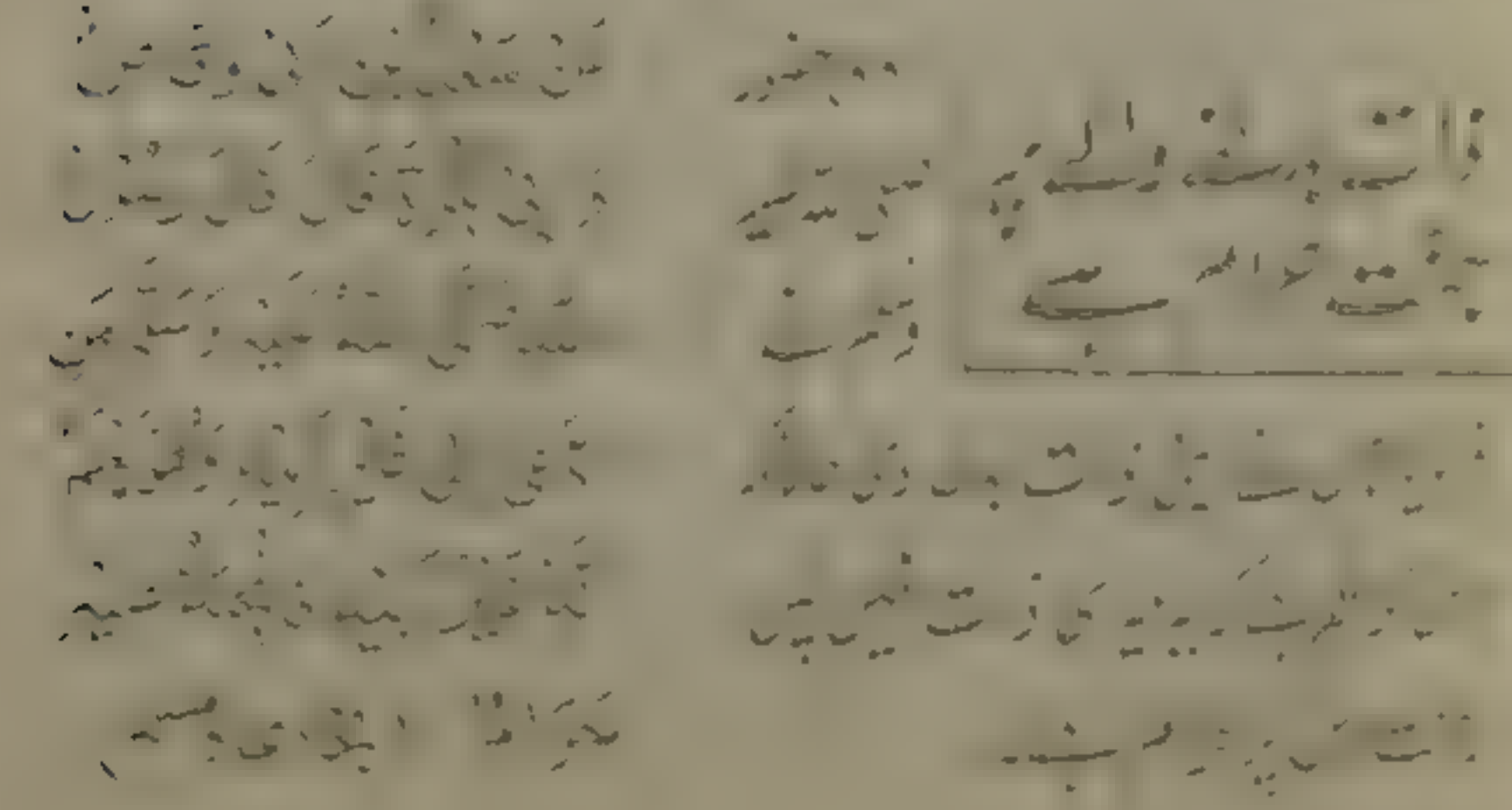

مسلمان کی موت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فی الفخر۔

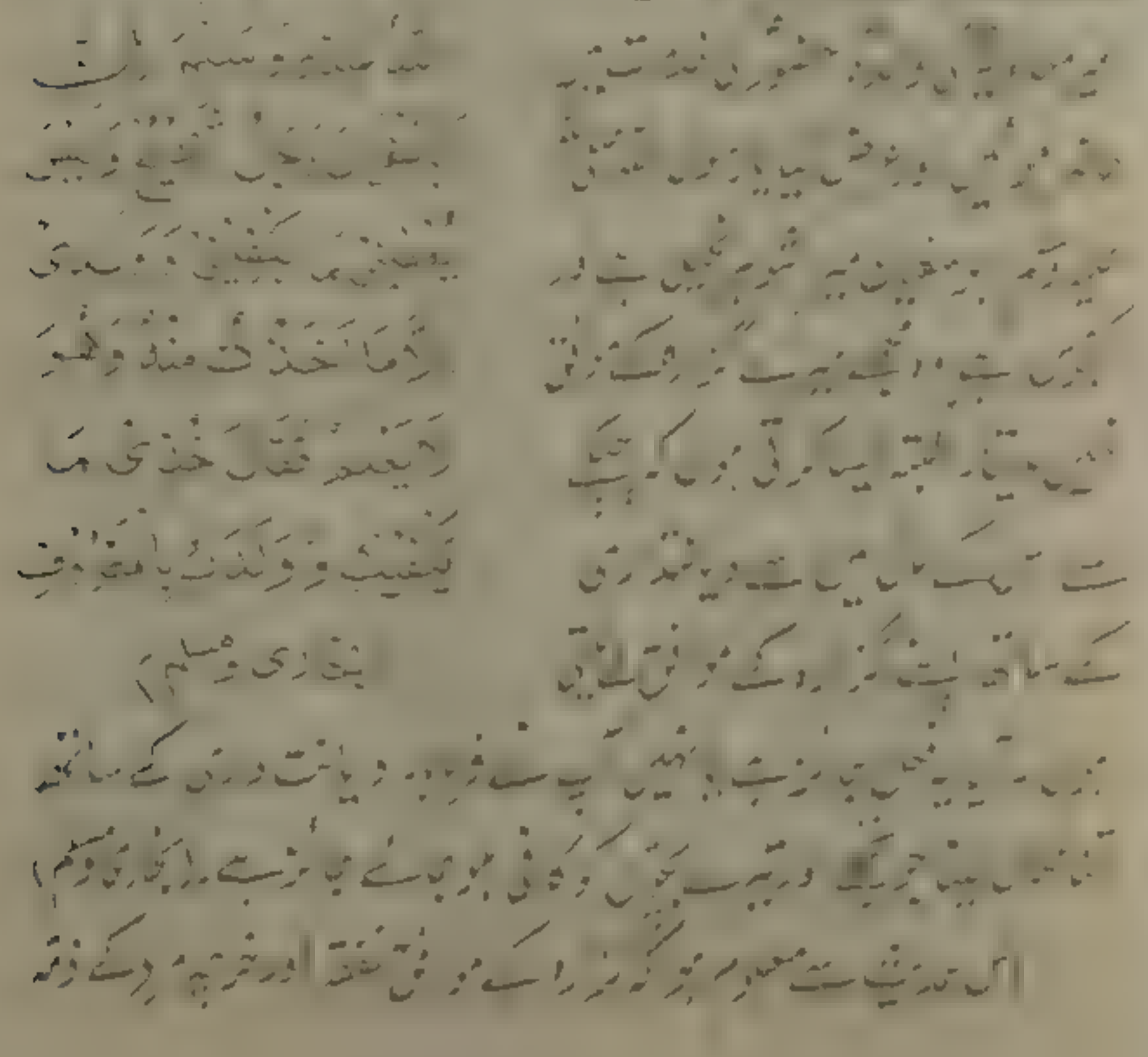

بے وقت کھانا دینے کی ممانعت

کے لیے یہ بات کافی ہے جو اپنے پیچھے چھوڑ جائے وَفِیْ رِوَایَۃٍ کَفٰی بِالْمَرْءِ اِثْمًا
اور جن سے ان کا کھانا روک لے وہ ان اَنْ یُّضَیِّعَ مَنْ یَّقُوْتُ
روایت میں یہ ہے کہ آدمی کے گنہگار (رواہ مسلم)

ہونے کے لیے کافی ہے کہ جن کا کھانا اس کے ذمہ ہے اس کو ضائع کر دے۔ بندہ
کے قلب میں اللہ تعالیٰ حدیث کے قول میں خاوند بھی آتے ہیں جو
کرتے ہیں کہ جب تک بیوی تم کھانا نہ کھاؤ اور خاوند صاحب بھی
کرتے ہیں کہ جب تک بیوی ساتھ نہ بیٹھے وہ بھی کھانا نہ کھائیں اس
سے بیویوں کو اس معاملہ میں آزادی ہونی چاہیے کہ جب تک خاوند
کھانا نہ کھائے انتظار نہ کرے۔

حضرت ابی مسعود انصاری
کو مارنے کی تعلیم دینا مسعود
کہتے ہیں کہ میں ایک دن اپنے
غلام کو مار رہا تھا۔ پیچھے سے
کسی کو کہتے ہوئے سنا جان لے
تجھ پر اس سے زیادہ قدرت

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ
قَالَ کُنْتُ ضَرَبْتُ غُلَامًا
لِیْ فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِیْ صَوْتًا
اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ لِلّٰہُ اَقْدَرُ
عَلَیْکَ مِنْکَ عَلَیْہِ فَالْتَفَتُّ
فَاِذَا ھُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ ھُوَ حُرٌّ لِوَجْہِ
اللّٰہِ فَقَالَ اَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ
لَلَفَحَتْکَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْکَ

[illegible]

نماز کی کوتاہی کی ممانعت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مسند احمد

عورت کو مرد کی پسلی سے پیدا کرنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ
جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ حَقِّ
زَوْجِهَا فَقَالَ إِنْ كَانَ بِهِ قَرْحَةٌ
فَسَلَتْهَا فَمَجَّتْ فِيهَا فَإِنْ
كَانَ بِهِ قُرْحَةٌ فَسَلَتْهَا
فَمَجَّتْ فِيهَا فَإِنْ
كَانَ بِهِ قُرْحَةٌ فَسَلَتْهَا
فَمَجَّتْ فِيهَا

عورت کو مرد کی پسلی سے پیدا کرنا

ابن عمر

عورت کا ایک شخص سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کرنا کہ میرا خاوند مجھ کو مارتا ہے

عورت کو مرد کی پسلی سے پیدا کرنا

ابن عمر

عورت کا ایک شخص سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کرنا کہ میرا خاوند مجھ کو مارتا ہے

عورت کو مرد کی پسلی سے پیدا کرنا

ابن عمر

عورت کا ایک شخص سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کرنا کہ میرا خاوند مجھ کو مارتا ہے

عورت کو مرد کی پسلی سے پیدا کرنا

ابن عمر

عورت کا ایک شخص سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کرنا کہ میرا خاوند مجھ کو مارتا ہے

بچوں کی تعلیم و تربیت

عبدہ

زبردستی عورت سے بچہ نہ لینا چاہیے

[illegible]

عورت سے بچہ چھیننا اور بچہ کا ماں سے الگ ہونا

[illegible]

مسلمان خاوند

[illegible] نکاح سے پہلے ہی عورت کی زندگی معدوم کر دیتے۔ نہ انہیں
[illegible] نہ بدویت سے نکاح کریں گے نہ ایسی بیہودہ عورت
کہ جو بدویں عورت کتنی ہی خوبصورت حسین اور ماہ جبیں ہو لیکن خاوند
کے ہر ایک وہم جان اور بہادر غیرت ہے۔ ایسی عورت کو طلاق دینی بہتر ہے۔
بجائے اس کے ساتھ رہے گا بڑا ہرگز طلاق نہ دے۔

بیشک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بیوی
کی شکایت کرنے کے کہ اس کا چال چلن ٹھیک نہیں حضور نے ارشاد فرمایا۔
کہ تو طلاق دے دے۔ حضور نے عورت کی خصوصیت اس عورت سے
بہت زیادہ ثابت ہے۔ طلاق کیسے دوں۔ جس پر آپ سے زیادہ
کہ کر بیٹھے ہیں کہ طلاق نہ دے کیوں کہ اگر تو نے اس کو طلاق دیدی
تو اس کے ساتھ تو بھی جہنم میں پڑ جائے گا۔

دوسری جگہ ارشاد ہے۔ بیشک عورت خوبصورتی کی وجہ سے نکاح
کرتا ہے۔ اور دونوں سے محروم رہے گا۔ اور جو دینداری کی وجہ سے کرتا
ہے تو اس کو ہر حال میں فائدہ ہی ہوگا۔

دوسری صفت یہ ہے کہ اس کی عادت مزاج اچھے ہوں خوش
خلق ہو۔ نہ بدمزاج کیونکہ ہر مزاج عورت تنگ دل زبان دراز ہوتی ہے
ذرا ذرا بات پر بگڑ بیٹھتی ہے اور برا بھلا کہنا شروع کر دیتی ہے اور فرمائش
پر فرمائش پیش کر دیتی ہے اور اس کی زندگی تلخ اور اس کے دین تک
کو خراب کر ڈالتی ہے۔

عورت کی تیسری سنت یہ ہے کہ وہ خوبصورت اور حسین ہو کیونکہ عورت جتنی حسین ہوتی مرد کو اتنی ہی اس کے ساتھ محبت اور سنت زیادہ ہوتی ہے۔ مگر عورت سے پہلے عورت کو دیکھنا سنت ہے۔ اور عورت کے بارے میں ایک حدیث میں ہے کہ جب کسی شخص کو کوئی عورت پسند آئے اور اس کے دل میں کھٹکے تو اس کو اپنی بیوی کے پاس جانا چاہیئے۔ اور اس کو اپنی بیوی سے صحبت کرنا چاہیئے۔ اور یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ عورت شیطان کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ یہ اس عورت کے بارے میں ہے جو بدصورت ہو اور اس کو دیکھنے سے طبیعت میں کراہت پیدا ہو۔ اور جو عورت خوبصورت ہو اس کو دیکھنے سے طبیعت میں کراہت پیدا نہیں ہوتی۔

چوتھی سنت یہ ہے کہ اس کا مہر زیادہ ہو۔ مہر کے بارے میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ عورتوں میں وہ عورت بہت اچھی ہے جس کا مہر کم ہو۔ جس میں برکت ہو یعنی جو خوبصورتی کے ساتھ کم مہر ہو۔

پانچویں سنت یہ ہے کہ وہ عورت پہلے نہ بیاہی گئی ہو۔ کیونکہ اس میں طبیعت کو رشک زیادہ ہوتا ہے۔ اور یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ کنواری عورت سے نکاح کرو۔ یہ اس کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ وہ حدیث اس عورت کے بارے میں ہے جو بدصورتی کی وجہ سے نہیں۔ کہ مرد کی طبیعت کو اس عورت سے نفرت ہو۔ اور یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ عورت شیطان کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ یہ اس عورت کے بارے میں ہے جو بدصورت ہو اور اس کو دیکھنے سے طبیعت میں کراہت پیدا ہو۔ اور جو عورت خوبصورت ہو اس کو دیکھنے سے طبیعت میں کراہت پیدا نہیں ہوتی۔

چھٹی سنت یہ ہے کہ عورت زیادہ ولود ہو یعنی بہت بچے جننے والی ہو۔ کیونکہ ایسی عورت سے توالد و تناسل زیادہ ہوتا ہے اور جو عورت بانجھ ہوتی ہے اس عورت کی طرف کم رغبت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس سے خاوند کی غرض لگا رہے گا اور بات بات پر اس کی بیزار ہوتی رہے گی۔

نے یہ نکاح لونڈی بنانے سے پہلے خیال ہونا چاہیے کہ میں اپنی لونڈی کسی
لونڈی بنانا چاہتا ہوں۔

والسلام

بندہ محمد ادریس انصاری

مولانا محمد الیاس اور اُن کی دینی تحریک

یہ کتاب دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کی سوانح حیات ہے۔ بچپن سے وفات تک کے حالات، خاندان، تعلیم و تربیت، سلوک و تزکیہ، تبلیغی اسفار اور امتیازات کے ساتھ آپ کی دینی و علمی خدمات اور دعوت و تبلیغ کی تحریک کو بڑی تفصیل سے پیش کیا گیا ہے۔ جو بیسویں صدی کی سب سے بڑی اور سب سے زیادہ گہری دینی تحریک۔

قیمت: ۳۰۰ روپے

ایک نایاب نہایت اہم کتاب

طریقہ اصلاح اور تبلیغی جماعت

تعلیم اور چند شبہات

تقریب : حضرت قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند

[illegible] کے کتنے [illegible] ہیں : تبلیغی جماعت میں [illegible] کتنے [illegible] ہیں : [illegible] کون سا عمل ہے جس کے ذریعے دنیا میں [illegible] کرنے کے ذریعہ [illegible] [illegible] تبلیغی جماعت میں [illegible] کیوں کی جاتی ہے : وہ کون سے [illegible] ہیں جن کی وجہ سے [illegible] کی [illegible] ہے : دعوتی کام کا [illegible] کیا ہے : کیا [illegible] [illegible] ہے : [illegible] شبہات کے جوابات [illegible] کے [illegible]

[illegible] کتب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] کتب فروش سے طلب فرمائیں یا براہ راست ہم سے طلب کریں۔

فہرست کتب مفت طلب کریں۔ قیمت [illegible]

مکتبہ [illegible] ۲ [illegible] مسجد [illegible] مارکیٹ لاہور فون ۲۴ ۶۶

مکتبہ دینیات رائے ونڈ ضلع لاہور فون ۲

آپ کا اپنا ادارہ ہے اس سے جو کتابیں شائع ہو رہی ہیں ان سے آخرت کا فکر دنیا میں امن، چین، محبت و ہمدردی عملی عملی اور ایمانی زندگی کا فروغ ہو رہا ہے۔ اسکی کتابوں کو مدرسوں، مکتبوں، لائبریریوں اور کتب خانوں میں ذوق و شوق سے قبول کیا جا رہا ہے۔ آپ کو جن کتابوں کی ضرورت ہے اپنا صحیح، صاف اور خوشخط پتہ اردو، انگریزی لکھ کر فوراً خط لکھیں۔ زیادہ کتابیں درکار ہوں تو اپنے قریبی ریلوے اسٹیشن کا نام صاف اور خوشخط لکھیں۔ نیز اپنے دوست احباب کے مکمل پتے بھی ارسال کرنے کی زحمت گوارا فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

شعار طارق سعید

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ

وہ تمہاری پوشاک ہیں تم اُن کی پوشاک ہو۔

مُسلمان بیوی

اضافہ شدہ جدید رنگین ایڈیشن

عورتوں کو اپنے خاوندوں کی فرمانبرداری اور اُن کی اطاعت کرنے اُن کے گھروں کی حفاظت کرنے بچوں کی پرورش کرنے طریقے اور سلیقے سے زندگی بسر کرنے کی ترغیب اور خاوندوں کی نافرمانی کرنے اور اُس کے خلاف جھگڑنے کے ترہیبی مضامین پر مشتمل اردو میں تحریر کی گئی واحد

از

مولانا ماسٹر ادریس صاحب انصاری

ناشر: مکتبہ عزیزیہ بیرون تبلیغی مرکز رائے ونڈ ضلع لاہور۔ فون ۶۲

قیمت: -/۵ روپے

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
پیش لفظ	۳
عبادت	۵
نیت	۵
[illegible]	۲۰
[illegible]	۲۴
[illegible]	۲۶
[illegible]	۲۹
[illegible]	۳۱
[illegible]	۳۲
[illegible]	۳۴
[illegible]	۳۶
[illegible]	۳۸
[illegible]	۴۰
[illegible]	۴۱
[illegible]	۴۵
[illegible]	۴۸
[illegible]	۵۰
[illegible]	۵۲
[illegible]	۵۴
[illegible]	۵۶
[illegible]	۵۸
[illegible]	۶۰
[illegible]	۶۲
[illegible]	۶۴
[illegible]	۶۶
[illegible]	۶۸
[illegible]	۷۰
[illegible]	۷۲
[illegible]	۷۴
[illegible]	۷۶
[illegible]	۷۸
[illegible]	۸۰
[illegible]	۸۲
[illegible]	۸۴
[illegible]	۸۶
[illegible]	۸۸
[illegible]	۹۰
[illegible]	۹۲
[illegible]	۹۴
[illegible]	۹۶
[illegible]	۹۸
[illegible]	۱۰۰
[illegible]	۱۰۲
[illegible]	۱۰۴
[illegible]	۱۰۶
[illegible]	۱۰۸
[illegible]	۱۱۰
[illegible]	۱۱۲
[illegible]	۱۱۴
[illegible]	۱۱۶
[illegible]	۱۱۸
[illegible]	۱۲۰
[illegible]	۱۲۲
[illegible]	۱۲۴
[illegible]	۱۲۶
[illegible]	۱۲۸
[illegible]	۱۳۰

عرض ناشر

کے اصول لے کر تشریف لائے۔ ٹھیک اسی طرح ہماری دینی فکر اور
اور دین بھی آپ کی غلامی اور اتباع پر منحصر ہے کیونکہ منجملہ ہمارے
بد اعتقادیوں کے ایک یہ بھی ہے کہ ہماری عورتیں حقیقی دین سے ناآشنا
ہونے کے باعث نہایت ہی پسماندہ ہوتی جا رہی ہیں اس لیے ان کے
واسطے چالیس حدیثوں کا یہ مجموعہ تیار کیا گیا ہے۔ مسلمان کی ذات
سے قومی سیرت کے لیے ایک مسلمان عورت کی مجموعہ تربیت کر کے صحیح معنی
میں مسلمان بیوی بن سکتی ہے۔ اس لیے اس کی زبان کبھی زنانہ زبان
سادہ رکھی گئی ہے تاکہ عورتیں اپنی طرح سمجھ سکیں اور ہر عورت پڑھی لکھی
ہر عورت اس کو خود پڑھ اور سمجھ سکتی ہے۔ ان کو سننے کی
ضرورت کہ سننے والی عورت کو قیامت کے روز ہائے ہائے کرنے کے ساتھ
کہنا پڑے گا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تین
عورت کی خصوصی شفاعت کروں گا۔ بچپن سے حکموں کو دوسروں تک
پہنچائے۔ اب تک یہ کتاب سینکڑوں پڑھی جا چکی اور بہت سے ایڈیشن
چھپے لیکن اب کسی طباعت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ
اس کو پہلے سے زیادہ مقبولیت عطا فرمائے۔

والسلام

طارق سعید

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم

اس کو شہید کا شہادت پانے والی عورت کے معزز رتبہ سے بڑا بتایا ہے۔

حدیث: فرمایا حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کا شوہر مرجائے وہ بغیر کپڑا پھٹا نہ پہنے، نہ خوشبو لگائے اور نہ سرمہ لگائے۔ یعنی سوگ کرے اور نہ بناؤ سنگار کرے۔

نوٹ: اس کو عدت کہتے ہیں۔

حدیث: فرمایا حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت بغیر شدید ضرورت کے اپنے خاوند سے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

حدیث: فرمایا حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت نماز پنجگانہ پڑھے اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے وہ جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو۔ **اَلْجَنَّةَ** (ترمذی)

حدیث: فرمایا حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت مرتی دم تک اپنے خاوند سے راضی رہے

خوش رہا وہ بہشتی بہشت میں داخل ہوگی۔

حدیث: فرمایا حضور صلی اللہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
علیہ وسلم نے عورت دیکھی اَلْمَرْاَۃُ اِذَا نَظَرَ اِلَیْھَا
تیری جنت و دوزخ تیرا خاوند اَبُوْکِ اَبُوْ سَعْدٍ

یعنی عورت اپنے خاوند کی خوشی میں جنت اور اس کی ناخوشی میں
جہنم تیرا باپ ہے۔

حدیث: فرمایا حضور صلی اللہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
علیہ وسلم نے عورتوں میں سب سے خَیْرُ نِسَاءٍ رَکِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ
اچھی عورت وہ ہے جو پہلی نیز وَلَدٍ فِیْ صِغَرٍ وَاَرْعَاہُ عَلٰی
اونٹ پر سوار ہوئی قریش کی زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ یَدِہٖ

(ابن حبان)

عورتیں جب وہ حکم کرتے ہے اپنے خاوند کے مال میں سے خرچ
کرنے میں اجر ہے اس کو اور اس کے خاوند کو اس کے کمانے کی وجہ سے
اور خازن کو اس میں سے ایسا ہی اجر ہے۔

حدیث: فرمایا حضور صلی اللہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
علیہ وسلم نے جو بھی عورت بیمار لَیْسَ مِنْ خَیْرِ امْرَاَۃٍ عَلٰی
نہ عورت اپنے خاوند کے زَوْجِھَا

(ابوداؤد)

سے زیادہ بہتر نہ ہو اس کی بیماری میں سے خدمت کرنے میں۔

پس عورتیں خوب سمجھ لیں کیونکہ یہ بُری عادت بہت سی عورتوں میں پائی جاتی ہے۔ یہی عورت کو جہنم رسید کی امت سے باہر نکال دیں گے۔ لہٰذا سب بہنوں کو اس بُرے فعل سے توبہ کرنی چاہیے۔

حدیث: فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت خوشبو لگا کر نکلے وہ عورت بدکار ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ

(ترمذی، نسائی)

کتنے پاک نفسوں کی بات ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو جو خوشبو لگا کر باہر نکلتی ہے بدکار فرماتے ہیں اور یہ بھی اس عورت سے بالکل نہیں ڈرتے بے دھڑک بناؤ سنگار کر کے اپنے گھروں سے باہر نکلتی ہیں۔

حدیث: فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک دفعہ میں نے ایک نامحرم جوان مرد اور جوان عورت کو ایک جگہ دیکھا۔ میں بھاگ کر دونوں پر شیطان کا قابو نہ پہنچے کہ وہ ضرور اس موقعہ سے فائدہ اٹھائے گا۔ یعنی شیطان دونوں کے پاس پہنچ کر ان سے گناہ کرائے گا اور عورت کی عزت خاک میں ملا دے گا۔

حدیث: فرمایا حضور صلی اللہ

اور بدی ہی بدی ہے۔

ایسی عورت جنتی ہے۔ (جنتی زیور) (مشکوٰۃ)

ہمارے پیش آنے والے ہر کام میں ہمارے ساتھ کوئی ایسی مصیبت نہیں آتی جو صبر و تحمل سے کام لینے سے ہمیشہ کے لئے دور نہ ہو جائے۔ اور ہمیں کسی ایسی مصیبت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا جس کے لئے ہمیں آنسوؤں سے رونے کی ضرورت ہو۔

حدیث: زینت عورت کی امت، کی وسنگار خیار نساء امتی

بہترین عورتیں وہ ہیں جو خوبصورت احسنہن وجہا واخصبہن

ان کی زیبائش کا کم خرچ ہونا۔ مہرا دلہن

اس کی خوبیوں کی وجہ سے۔ اس لیے خود مختار ہونے شوہر میں طاقت کی ان کی اچھی عادتوں پر نظر رکھنا بڑا ہونا کی بچوں کی تربیت کی بچوں کی ہے۔ بچوں کی بہت سے مرد ہیں ان کی بیویوں کی وجہ سے ہیں۔ ان کی جنت کے مستحق بنتے ہیں۔

حدیث: زینت عورت کی امت، کی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

صبر کرنے والی عورت کی تعریف کی وسلم خیار نساء امتی

ہمارے پیش آنے والے ہر کام میں ہمارے ساتھ کوئی ایسی مصیبت نہیں آتی جو صبر و تحمل سے کام لینے سے ہمیشہ کے لئے دور نہ ہو جائے۔ اور ہمیں کسی ایسی مصیبت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا جس کے لئے ہمیں آنسوؤں سے رونے کی ضرورت ہو۔

(مشکوٰۃ)

جنتی جب اس کا بچہ دنیا سے فوت ہو جائے تو اس کی تعزیت نہ کرنا فی الجنۃ۔

حدیث ۲: فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

حدیث ۳: فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے

حدیث ۴: فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے

[illegible] اِلٰی فِرَاشِہٖ فَبَاتَ غَضْبَانَ
[illegible] لَعَنَتْہَا الْمَلٰئِکَۃُ حَتّٰی تُصْبِحَ
[illegible] (بخاری شریف)

[illegible] فَلَا تَفْعَلْ بِہٖ مَا تَکْرَہُ
[illegible] فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
[illegible] وَسَلَّمَ شَفَقَۃً لَا یُقَبِّلُ لَہُمْ صَلٰوۃً
[illegible] وَلَا تَصْعَدُ لَہُمْ حَسَنَۃٌ وَاِنَّہٗ
[illegible] لَاَوَّلُ حَقٍّ یَرْجِعُ اِلَی مَوْلَاہُ
[illegible] فَیَضَعُ یَدَہٗ فِیْ یَدِہٖ فَلَا یَنْزِعُ
[illegible] اَلْمَلَائِکَۃُ عَلَیْہَا زَوْجُہَا وَاَہْلُہٗ
[illegible] حَتّٰی یَسْتَیْقِظَ۔

[illegible] (رواہ البیہقی)

ترجمہ: وہ عورت جس سے اس کا شوہر ناراض ہو۔

تشریح: جب تک کہ وہ اس کو راضی نہ کرلے اس کی نماز [illegible] اس کی نیکیاں قبول نہیں ہوتیں، خدا کی [illegible] اور بھی نیکی قبول نہ ہوتی ہے۔

کیا حکمت ہے۔

حدیث: [illegible] عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
مہاجرین و انصار کی ایک جماعت
تشریف رکھتے تھے
کہ ایک اونٹ آیا اور سجدہ
کیا اس نے آپ کے سامنے
عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو
جب کوئی درخت یا پتھر سجدہ
کرتے ہیں تو ہم زیادہ حق رکھتے
ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں پر
آپ نے فرمایا بندے رب کی
عبادت کریں اور اپنے بھائی کی
عزت کریں اگر میں کسی بشر کو
حکم دیتا کہ غیر اللہ کو سجدہ کرے
تو بیشک عورت کو حکم دیتا کہ

اللہ علیہ وسلم کان فی نفس
المہاجرین والانصار جماعۃ
فسجد لہ فقالوا یا
رسول اللہ نسجد لک
واشجع وحق ان نسجد
لک فقال عبدوا ربکم
واکرموا اخاکم
لو کنت امرا احدا
ان یسجد لغیر
ان تسجد لزوجہا
من عظم حقہ
علیہا
آن تفعلہ۔

(رواہ احمد)

حدیث: فرمایا نبی

چاہیے۔

حدیث: فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

علیہ وسلم نے نہیں تمہاں بیبیاں

بزرگوں سی جنی عورتیں

ساتھ گھر تیسرے میں شیطان ضرور آتا ہے۔ جن شیطان کو دور

حدیث: فرمایا حضور صلی اللہ

علیہ وسلم نے تم

بیچڑے نہ پاکریں۔

یعنی بیچڑوں سے حضور نے پردہ کرنے کی بہت تاکید

فرمائی ہے۔ یہ بیچڑے ہیں مردوں کی شکل میں۔ ان سے بہت

بچنا چاہیے۔ کبھی بچہ پیدا ہوتا ہے تو یہ کہتے ہیں

نہیں کہ یہ مرد نہیں ہیں بیچڑے ہیں۔ یہ بہت خراب ہیں

ان سے پردہ کرنا چاہیے۔

حدیث: فرمایا حضور صلی اللہ

علیہ وسلم نے پردہ کرو

تم مومنین حضرت ام سلمہ فرماتی

ہیں کہ میں نے حضور کی خدمت

جب عرض کیا رسول اللہ ﷺ فَعَمْيَا وَاَنْتَ اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ
ہیں ہم کو نہ دیکھتے وہ پہچانتے ہیں۔ (رواہ احمد ترمذی)

اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر وہ تم کو نہیں دیکھتے تم تو انہیں دیکھتے ہو۔ بعض عورتیں
مردوں سے پردہ نہیں کرتیں کہ یہ تو اندھے ہیں ہم سے کیا پردہ۔ لیکن
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح مرد کو عورت کی طرف دیکھنا
درست نہیں اسی طرح جنبی مرد کی طرف عورت کو دیکھنا بھی
درست نہیں۔

حدیث: فرمایا حضور ﷺ نے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جب کوئی مرد کسی عورت پر نظر ڈالے اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمُ الْمَرْاَةَ فَرَاٰهَا
اور اس کو اچھی لگے فَوَقَعَتْ
اپنی بیوی کے پاس جائے فَلْيَاْتِ اَهْلَهٗ
کیونکہ اس کے پاس بھی وہی چیز ہے جو اس عورت کے پاس ہے فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِيْ مَعَهَا (ترمذی)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو خوبصورت بنانا اور سنوارنا
اپنے شوہر کے لیے ہے۔ یعنی ضروری سفر وغیرہ کے لیے اپنے گھر سے نکلنا ورنہ
عام طور پر گھر سے باہر نکلنا شیطان لوگوں کی نظروں کو خوبصورتی کی طرف
لے جاتا ہے اور بدنظری سے مرد عورت کی نسبت کیا کیا خیال کرنے لگتے ہیں
اس کی تفصیل نہ کی جائے کہ ہر قوم پر خوب روشن ہے۔ شیطان
کے پاس بہت بڑے بڑے جال ہیں ان کو ہر وقت محرم مردوں کی نظریں بچا کر
زینت کرنا صرف شوہر کی خوشی کے لیے بنایا ہے اور جو کہ زینت کا حق

بنالیں کس قدر شرمندگی کی بات ہے۔ اس طرح پر سینکڑوں خوبصورت مجلسیں
اور تعزیوں سے غائب ہو گئیں اور لوگ ان کو لے کر برخواست کر رہے
ہیں اور ان کی بے عزتی کرتے ہیں۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے شریعت کی بات
پر عمل نہ کرنے سے ہو رہا ہے۔

حدیث : فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بہتر نکاح وہ ہے جو مشقت میں آسان ہو یعنی مہر

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَعْظَمُ النِّكَاحِ بَرَكَةً اَيْسَرُهُ
مَؤُنَةً

رواہ بیہقی فی شعب الایمان

پھسکا ہو۔ نہ زیادہ بڑھے نہ دوں پر پہنچے اور نہ ہی بڑی بڑی رسمیں کرنی پڑیں
کل ہو رہی بڑی جہیز کی رسومات سے ہمارے لوگوں کی کمر ٹوٹ رہی ہے
اسی واسطے آج کل ہمارے یہاں برکت نہیں رہی ان فضول
خرچوں کی وجہ سے بہت سے غریب آدمی اپنی بیٹیوں کی شادی
نہیں کر پاتے ہیں۔ نہ ان کے پاس دینے کو ہوتا ہے نہ بغیر جہیز کے
کرتے ہیں۔ بیٹوں کو اس کی پروا نہیں ہوتی ہے کی بے
کر اپنے گھر لے آتے ہیں برکت بالکل ختم ہو رہی ہے
چھوڑ دینا چاہیے۔

حدیث : فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورتو!
جب تم آپس میں عورتوں سے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ
كَانَتْ بِنْتُ اَدَمَ

[illegible]

ہم کو بتلائیں۔

۳۳ حدیث: فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے لائق
عورتوں پر جہنم کی عورت بنائی ہیں دنیا کی اور جنت کے لائق
مردوں پر جہنم کی عورت بنتی ہیں حوروں کی۔ یعنی جو عورتیں دنیا کی
دولت سے محبت کیا کرتی ہیں کہ اپنے پتی وغیرہ سے اس کی
خاطر لڑتی رہتی ہیں۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۸۱)

غیبت کیا ہے؟

[illegible]

(مسلم)

کچھ حدیثیں مردوں کے متعلق

بیوی کے ساتھ سلوک کرنے کے بارے میں

حدیث : [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حدیث : [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے عورت و مرد کے باہمی تعلقات اور
عصمت و پاک دامنی کی باتیں بیان فرمائی ہیں۔

حدیث: عن ابن مسعود قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لم نقرأ لسانا خیرا
لبنیۃ ما بنیت بیت
ربیبہ ما بنیت بیت
حدیث: عن ابن مسعود قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اکمل المؤمنین ایمانا
احسنھم خلقا وخیارکم
خیارکم لنسائھم۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

حدیث: عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ

وسلم جب اپنے گھر میں
اپنی بیویوں کے پاس تشریف
لے جاتے تو آپ کا ان کے ساتھ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ
أَلْيَنَ النَّاسِ وَأَكْرَمَهُ
ضَحَّاكًا بَسَّامًا۔

یہ برتاؤ تھا:

(شمائل ترمذی)

"سب سے زیادہ رحم دل سب سے زیادہ کریم سب سے زیادہ خندہ
بیں اور تبسم کرنے والے اپنے دست مبارک سے کام دیتے۔ مشغول رہتے
بیٹھتے تو اپنے پاؤں دراز کر دیتے۔ کبھی چھوٹے چھوٹے بچوں کو پاؤں پر بٹھا دیتے
پاؤں دھلیتے کبھی وہ پانی پی لیتے۔ غرض کہ اپنے گھر کے ہر فرد
دوستوں جن کے بادشاہ ہونے کے باوجود ان سے
خود کو رہا کرتے تھے۔ ہم کہتے ہیں کہ ان کی صحبت
سنتوں پر چلنا چاہیے۔

۳۹

علیہ وسلم نے فرمایا کہ
مسلمان مرد اپنی مسلمان بیوی کو
ایک بات کی بری نہ سمجھے اگر

وَسَلَّمَ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً
إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا
آخَرَ۔ (مسلم)

اس کی کوئی دوسری عادت پسند آئے گی۔ (مسلم)

اے تم خوش کن ہو جاؤ گے۔ کیونکہ بیوی کی ہر عادت انسان کے مزاج کے
خلاف ہوتی ہے۔ مگر اس کی ہر عادت سے ہوتی ہوئی خوبیوں سے چشم پوشی کرنا
کرم نفس کرنا یہ بڑی اچھی انسانیت ہے۔ ملک نہیں ہوتا ہے

[illegible] شیطان [illegible]

حدیث: [illegible] قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم: احسنوا النساء
کہ ان کی [illegible] علی ظہورھن۔ (اشعۃ)

دل چاہی چیزوں پر [illegible] ب ب
ب ہ ی کے [illegible] بلکہ عورت کی ہر قسم
کی [illegible] ب وہ [illegible]
[illegible] کا جواب دینا ہوگا۔

حدیث: [illegible] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
[illegible] والمؤمن یؤجر فی کل شیء
[illegible] حتی فی اللقمۃ یرفعھا الی فی
[illegible] امرأتہ (ربعین للنقاش)

[illegible] ہوگا کہ میرے [illegible]
[illegible] اور خوب سمجھ [illegible] دل داری کرنا بہت بڑی
[illegible] کی راہ [illegible] اپنے ہاتھ
سے [illegible] سے [illegible] محبت بڑھتی ہے۔

بیوی کا میاں کے ساتھ

زندگی گزارنے کا طریقہ

(۱) یہ خوب سمجھ لو کہ میاں بیوی کا یہ سا بقہ گرساری عمر ہی میں بسر ہونا ہے۔ اگر دونوں کا دل مضبوط رہا تو اس سے بڑھ کر کوئی غم نہیں۔ اور اگر خدانخواستہ دونوں کے دلوں میں فرق آگیا تو اس سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں۔ اس لیے بڑے سے بڑے جھگڑے میں کان پکڑ لیے رہو اور اس کی آنکھ کے اشارے پر چلا کرو۔ مثلاً اگر وہ حکم دے کہ رات بھر بیٹھ باندھے کھڑی رہا کرو۔ دنیا اور آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ دنیا کی تکلیف گوارا کرکے آخرت کی بھلائی اور سرخروئی حاصل کرو۔

(۲) کسی وقت کوئی ایسی بات نہ کرو جس کے مذاق کے خلاف ہو۔ مثلاً کروٹ لیٹ رہے تو تم کبھی دن کو سونے کہنے لگو۔

(۳) کبھی بھی زبان سے نہ کہنے کی وجہ سے بعض بیبیاں

ایسی بیویاں ہیں جن سے مرد کے دل میں اور نفرت ہو جاتی ہے
کہیں بے موقع زبان چل گئی۔ کوئی بات طعنہ و تشنیع کی کہہ دی۔ غصہ
میں کئی باتیں کہہ دیں کہ مرد کو خواہ مخواہ سن کر برا لگے۔ پھر جب اس
کا دل پھر جاتا ہے (ہٹ جاتا ہے) اور اس میں فرق پڑ جاتا
ہے تو وہ تمام پچھلی باتیں جو خوب سمجھ کر کہ لو کہ فلاں وقت میں میں آ
جانے کے بعد اگر دو چار دن میں تم نے یہ سن کر میں تمہارا
نہیں تب بھی وہ بات نہیں رہتی جو پہلے تھی۔ پھر بہت بات بنانے سے
معذرت کرنے سے پہلے دن صاف نہیں ہوتا۔ ایک نئی گرہ
رشتے کی جب کوئی بات ہوتی ہے تو یہی خیال آتا ہے کہ یہ تو
بہت جس نے فلاں دن کیا کہا تھا۔ اس لیے اپنے شوہر
کے ساتھ خوب سوچ سمجھ کر رہنا چاہیے کہ خدا اور رسول کی بھی خوشی
ہو اور تمہاری دنیا و آخرت دونوں درست ہو جائیں سمجھ دار عورتوں
کو بہت سی باتوں کی تو فکر کی ضرورت نہیں ہے۔ جو کہ وہ خود ہی
بات کے پتے اور پرزے اڑا دیتی ہیں۔ لیکن کچھ کچھ چند ضروری
باتیں بیان کرتے ہیں۔ جب تم ان کو خوب سمجھ کر عمل کرو گی تو
آئندہ معاملہ بہت اچھا رہے گا۔

(۴) شوہر کی حیثیت سے زیادہ خرچ نہ مانگو۔

(۵) جو کچھ کہ دیا ہے تو پھر شکایت نہ کرو۔ اللہ کا شکر
ہر گزارہ کر لو۔

۱۵۔ اگر کبھی زندگی میں کوئی ایسا موقع آئے کہ تمہارا شوہر تمہارے پاس نہ ہو
تو اس کی غیر حاضری میں کسی سے عشق نہ کرو اور نہ اس کے لوٹنے پر حیرت اور
افسوس کرو اور بالکل اس کو اپنے منہ سے نہ نکالو۔ خود سوچو کہ
اگر تم نے کسی غریب فاقہ زدہ اجنبی کو دیکھ کر اپنے دل میں کہا ہوگا کہ
کاش میرے پاس کچھ پیسے ہوتے تو میں اس کی مدد کرتی
ہے۔ بلکہ اگر میں یہ منت بھی مان سکے تو بھی کسی بات
کی فرمائش ہی نہ کرو۔ بلکہ اگر وہ خود تمہارے پوچھنے پر رونے
کیا وجہ ہے تو بتا دو کہ فرمائش کرنے کے لیے کہ اپنے
کی خبر دے کر بتا دے اور اس کی بات ہمیشہ پوری کرو۔

۱۶۔ کسی بات پر غصہ اور ہٹ مت کرو۔ اگر کوئی بات تمہارے
خلاف بھی ہو تو اس وقت جانے دو۔ پھر کسی دوسرے وقت نرمی سے
طریقے سے کہو۔

۱۷۔ اگر تمہارے پاس کوئی چیز ہو اور تم اپنے
پاس رکھنے ہمیشہ اس پر خوش نہ ہو۔ یہ نہ سمجھو کہ یہ چیز بڑی قیمتی ہے
پسند نہیں ہے۔ اس سے اس کا دل کھٹا ہو جائے گا۔ اور پھر

[illegible]

(۱۲) خوب سمجھ لو کہ میاں بیوی کا رشتہ صرف نفسانی محبت سے نہیں بنتا، بلکہ محبت کے ساتھ میاں کا ادب بھی ضروری ہے۔ میاں کو اپنے ہر بڑے درجہ میں سمجھنا بہت بڑی نعمت ہے۔

(۱۳) میاں سے ہرگز کبھی اپنی کوئی خدمت نہ لو۔ بلکہ محبت سے کرتی رہے۔ ہاتھ پاؤں دبانے سے نہ روکو۔ ہاں کبھی تم دیکھو کہ تمہارے باپ بیمار ہیں تو ان کی خدمت کرنے کے لئے میاں سے رخصت لے کر چلی جاؤ۔ میاں کو بھی اس میں ناراض نہ ہونا چاہئے۔

(۱۴) تمہارے خاوند کبھی بیمار ہوں تو ان کی تیمارداری میں غفلت نہ کرو۔ کیونکہ ان کا حق تم پر بہت زیادہ ہے۔

ہو جائے گی۔

۱۰۔ جب دو آدمی چپکے چپکے باتیں کرتے ہوں تو ان سے کبھی بھول کر بھی نہ پوچھو کہ کیا باتیں ہو رہی تھیں۔ اور خود تو کبھی یہ بھی نہ خیال کرو کہ کچھ ہماری ہی باتیں ہوں گی۔

۱۱۔ بیٹھنے میں کبھی ایسی جگہ نہ بیٹھو جہاں سے دوسرے مرد یا عورتیں آ جا نہ سکیں۔ یا جہاں بیٹھنے سے دوسروں کو تکلیف ہو۔ اور جب بیٹھو تو ادب سے بیٹھو۔ ہاتھ پیر نہ ہلاؤ اور آپس میں شور نہ مچاؤ۔

۱۲۔ بات چیت میں خیال رکھو۔ نہ تو آپ ہی اپنی ہی بات بہت زور زور سے کہو اور نہ اتنی مدھم کہ سننے والے کو دقت ہو۔ بلکہ درمیانہ آواز سے اور ٹھہر ٹھہر کر بات کرو۔

۱۳۔ دوسروں کی کوئی بات نہ کاٹو اور بیچ میں نہ بولو۔ دوسروں کی ذرا ذرا سی بات آگر بری لگے تو بھی برداشت کرو۔ دوسروں کی باتیں خود سن کر بھلا بننے کی بات ہے۔ اس سے پاس میں کمی آ جاتی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

۱۴۔ ہمیشہ اپنی چیزوں کو خوب سلیقہ اور تمیز سے رکھو۔

رہنے کا کمرہ صاف رکھو۔ گندہ نہ رہنے دو۔ بستر مت بچھیں نہ
مزہ پاتے۔ تنکے نکل ڈالو۔ کیڑے میلے ہو گیا ہو تو فوراً بدل ڈالو
دودھ نہ ہو تو سوڈا۔ جب خاوند کے کئے پر نہ چلے کیا تو اس کی
کہا مانتی رہی۔ سست نہ بنی میں بیٹھے رہنے سے سب چیز بے
ٹھیک کر دو۔ جو چیز پاس نہ ہو اس کو تلاش
سے ڈھونڈ لو۔ کپڑے جوتے ٹوپی کوٹ ہر وقت
ڈھونڈنے نہ پڑیں۔ بلکہ قرینے سے جگہ مقرر کر رکھو۔ جس
کام میں جلدی نہ کرو۔ نہ کبھی جھوٹی باتیں بناؤ۔ اس سے
غلط رہتا ہے۔ سچ سچ بات کا کبھی پشیمان نہیں ہوتا۔

(۲۴) گرمی زندگی غصہ ہے۔ کبھی بچے پر جلدی نہ غصہ
کرو اور بات بات پر نہ ڈرو۔ بلکہ فہمائش کرتا رہے۔ غصہ کرنا بے جا ہے
کبھی کہتا رہے۔ تم بیٹھی رہو۔ غصہ کرنا بے جا ہے
وہ خود شرمندہ ہوگا۔ اور تم سے کہیں خوش رہے گا۔ اور کبھی بھی
نہ۔ تو تم پر غصہ نہ کرے گا۔ اور گر تم کبھی بات
قابو سے باہر ہو جائے گا۔ بھر نہ دیکھ کہاں تک زبت پہنچے۔

(۲۵) ذرا ذرا سے شبہ پر مت لڑو۔ کہ فلاں کے
ساتھ بہت ہنس کر بولتے اور وہاں زیادہ جاتے آتے ہو۔ اور
بیٹھے رہتے ہو۔ کہ اس میں بڑی گرمی ہے قصور ہو تو معافی مانگو
کہ اس کو نہ دہرائیں گے۔ اور گر سچ مچ ان کی عادت ہی خراب

ہے تو یہ خیال کر کے کہ غصہ کرنے سے کچھ بگڑنے یا اور
کوئی زیادتی کرنے پر آمادہ ہو جانے سے تمہارا ہی نقصان ہے۔ اپنی
طرف سے دل میں کہہ لو کہ لو کر لو ان باتوں سے کہیں عادت جیسی
کرتی ہے۔ عادت چھڑانا ہو تو عقل مندی سے۔ ہمیشہ یہ
یاد رکھو کہ غصہ کرنے والے شیر ببر ہیں۔ زیادتی اور زبردستی سے ہرگز زیادہ
نہیں ہو سکتے۔ ان کے زیر کرنے کی بہت آسان ترکیب خوشامد
اور چرب زبانی ہے۔ اگرچہ اس کا انجام ابھی سمجھ میں نہیں آتا۔ لیکن
جب فیصلہ کی گھڑی آئے گی تو بھی نہ سمجھ میں آئے گا۔ غصہ کا خراب نتیجہ پیدا
ہو گا۔

کتنے ہی بیبیاں کے میاں پڑے ہیں جن کے دن
رات ہر وقت بازاری عورت کے پاس رہا کرتے ہیں۔ گھر میں

باکل نہیں آتے۔ اور طرہ یہ کہ بزاری عورت فرمائشیں کرتی رہتی
کہ آج پلاؤ پکے آج فلاں چیز پکے۔ اور وہ بے چاری دم نہیں
مارتی۔ جو کچھ میاں کہلا بھیجتے تھے، روزمرہ بریپکا کرکھانا بھیج
بھیج دیتی اور کبھی کچھ سننے میں نہیں آتی۔ دیکھو سارہ کی خلقت
بی بی کی کیسی داد و داد کرتی ہے اور خدا کے یہاں جو اس کا رتبہ
ہے گا وہ الگ رہا۔ اور جس دن میں کو اللہ تعالے نے ہدایت
دی اور ہیرپھیر چھوڑ دی اس دن سے بی بی کے غلام ہو بیٹھے

جھوٹے پر خدا کا عذاب

بخاری کی پہلی حدیث میں ہے آنحضرتؐ نے فرمایا میں نے دو شخص
کو خواب میں عجیب بات کو سچ کرتے ہوئے دیکھا جن میں ایک کھڑا تھا اور ایک
بیٹھا تھا اور کھڑا شخص بیٹھے کے ہاتھ میں لوہے کا ایک بڑا کنڈا دیتا تھا اور
بیٹھے سے کہتا تھا اس کے منہ میں ڈال کر اس کا ایک طرف کا کھنڈی تک چیر دیتا تھا
پھر اس کنڈے کو دوسرے کنڈے میں ڈالکر اسی طرح کرتا تھا۔ اتنا میں پہلا کنڈا درست
ہو جاتا تھا اور پھر وہ اسے چیرتا تھا۔ اس کے بعد دوسرے کی طرح چیرتا تھا
نے حضرت جبرئیل و میکائیل علیہما السلام سے دریافت کیا یہ کون بندے ہیں
عذاب کیوں دیا جا رہا ہے انھوں نے عجیب بات کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ
یہ شخص جھوٹا ہے یہ جھوٹی بات کہتا تھا اور اس کی جھوٹی بات شرق و غرب میں مشہور
ہو جاتی تھی قیامت تک اسکو اسی طرح عذاب ہوتا رہے گا۔

اولاد کے پرورش کرنے کا طریقہ

جاننا چاہیے کہ یہ بات بہت ہی خیال رکھنے کی ہے کہ بچپن میں جو عادت لڑکے کی پختہ ہو جاتی ہے وہ عمر بھر نہیں چھوٹتی۔ اس لیے بچپن سے جوان ہونے تک ان باتوں کا ترتیب وار ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ نیک بخت دائی یا عورت کا دودھ پلوائیں۔ دودھ کا بڑا اثر ہوتا ہے۔

۲۔ عورتوں کی عادت ہے کہ بچوں کو کہیں سے ہی سے ڈراتی ہیں کہ فلاں درندہ جانور سے یا یہ بری بات ہے۔ اس سے بچے کا دل کمزور ہو جاتا ہے۔

۳۔ اس کے دودھ پلانے کے لیے وقت کھانے کے لیے وقت مقرر رکھیں تاکہ وہ تندرست رہے۔

۴۔ اس کو صاف ستھرا رکھو۔ گرمی میں ان کو ٹھنڈا

نہلایا کرو اور کپڑے بدلوایا کرو۔ کھانے سے دو گھنٹے بعد دودھ پلانا
کرو کہ اس سے تندرستی قائم رہتی ہے۔

۷۔ بچے کو بہت بناؤ سنگار نہ کرو۔

۸۔ گرگابی بچوں کے سر پر نہ پہنایا کرو۔

۹۔ بچے کے دانت نکلتے وقت روزہ نہ رکھوایا کرو۔ اس سے
لگایا کرو۔

۱۰۔ بچے کو جب تک پاخانہ پیشاب جانے کے
لائق نہ ہو جائے زیادہ نہ پہنایا کرو۔ اس سے ایک بڑی بات
کا خطرہ ہے۔ دوسرے بچپن ہی سے زیادہ کپڑوں کا شوق اچھا
نہیں ہوتا۔

۱۱۔ بچوں کے ہاتھ سے فالتو کپڑا نہ پھڑوایا کرو۔ کپڑا پھینکنا اور
یہی تجربہ دوڑنا کی طرح کھانے پینے کی چیزوں سے
بچانا بہتر ہے۔ بچوں کو کپڑے کی قدر سکھانا
کرو۔ بچے کو شروع سے اس کی عادت نہ ڈالو۔
کی ضرورت نہیں۔

۱۲۔ زیادہ کھانے کی عادت بری ہے اس سے بچنا
کرو مگر کسی کو نہ کہو کہ تم بہت کھاتے ہو۔ اس طرح
کہنا بے ادبی ہے۔ لوگ اس کو بری سمجھتے ہیں۔ اس لئے

بگڑ جاتا ہے۔

۱۷۱) اگر کوئی چیز توڑ پھوڑ دے یا کسی کو مار بیٹھے مناسب سزا دو تاکہ کچھ ایسا نہ کرے۔ ایسی باتوں میں ڈانٹنا ہمیشہ کے لیے بچہ کو کھو دیتا ہے۔

۱۸۱) بہت سویرے نہ سونے دو۔

۱۹) سویرے جاگنے کی عادت ڈالو۔

۲۰) جب سات برس کی عمر ہو جائے نماز عادت ڈالو۔

۲۱) جب کتب بیں جانے کے قابل ہو جائے تو ناظرہ قرآن شریف پڑھاؤ۔

۲۲) جب تک ہو سکے دین کی باتیں پڑھاؤ۔

۲۳) کتب بیں جانے میں کبھی رعایت نہ کرو۔

۲۴) کسی کسی وقت نیک لوگوں کی حکایتیں سنا کرو۔

۲۵) نہ کوئی کتابیں مت دیکھنے دو جن میں عشق معشوقی کی باتیں یا شرع کے خلاف مضمون ہو۔ ورنہ ہو دے قصے یا غزلیں وغیرہ نہ ہوں۔

۲۶) ایسی کتابیں پڑھاؤ جس میں دین کی باتیں ہوں دنیا کی ضروری کارروائی آ جائے۔

۲۷) کتب سے آنے کے بعد کسی قدر دل بہلانے کے لیے

(۲۹) آتش بازی یا ایسی چیزیں جن سے بچے کے لیے خطرہ ہو۔

(۳۰) کھیل تماشے دیکھنے کی عادت نہ ڈالو۔

(۳۱) ایسے کاموں پر کوئی ہنر سیکھنا جس سے ضرورت اور مصیبت کے وقت پیسے حاصل کر کے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پال سکے۔

(۳۲) بچوں کی عادت ڈالو کہ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کریں۔ پانچ برس کی عمر تک بچوں کو ان سے اور ہر رات کو بچوں کے ہاتھ سے بچوں کے کپڑے صبح کے لیے تہہ کر کے تیار رکھیں۔ اور جوتے پالش خود ہی کریں۔ کپڑے خواہ میلے ہوں یا سلوٹ ہوں لیکن جوتے پالش کے بغیر نہ ہوں۔ دانتوں کو خود صاف کریں اور کھانے کے بعد منہ کلی کریں۔

(۳۳) بچوں کو صبح کو جب سو کر اٹھیں منہ ہاتھ دھونے سے پہلے دودھ نہ دیں۔

(۳۴) بچوں سے کبھی کبھار کھانے پکانے، سینے پرونے، کپڑے رنگنے، چیزیں کا گھر میں بنانے کے کام میں مدد لے کر دیکھا کرو کہ کیوں کر ہوتا ہے۔ کہ دیکھنے سے ذہن نشین ہوتا ہے۔

(۳۵) جب بچہ سے کوئی بات خلاف کی ظاہر ہو تو اس پر غضب شدید نہ
دو۔ پیار کرو بلکہ اس کو بچہ نادان سمجھ کر اس کا دل بڑھتے۔ جب اس کی بری
بات دیکھو۔ تو اس کو نہ ڈانٹو۔ اس کو نہ مارو۔ بری بات ہے۔ دیکھنے
والے کیا کہتے ہوں گے اور جس جس کو خبر ہوگی وہ دل میں کیا کہے گا۔ خبردار
پھر نہ کرنا۔ بیٹا ایسے بیٹا نہیں کیا کرتے۔ اچھے بچے ایسا کام کرتے
تو مناسب سزا دو۔

(۳۶) بچہ کو کوئی کام ایسا کرنے نہ دو جس میں اس کو یا کوئی
اور شخص ہو۔ جو کام ایسا کرتے ہو سمجھ جاؤ کہ وہ اس کو نہ کرنا چاہئے اگر
وہ برا ہے تو اس سے چھڑا دو اور گو اچھا ہے تو بھی اس کو سب کے
کہ سب کے سامنے نہ کرنے دو۔

(۳۷) کوئی کام محنت اور ورزش کا اس کے ذمہ مقرر کرو جس سے
محنت اور ہمت رہے۔ سستی نہ آنے پاوے۔ مثلاً لڑکوں کو مکتب بھیجنا
یہ آدھ میل چلنا اور لڑکیوں کے لیے پانی بھرنا چکی پیسنا وغیرہ کام ہیں
جن سے بچوں کو محنت کی عادت ہو۔

(۳۸) بچے کو ایسی چیز کھانے کی عادت نہ ڈالو جس سے
چل سے بڑھتے۔ بچپن نہ بگڑنے پائے۔ یہاں تک کہ بچپن

بیٹھ کر اپنے کپڑے یا مکان یا خاندان یا کتاب یا قلم وغیرہ تختی تک کی تعریف نہ کیے۔

۱۴۔ کبھی بھی کسی کو دو پیسے دے کر یا کوئی چیز کھانے کے لیے خرید کیا کرے مگر کسی کو یہ عادت ڈالو کہ کوئی چیز تم سے چھپا کر نہ خریدے۔

۱۴۱۔ کسی کو کھانے کے دسترخوان پر بیٹھنے کا طریقہ سکھانا اور دسترخوان پر بیٹھنے کا طریقہ

کھانا کھانے کا طریقہ

دسترخوان پر بیٹھنے سے پہلے ہاتھ اچھی طرح دھو لیں۔ کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھیں۔ کھانا دائیں ہاتھ سے کھائیں۔ بائیں ہاتھ سے کھانا نہ کھائیں۔ کھانا کھاتے وقت چھری کانٹے کی آواز نہ آئے۔ کھانا چباتے وقت منہ بند رکھیں۔ کھانا کھاتے وقت چپڑ چپڑ کی آواز نہ آئے۔ کھانا کھاتے وقت ہڈی کو دانتوں سے نہ کاٹیں۔ ہڈی کو چھری سے کاٹیں۔ کھانا کھاتے وقت ادھر ادھر نہ دیکھیں۔ کھانا کھاتے وقت نگاہ نیچی رکھیں۔ کھانا کھاتے وقت بات چیت نہ کریں۔ کھانا کھاتے وقت ہنسی مذاق نہ کریں۔ کھانا کھاتے وقت کھانے کی برائی نہ کریں۔ کھانا کھاتے وقت کھانے کی تعریف کریں۔ کھانا کھاتے وقت کھانے کی تعریف نہ کریں۔ کھانا کھاتے وقت کھانے کی برائی نہ کریں۔ کھانا کھاتے وقت کھانے کی تعریف

۴۲

محفل میں

اُٹھنے بیٹھنے کا طریقہ

جس سے مؤدب سے ملو۔ نرمی سے بولو۔ محفل میں تھوکو نہیں
دہاں ناک صاف نہ کرو۔ اگر ایسی ضرورت ہو وہاں سے اٹھ جاؤ
دہاں اگر جمائی بے چھینک آئے تو منہ پر رومال رکھ لو۔ آواز پست کرو۔ کسی
کی طرف پشت نہ کرو۔ ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ دے کر نہ بیٹھو۔ انگلیوں کو
نہ چٹخاؤ۔ بلا ضرورت بار بار کسی کی طرف نہ دیکھو۔ ادب سے بیٹھی رہو۔
بہت نہ ہنسو۔ بات بات میں قسم نہ کھاؤ۔ جہاں تک ممکن ہو خود کلام نہ
شروع کرو۔ جب دوسرا شخص بات کرے خوب توجہ سے سنو۔ بات
کاٹو نہ جلدی مچاؤ۔ جو بات گرانی کی ہو نہ سنو۔ یا منع کر دو یا وہاں سے
اٹھ جاؤ۔ جب تک کوئی شخص بات پوری نہ کرے درمیان میں نہ بولو۔ جب
کوئی اٹھے اور محفل میں جگہ نہ ہو تو اپنی جگہ سے کھسک جاؤ۔ جانے والے کو
بیٹھے جانے کی جگہ نہ بتاؤ۔ جب کسی سے رخصت ہونے لگو۔ سلام کرو
کہو اور جواب میں وعلیکم السلام کہو۔ اور رخصت کرنے کے لئے نہ
کہو۔

سسرال والوں کیساتھ آداب معاشرت

بھی نہ رکھ سکے۔

انتظامِ خانہ داری

نوبت پہنچے۔ اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں زیادہ خرچ کرنے والوں کی اور
کنجوسی کرنے والوں کی دونوں کی مذمت فرمائی ہے۔ نہ اس سے اتنی محبت
ہو کہ ایک ایک پیسے کو ٹھوک لگا کر رکھے اور اپنی ضرورت پر بھی خرچ نہ کرے
نہ اتنی فراخ دلی کرے کہ پیسے کی جگہ دو پیسے خرچ کر دے۔ غرض جتنی ضرورت ہو
اتنا خرچ کرے۔ جتنی چادر ہو اتنے پیر پھیلائے۔ اپنے سے بڑوں کی خرچ
نہ کرو۔ اگر زیادہ خرچ ہو جائے تو بہت پریشان ہوتے رہیں۔ جس وقت پیسا ہو دیکھ لیا اور کبھی کبھی شوہر کو بھی دکھا دیا کہ ضرورت
اطمینان رہے۔ اگر کسی کو قرض دو تو اس کو بھی تحریر کر لیا کرو اور جب لوٹنے
اس وقت بھی دیتے کرلو تاکہ بھول نہ پڑے۔ دھوبی کو کپڑے دو تو پیسے دیتے وقت
ہر کپڑے کی تعداد نوٹ کر لو تاکہ لیتے وقت سب کپڑے صحیح لئے ہیں یا نہیں
اور اگر کوئی کپڑا کم ہو تو فوراً معلوم ہو جائے کہ کون سا نہیں آیا۔ اس طرح
اس سے کپڑے مانگو۔ اس طرح ہر تمام گھر کی چیزوں کی پوری فہرست ہو
تو اس میں بہت فائدہ ہے کہ کیا چیز ہے اور کتنی ہے۔ کون سی
ہے واپس نہیں آئی۔ اس طرح گھر کی چیزیں کم ہوتی ہیں۔ یہ چیزوں کے
ٹھکانے پر رکھو۔ جو برتن یا چیزیں ہر وقت کی ضرورت کی ہیں وہ باہر رکھو
باقی چیزوں کو اندر رکھو۔ وقت ضرورت نکالیں۔ ضرورت پوری ہونے
کے بعد اسی جگہ رکھ دیں۔ کوئی ادھر ادھر پڑی نہ رہے۔ اس طرح کئی
چیزیں گم ہو جاتی ہیں۔ کپڑوں کو ٹرنک یا بکس وغیرہ میں رکھو۔ ادھر ادھر نہ

پڑے رہیں۔ اونی، ریشمی کپڑوں کی خبرگیری رکھو۔ خاص کر برسات سے پہلے اور برسات میں بھی جب روز برش نہ ہو دو دھوپ نکلی ہو اُن روز کپڑوں کو دھوپ لگا کر ٹرنک یا بکس میں بند کر دو۔ نیم کے پتے یا نفرینات کی گولیاں ان میں رکھتی رہیں۔

ہم نے یہ چند نصیحتیں یہاں تحریر کر دیں۔ اگر تفصیل دیکھنی ہو تو ہمارے رسالے "مسلمان بیوی" حصہ دوم میں ملاحظہ فرما لیں۔ اگر آپ ان ہدایات پر عمل کریں گی تو آپ دنیا میں بھی جنت اور آخرت میں بھی جنت نصیب ہوگی۔

جھوٹی قسم کھانے پر خدا کا غصہ

فرمایا ہمارے نبی نے کہ خدا کے قیامت کے دن تین آدمیوں سے کلام نہ کرے گا نہ ان کی جانب رحمت کی نظر سے دیکھے گا۔

(۱) وہ شخص جو بیچے کوئی چیز اپنی جس کے ساتھ کوئی سودا کرنے کے بعد احسان جتلائے۔ (۲) وہ شخص جھوٹی قسم کھائے اور اپنی تجارت کو جھوٹی قسم کھا کر بڑھائے۔ (۳) وہ مرد جو اپنے پاجامہ کو ٹخنوں سے نیچا لٹکائے۔ (مسلم)

(ف) مگر عورتوں کو چاہیے کہ دوپٹہ کو ٹخنوں سے نیچا رکھیں۔

مسلمان بیوی

حصہ دوم

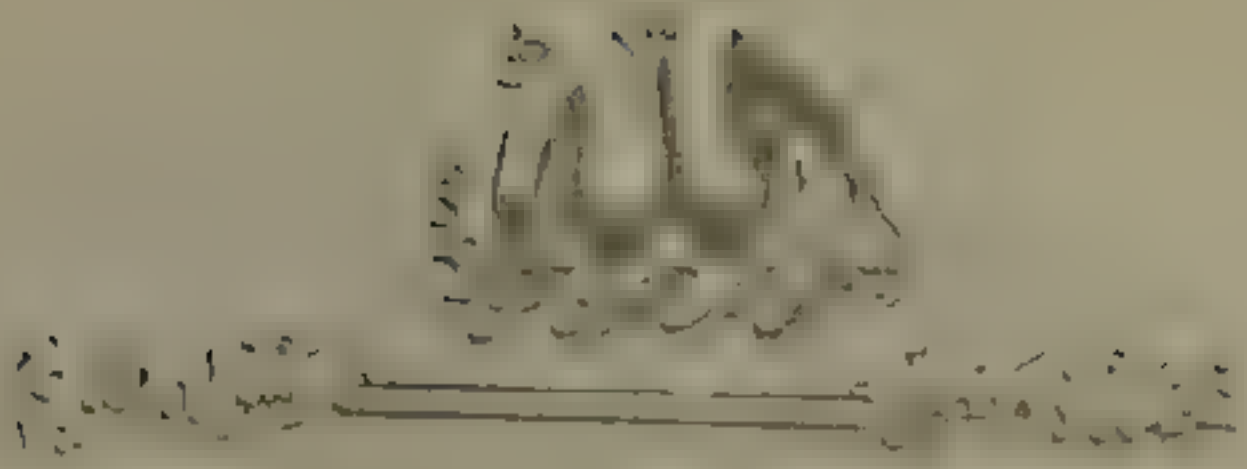

باپ اس کے ساتھ انصاف اور احسان کرتے ہوں یا ناانصافی اور ظلم
کرتے ہوں۔ کچھ رشتہ دار ہیں
اپنے والدین کے ساتھ بیٹھے ہیں
کیا کہتے ہیں ان کے بارے میں
ان میں سے ایک بزرگ ہیں
[illegible]
سمجھ کر کبھی ان کی نافرمانی نہ کرنا
[illegible]
نہیں چاہیے ان کے ساتھ ہمیشہ ادب اور نرمی سے پیش آنا۔

حدیث شریف میں بھی آپ نے بیٹے پر تین حق والدین کے بتائے ہیں
اس پر غلبہ کرنا۔ [illegible] باپ کا [illegible] باپ کا
خدمت کرنا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے [illegible]
[illegible]
کرے کچھ تو بہ کرے تو میں نے شکر گزار اور [illegible]
اور بچہ پر بھی فرض ہے کہ ماں باپ کی فرمانبرداری کرے اور [illegible]
بھی کہے تب بھی ان کی نافرمانی کرنا کبیرہ گناہ ہے
اور حق ہے اللہ تعالیٰ معاف نہ فرمائیں گے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ماں کی دعا
کے حق میں بہت تیزی سے قبول ہوتی ہے۔ اور ایک بچہ ارشاد ہے کہ

نظیر آپ ہو۔

جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ
رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي
صَغِيرًا"

[illegible]

[illegible] کرتے رہیں۔ کہ اے ہمارے پروردگار ہم پر رحم فرما جس طرح
رحمت و محبت کے ساتھ انہوں نے مجھ کو بچپن میں پرورش کیا ہے

اس آیت میں پروردگار عالم انسان کو ہدایت فرماتے ہیں کہ سب سے
بڑھ کر آدمی پر اس کے ماں باپ کا حق ہے۔ اس لئے سوائے اللہ کی بندگی کے
انسان کو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے
کہ پیدا کیا ہے۔ ماں باپ کا حق ہے جب ماں کے پیٹ سے بچہ
پیدا ہوتا ہے تو اس کی ہر طرح کی پرورش اور تربیت ماں باپ
کرتے ہیں۔ اس لئے ان کی خدمت گزاری اور شکر گزاری کا ہدایت
[illegible]

ہم نے انسان کو اس کے ماں
باپ کے متعلق ہدایت کی۔ اس کی
ماں نے تکلیف پر تکلیف اٹھا کر
اس کو پیٹ میں رکھا اور پھر
اس کو دودھ پلایا اور

اور اپنے ماں باپ کی شکرگزاری کیا کرو یاد رکھو میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔

اس آیت میں ماں کا حق باپ سے زیادہ فرمایا کیونکہ وہ نو مہینے تک پیٹ میں لیے پھرتی تھی اور تکلیف جھیلتی تھی۔ اور پھر تکلیف کے ساتھ اس کو جنا اور دو سال تک اپنی چھاتی سے دودھ پلایا اور بیسیوں تکلیفیں جھیلیں کر بچے کی تربیت فرمائی اور اپنے آرام کو اس کے آرام پر قربان کیا اس لیے ماں کا احسان اور اس کی شکرگزاری باپ سے زیادہ ہوئی۔

ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ سے نیک برتاؤ کرنے کا حکم دیا اس کی ماں نے اس کو تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور تکلیف سے اس کو جنا اور اس کے حمل کا اور دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے ہے یہاں تک کہ جب وہ اپنی پوری طاقت کو پہنچا اور چالیس برس کا ہو گیا تو کہنے لگا اے میرے پروردگار مجھ کو توفیق دے کہ میں تیرا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کیے ہیں اور یہ کہ میں نیک کام کروں جو تجھ کو پسند آئیں اور میرے لیے میری اولاد میں بھی (یہ)

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ	
إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَ	
وَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَ	
فِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا رَبِّ	
أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي	
أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ	
صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي	
إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ	
الْمُسْلِمِينَ ۝	
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ	(پ ۲۶ رکوع ۲)

بہترین نیکیاں میرے ماں باپ سے قبول فرمائیں اور میری برائیوں سے درگزر فرمائیں یہ

میری عزیز بہنو! تم کتنی ہو گی وہ عورتیں کی اس وقت اور فرماں برداری
کی بہت سراہ زور دیا ہے۔ لیکن یاد رکھو والدین کی عزت ہی تمام خوبیوں
اور ادب کی چیز ہے۔ ان کی فرماں برداری اور خدمت گزاری تمام خوبیوں میں
بہترین عزیز ہے فوراً بجا لے آؤ اگر یہ بھی تم نے حاصل کر لیا تو سمجھ لو
عزت اور آرام حاصل کر لیا۔ یہ ابتدائی منزل ہے [illegible] تعلیم و تربیت
اخلاق و مذہب سیکھ کر ہی فرماں برداری اور خدمت گزاری سیکھ سکتی ہے
دوسری جگہ جا کر بھی ہر ایک کی نظر میں ہر دل عزیز [illegible] ہاتھ
ہاتھ ہر دنیا میں عزت اور آرام کس کو حاصل نہیں ہوتی ہے ہر ایک کو اس کی
کس کی محبت ہوتی ہے۔ کس کی محبت کو ہر شریف عورت پسند کرتی ہے۔
ہر سمجھدار عورت کس کی محبت کو پسند کرتی ہے [illegible] ہے۔ اس
اس کی عزت و آرام ہوتی ہے جو ہر اخلاق، مذہب، ہر ایک کے
دل میں اس کی محبت ہوتی ہے جو ہر زبان پر کلمہ خیر کہتی ہے شریف آدمی
کی محبت کو پسند کرتی ہے: عزت اور محبت ہے: ہر گز نہیں کہ ہر ایک
با ادب، شریف مزاج، با اخلاق، شیریں کلام، با سلیقہ، خدمتی محبت کو
پسند کرتی ہے با عزت اور محبت ہے۔

تم کو ہر ایک، [illegible] تعلیم تربیت اور اخلاق و مذہب کی بہتر
کوشش کرنی ہے اور تم کو ہر ایک کی ترقی کی [illegible] ہے
اس وجہ سے تم کو ان [illegible] ہر طرح کی [illegible]

کہیں کچھ دیا جا رہا ہے۔ یہ سب کچھ اس لیے ہوتا ہے کہ تم ان سے دور رہو تم
سے دور رہیں۔ جب وہ ہنستوں تمہیں نہ دیکھ سکیں گی اور تم ان کو نہ دیکھ سکو گی تو
کیا تمہارا دل یہ گوارا کرے گا کہ تم اپنی زندگی کو ایسی لذتوں سے محفوظ رکھ سکو۔
کس کس موقع پر محسوس ہوتی ہے۔ شاید ہم اس وقت اس کو محسوس نہ کر سکیں
شاید ہم سمجھ رہی ہوں کہ یہ معمولی سی بات ہوتی کہ ایک گھر کو چھوڑ کر دوسرے گھر جا
رہی ہوں۔ مگر صرف اتنی ہی بات نہیں بلکہ تمہارے لیے بہت بڑی
قربانی ہوتی ہے۔ اس لیے تمہاری ماں تمہیں پہلے سے آگاہ کرنا چاہتی ہے تاکہ آنے والے دور حیات میں تمہارے کام
آئیں اور جن کو مدنظر رکھ کر تم اپنی زندگی کو ایسی لذتوں سے محفوظ رکھ سکو۔
اکثر لڑکیوں کی زندگیاں تباہ ہو جاتی ہیں جو شادی کے بعد سسرال والوں
کی طبیعت اندیشی اور سمجھداری سے کام نہیں لیتیں۔

میں سمجھتی ہوں کہ تم شاید شادی کی ذمہ داریوں سے بھی بے خبر ہو
جو بھی قدم اٹھاتی ہو کوئی سوچ سمجھ کر اٹھاتی ہو مگر بہت سی چیزیں
سلسلہ میں سب سے پہلی بات جو ذہن نشین کرنے کی ہے وہ یہ ہے
کہ شادی در اصل ہے کیا؟ حقیقت میں شادی کسی کی غلامی نہیں ہے بلکہ
خدا رسول کے حکم کے مطابق شرکت عمل ہے۔

شادی کا یہ مفہوم ہے کہ لڑکا اور لڑکی بقیہ عمر زندگی بھر ایک
نظام عمل کے ماتحت زندگیاں گزارنے کا عہد کرتے ہیں جس میں

دوسرے سے نسبت، خصوص اور تعدد کا رشتہ رکھتی ہے۔ دونوں اس نظام میں شامل کرنے والی ہستی اور فطرت کے مطابق تھی۔ مکان مسرت بخش اور اطمینان بخش بنتا ہے، اس کو کامیاب بنانے کے لیے قدم قدم پر دونوں ایک دوسرے کی معاونت اور ہمدردی کے محتاج ہوتے ہیں۔

[illegible] مرد و عورت کا تعاون ضروری ہے۔ مگر یہ تعاون کس طرح کیا جائے؟ اس سوال کا جواب [illegible] کی سرشت اور فطرت کی بنا پر ہی دیا جا سکتا ہے۔ [illegible] عورت کی زندگی میں زیادہ آسانیاں پیدا کر سکے [illegible] ان کے [illegible] کے لیے [illegible] کی ہر [illegible] عورت کی [illegible] کی [illegible] کی [illegible]

سے خود اپنی بھی زندگی تباہ کرے اور بہت سے متعلقین کی بھی زندگی برباد کرے۔ یہاں یہ ہو سکتا ہے کہ آپ اس کا اختلاف بڑھ کر بھی صورت اختیار کرے کہ ہر بات میں مخالفت کا پہلو نکلے اور ہر معاملہ میں جھگڑے پیدا ہوتے رہیں۔

غرض یہ ہی صورت ہمارے دوست کی تھی۔ ان کے شوہر کسی بات پر ناراض ہوئے۔ انہوں نے منانے کی کوشش کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بات بڑھتی گئی۔ آخر کار انہوں نے شوہر کو چھوڑ دیا۔ اب یہ بیچ کی راہ کہ ذرا تدبر سے کام لیتیں اور شوہر کی کمزوریوں کو نظر انداز کر دیتیں۔ وہ بیچارے شوہر کچھ کہتے سنتے اور پھر ان کی تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑتا۔ یہ بات کرنا بہت مشکل ہے۔ مگر کرنا ہے۔ اپنی خواہش کو برداشت کرنا ہے۔ جب تک کچھ نہیں ہوتا۔ جس سے شوہر کی بات کبھی تباہ ہو اور برداشت کا سامنا بھی کرنا پڑے۔

ان مثالوں سے تم سمجھ گئی ہوگی کہ یہ کیسی مصیبت ہے۔ یہ بات کہتا کہ بہتر ہے کہ شوہر کی تکمیل کرنا چاہیئے مگر یہ ذرا مشکل ہے۔ ہاں ذرا سی دانشمندی سے کام لے کر اپنے شوہر سے مخالفت اور ناراضگی کو بہت حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔

فائدہ دوسرے

ہوٹل ہے۔ ہت بھی کان بک پڑی کہ شہر کی کسی طوائف کے کوٹھے تک بھی پہنچ گئے ہیں اور سینما، تھیٹر، تماش بینی بھی جزو اعظم بن گئی ہے۔

عزیزہ بیگم بے وقوف نہ تھی کہ ہتھیلی پر سرسوں جماتی۔ اور میاں سے دست و گریباں ہو جاتی اور فوراً ہی ان کی جواب طلبی کرتی۔ مگر یہ بیٹھتی تو کہاں سے بات بھی وہیں بیٹھتی اور رہا سہا جی بھی اٹھ جاتا۔ اب جو کچھ رہا تھا پرسوں یعنی چوری پیچھے ہو رہا تھا پھر ملنیہ ڈنکے کی چوٹ۔ وہ سمجھتی تھی کہ دیر سویر درست آید، چور اور کوچہ پتا ہے وہی گھر بھی ہے۔ دیر سویر تو ہر مرد کو ہو جاتی ہے۔ نقصان ہو گا تو میاں کا ہو گا۔ وہ بیچارہ کیا کرے۔ نہ اس سے بات نہ کرتی تھی۔ اور زبان پر کبھی کرکشی حرف شکایت نہ لاتی تھی۔ وہ ایسی چپ اور زبان بند تھی کہ غریب سے غریب عورت کی سی بھی نہیں۔ اس کی چپ میں خاموشی نہیں چیخ اور پکار تھی۔ وہ بے عزتی کی بات کبھی برداشت نہ کر سکتی تھی۔ وہ بات کرتی تھی تو ایسی جیسے کوئی ملکہ اپنی رعایا سے گفتگو کرتی ہے۔ بات کرتی تھی تو ایسی جیسے کوئی ملکہ اپنی رعایا سے گفتگو کرتی ہے۔ بات کرتی تھی تو ایسی جیسے کوئی ملکہ اپنی رعایا سے گفتگو کرتی ہے۔

ایک دن موقع پا کر کہنے لگی یہ بتائیے تمہارے یہ روز روز کہاں جاتے ہیں۔ یہ نہ ہو کہ سب ہو کے رہ جائے۔ بچے بڑے ہو رہے

جواب نہ بن پڑا۔ اور سیدھی سچی بات موقع محل دیکھ کر اور طریقے سے کہی
جائے تو اس کا جواب ہی کیا ہو سکتا تھا۔ بیشک نذر گناہ بہتر نہ تھا۔ وہ
چپ سادھ گیا۔ مگر اسی وقت اپنے افعال کی ندامت اس کے چہرے
سے ظاہر ہونے لگی۔ دل ہی دل میں غور کرنے لگا کہ کیا کروں اور کیا نہ
کروں۔ مگر یک دم اپنی پاسبی بدل دوں تو یہ بھی ٹھیک نہیں۔ غرض اس
کا دل اس کو ملامت کر رہا تھا۔ اس نے اسی وقت مصمم ارادہ کر لیا کہ
رفتہ رفتہ ان تعلقات کو قطع کر دے گا۔

اگر عزیزہ سمجھدار اور دور اندیش نہ ہوتی اور جیسے کہ عشق کی بیڑیاں
کاٹنے میں دقت پڑتے پڑتے پڑتی ہیں۔ اگر یہ بھی وہ اسی طرح ہمیشہ قطع
کرتی تو یقیناً ہمیشہ کے لیے میاں سے ہاتھ دھو بیٹھتی۔ مگر وہ بھی تو اس بازی
کا مگر فند نے سے عشق کی دولت سے مالا مال کیا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ
میں نے سختی کی یا کوئی بات خلاف مرضی کہی تو پھر بنے بنائے گھر کی طرح
ہاتھ سے نکل جائے گا۔ وہ سب باتوں کو دیکھتی تھی مگر کیا مجال کہ کسی سے
منہ سے بات نکلے یا پیشانی پر بل آئے۔ ہر وقت خوشامد کے لیے تیار
رہتی اور آرام کو قربان کیے بھی میاں پر اس بات کو ظاہر نہ ہونے دیتی
تھی کہ کچھ ان سے رنجش کی خبر ہے جب ان کی طبیعت اور جب وقت
میں دیکھتی کہ ان کی طبیعت خندہ پیشانی سے ہے تو کہتی۔ ہوگا سو ہوگا جی میں
کوئی بات نہ رکھنی۔ وہ بات ہی نہ تھی جس سے میاں کا دل رکے۔

زندگی میں کبھی نہ ہوگا کہ تم خود اپنے لیے مصیبت و پریشانی کے اسباب فراہم کر لو۔

تمہارے سامنے اپنے گھر کی مثال موجود ہے کہ جب تمہاری بھائی بہن گھر میں پہلے پہل آئی تھیں تو اس وقت سے لے کر اب تک تمہارے بھی جان کا زیادہ دخل نہ ہونے پایا۔ یہاں کہ وہ اپنی تمام ضروریات کی چیزیں بھی تم سے کہہ کر منگوایا کرتی تھیں۔ اب تمہاری بھابی بھی اپنے شوہر کے ساتھ چلی گئی ہیں۔ اب ان کو پورا پورا اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اپنی اور اپنے شوہر کی مرضی کے مطابق گھر کے تمام انتظامات کریں۔ اور بہتر یہی ہے کہ اپنی تمام ذمہ داریوں کو خود سرانجام کریں۔

ایک بات تمہیں یاد رکھنی چاہیئے کہ جب گھر میں تم بھائی اور بہن ہو تو گھر کے تمام کاموں کا بوجھ تم دونوں کی حیثیت ایک مہمان کے برابر ہے۔ مگر تم کب تک ایسی ہی مہمان کی حیثیت سے بھائی جان کے ہاں رہ سکو گے۔ آخر ایک نہ ایک دن تمہیں بھی اپنا گھر بسانا پڑے گا۔ اس لیے یہ مسئلہ مرے کہ گھر میں بیٹھے ہی تمہاری شادی کے لیے کوشش کریں۔ بلکہ تمہیں خود بھی اپنے لیے کسی ترکیب کا انتظام کرنا چاہیئے۔ یہ ضرور ہے کہ تمہاری بھابی اس بزرگانہ شفقت سے کام لے کر گھر کے معاملات میں تمہاری رائے مشورہ لیتی رہیں۔ اور یہ بھی بہتر ہے کہ تم تمام گھر والوں کو اپنی گفتگو و عمل سے یہ یقین دلا دو کہ تم ان سب کا بھلا چاہنے والے ہو اور تمہاری ہر رائے

لعنت کی برائی

بعض خرابیوں کی سب سے بڑی وجہ

[illegible]

کی شادی کرنے کا مزہ جلد چکھ لیتی ہیں۔ اس نیک بخت بھوکوڑ کو نہیں
ہوتا کہ موقع و وقت کا تقاضہ یہ ہے۔ اور سوچے کہ دقتی مرتع وقت سے جدا نہ
ہی پڑے گا۔ سدا ساس سسر کے ساتھ کرنی نہیں رہتا۔ گردنیب میں
لوگ جدا نہ ہوتے تو ہزاروں مکان خالی گاؤں اور قصبہ کس سے آباد
ہوتے بیگن تو کی شکل اور تمیز کی نہیں ہوتی کہ وہ اس بات کو سمجھے
اور موقع وقت کی منتظر رہ کر صبر کرے۔ مگر وہ تو یہ چاہتی ہیں کہ جو کچھ ہو جائے
وہ آج ہی ہو جائے۔ مرد کو لیے لیے حریفانہ دق کرتی ہیں اور طرح طرح
کی باتیں سناتی ہیں کہ مرد بھی مجبور ہو جاتا ہے۔ ساس نندوں کی یاد رکھتی
گھر میں رہتا ہوا کی بڑائی طرح طرح سے کرتی ہیں کہ ہماری عزت کے ساتھ
غلامی کرتا ہے۔

ایک دوست کا واقعہ یاد آیا۔ ان کی شادی بہت ہی نیچی نے ساس
سسر سے علیحدہ رہنے کا پیغام دے دیا کہ ہمیں تمہارے والدین کے
ساتھ نہیں رہنا ہے۔ شوہر نے بہت سمجھایا کہ میں اکیلے رہنے کے قابل
نہیں ہوں تم بھی ساتھ رہو۔ کیسے ساس نندوں پر دانت پیسنے
کیے اور یہی شکایت کہیں کہ میاں کو کچھ نہیں کہتے۔ اور اس سے بات
کرنے کے لیے یہ کہہ دیا کہ تم جو نہیں۔ میں عورتوں سے معاملہ میں دخل
نہیں دیتا۔ اس کا یہ کہنا تھا کہ بیوی نے جھٹ یہ کہہ دیا کہ تو بھی نہ
نکاح کرتے۔ میں ورثی نہ نہیں جاتی۔ میکہ رہنے والے

میاں: بھوکہ کو سر پر بٹھا کر کہاں وہ تک رہے نزدیک کسی

[illegible]

بیوی : میرے پیارے بچے یہ گل ہوتے ہیں جو بڑے
نیک لوگوں کو ملتے ہیں جو کسی سے لڑتے یا میرا دل دکھاتے ہیں
[illegible]

[illegible]

[illegible]

میاں : کیا خوب! اس کا مطلب یہ ہوا کہ میں اپنی ماں کو چھوڑ دوں۔

بیوی : نہیں خدا نخواستہ میں تمہاری ماں کو چھڑانے کی نہیں
بلکہ مجھے ہی کہیں دور لے چلو یہ بہت آسان ہے۔

میاں : اگر تم سے یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر یہ بک بک نہ کیا کرو
کروں۔ باپ کی روٹیوں پر تو میں خود پلا ہوں۔ نوکر کی بھی بک بک سنتا ہوں۔
بیوی : تو کچھ نوکری کرو۔ منہ کیا دیکھتے ہو۔
میاں : ہاں ڈھونڈ رہا ہوں۔ نوکری ملتی ہے۔ بہت
ہی ہمرتبے ہوں گے۔

بیوی : کل کلاں کو یہ بھی میرے ہی سر دھرو گے کہ نوکری
نوکری نہیں کرنے دیتی ورنہ اپنی جیب کی اس وقت پانچ بات نہیں
تم سے کہہ کر کتنی بار میں نے ہاتھ خرچ مانگے ہیں
بتاؤ تو کبھی۔

میاں : بگڑو مگر کہے دیتا ہوں۔ جھک مارتی ہو۔ سیدھی
سیدھی میں تم کو رہنا ہوگا نہیں تو پھر سکتا ہوں نہ تم سے سہا
سکتا ہوں۔

بیوی : ارے کہہ دیا ہے تو کہہ دیا کہ نہیں ہوتا تم سے
پیسے کے لئے تو تم کو ہر روز کہنا پڑتا تھا کہ پیسے دو پیسے دو
جیب میں پیسا یا نہ میری کبھی منہ کھولنے کی ضرورت پڑتی۔

میاں : تقدیر بگڑے یا سنورے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ چندے صبر کرو۔ جب میں نوکر ہو جاؤں گا تو دیکھیں کیا ہوتا ہے۔

بیوی : ہمسے تو صبر نہیں ہو سکتا۔ تم جوان ہو کر کیا کرو گے یہ تو تم ہی جانو۔ ہم تو اس زندگی سے خود بیزار ہیں۔ اگر شرم و عزت کا ڈر نہ ہوتا تو کبھی کا زہر کھا لیتی۔ یہ پاپ کٹ جاتا۔

اس وقت ان کے چہرے پر ایسی حسرت برس رہی تھی، آنکھیں ایسی بے نور ہو گئی تھیں، ان کو ایسا محسوس ہوا کہ وہ بیٹھے بیٹھے کچھ اور ہو گئی ہیں۔ ان کی زبان سے کچھ اور نکلا چاہتا تھا مگر سوچ کر خاموش ہو گئیں۔ ان کے دل میں ایک طوفان اٹھ رہا تھا۔ وہ اس وقت اپنے شوہر کو ایک نئی روشنی میں دیکھ رہی تھیں۔ ان کو ایسا محسوس ہوا کہ وہ ان کے سامنے ایک اجنبی کی طرح کھڑے ہیں۔ ان کی ساری محبت، ساری عقیدت، ساری وفا شعاری ان کے دل سے نکل کر ان کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ وہ ان کو اپنا سمجھ رہی تھیں۔ مگر وہ ان کی طرف سے بے پروا نہیں ہیں۔ وہ اپنے ہی خیالوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ ان کو بیوی کی کوئی فکر نہیں ہے۔ وہ کس مشکل اور پریشانی سے گزر رہی ہے اور اس طرح کی مصیبت کو کر ہمارے سامنے آ کر کتنی بار اس کی ہم قدر کریں۔ لیکن ان کو

[illegible]

[illegible]

(یہ مضمون حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے)

بعض باتیں سلیقہ اور آرام کی

شراب کا عذاب

لیتن باتیں تعلیم اور تربیت کی

بہت سی باتیں ایسی ہیں جن کا تعلق نہ تعلیم سے ہے نہ تربیت سے۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ بہت سی فضول باتیں ہم اپنے بچوں کو سکھاتے ہیں اور بہت سی ضروری باتیں ہم نہیں سکھاتے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ بچے کا مذہب تعلیم و تربیت سے مختلف ہے۔

دے دو۔

آپس میں رشتہ ہوتا ہے۔ اگر یہ پہلی ہی دفعہ ہے تو کہہ دیتی ہے کہ ہم تو نہیں کرتے
کوئی اور کرتا ہوگا۔

ایک عجیب بات ہے کہ ہماری عورتیں، گو بڑی کم پڑھی لکھی ہیں
مگر میں نے دیکھا ہے کہ بات کہنے کی تمیز ان میں پیدا کر دیتی ہے۔ ان میں وہ خوبیاں
ہیں۔ ایک تربیت یافتہ یورپین عورت سے بھی زیادہ بلکہ بعض
ہیں آئی اور کچھ نہ آئی، جتنی سمجھ میں نہ آئی اتنا کام نہ ہوا۔ اب بات کرنے
رہی ہیں کہ تم نے ہمیں کیا دیا۔ دوسری جواب دے رہی ہے کہ میں نے تو
تمہارے خوب نہ دیکھا ہے۔ اور کام ہو گیا۔ اسی طرح ان
ہماری عورتیں ہیں کہ جس بات کا جواب دینے میں یورپین عورت پریشان
ہو جاتی ہے۔ اس میں کچھ کچھ یا اور کچھ نہ ہو۔ میری بات یہ ہے کہ
جس سے بات کرنی ہو اس کے پاس جا کر بیٹھ جاؤ اور
سے اچھی طرح بات کر سکو اور سمجھ سکو۔

ایک عجیب
سے کی دیرینہ، ذہن پسند آئی اور سلسلہ اور تعلق ہی ہو جاتا ہے
بہتر نہیں اور گفتگو بھی نہ ہو تب بھی بیٹھ کر اس طرح بیکار کھونا
کون سی عقل کی بات ہے۔ فضول تمہید کرنا اور بیچ بیچ میں ٹوکنا
ہر دو خوب سوچ کر کہنا۔ بات کرتے ہیں ذہن کا نہ ہونا یا ذہن کی غلطی
کہی ہے۔ اگر خوب سوچ کر اور ذہن میں مضمون ہو تو کہنا کوئی مشکل نہیں

مست کرنے اور قرض نہ چکانے تک ہو سکتے ہیں۔ مست کر دینے والی چیزوں کی کثیر
تعداد ہوتی ہے۔

(۱) ایک غریب یہ ہے کہ جب کہیں جاتی ہیں خرچ شروع ہو جاتے
ہیں۔ وقت کاٹے نہیں کٹتا بہت دیر کر دیتی ہیں کہ وقت مشکل ہو جاتا ہے۔ سفر
میں جانے کا وقت قریب آ جاتا ہے تو پریشانی ہوتی ہے۔ گھر سنبھالنے میں دقت ہوتی
ہے۔ کپڑے دھونے کی تکلیف ہوتی ہے۔ گھر پر رہتے ہوئے تو بچوں کی
کاپی دوات پنسل کتابیں وغیرہ کی فکر نہیں ہوتی۔ سفر میں ان چیزوں کی
ضرورت ہوتی ہے۔ یہ چیزیں بچوں کو ہر وقت کی ضرورت رہتی ہیں۔ گھر میں ہی
بازار جانے کی ضرورت کو کرتے کرتے پریشانی ہوتی ہے۔ سفر میں سودا
خریدنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اپنے کپڑوں میں خرچ ہوتا ہے۔ کھانے کے
لئے ہوٹل دیکھنا پڑتا ہے۔ کہیں ٹھہرنا ہوتا ہے۔ کہیں ٹھہرنا ہوتا ہے۔ کہیں
کھانا کھانا ہوتا ہے۔ کہیں ٹھہرنا ہوتا ہے۔ کہیں ٹھہرنا ہوتا ہے۔ کہیں
ہوتا ہے۔

(۲) ایک غریب یہ ہے کہ سفر میں بے ضرورت بھی سب بہت سا سامان
ساتھ لیتی ہیں۔ ساتھ لے جانے کی عادت ہوتی ہے۔ گھر میں بھی تھوڑی تھوڑی
چیزیں ہوتی ہیں اور سب سے زیادہ مصیبت ساتھ مردوں کو ہوتی ہے۔ ان
سفر میں ہوتا ہے۔ کہیں ٹھہرنا ہوتا ہے۔ کہیں ٹھہرنا ہوتا ہے۔ ضرورت کے وقت بھی
نہیں ہوتی ہیں۔ غرضکہ تمام تر تکلیف بے چاروں کی جان پر ہوتی
ہوتی ہیں۔

کرلو۔

(۳) ایک عیب سستی کا ہے کہ ایک وقت کے کام کو دوسرے وقت پر ٹال دیتی ہیں اس سے کثرت خرچ نقصان ہو جاتا ہے۔

(۴) ایک عیب یہ ہے کہ مزاج میں تحمل نہیں ضرورت اور موقع کو نہیں دیکھتیں کہ جلدی کا وقت ہے مختصر طور پر اس کا کرنا نہ ہر وقت ان کے طبیعت نہ رکھتے ہی سوچتے ہیں کہ کیا کرنا ہے بعضی دفعہ عمل کام بگڑ جاتے ہیں موقع نکل جاتا ہے۔

(۵) ایک عیب یہ ہے کہ کوئی چیز خریدتے وقت بہت تحقیق نہیں کرتیں لگا دیتی ہیں۔ یعنی جس نے بھی کوئی چیز بیچنی تھی بیچ کر چلا گیا جی اس کا کام ہے۔ تاہم یہ بھی ضرور ہے کہ سارے عیب ہی عورتوں نے نہیں لے لیے بہت سی مرد کی باتوں میں ذرے شبہ سے پڑ جاتے ہیں۔ تین مرد کے چھ خصلت بڑے بڑھ کر دیتی ہیں۔

(۶) ایک عیب یہ ہے کہ بیان کرنے میں تمیز نہیں کرتیں اور بیان کرتے ہیں بے آزمی نہ سمجھ نہیں سکتا اور بیوی کے بیان کئے ہوئے خیالات پر غلط فہمیوں کا بھی ہو سکتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ بعض دفعہ بھی کہنا شروع کر دیتی ہیں۔ پھر وہ نوبت تک آجاتی ہے۔

(۷) ایک عیب یہ ہے کہ ان کے ساتھ دو آدمی کسی معاملہ میں بات کرتے ہوں اور ان سے نہ کہنی پوچھے نہ سمجھے مگر یہ خود دخل دیتی ہیں اور فیصلہ بننے لگتی ہیں۔ جب تک تم سے کوئی فیصلہ نہ کرا لے

گونگی بہری بنی رہتی ہے۔

(۱۸) یک عیب یہ ہے کہ محفل میں سے اگر تمام عورتوں کی صورت شکل ان کے زیور پوشاک کا ذکر اپنے خاوند سے کرتی ہیں جیسے کہ خاوند کا کسی پیر یا ولی کے خیال میں گم ہونا تمام وقت پر نقصان پہنچے گا۔

(۱۹) یک عیب یہ ہے کہ ان کو کسی سے کوئی بات کرنا ہو تو دوسرے آدمی جب سے بیٹھے ہی کام میں ہر یا وہ کوئی بات کر رہا ہو تو بھی یہ نہ سنے نہ کرے کہ اس کا کام یا بات ختم ہو تے تو ہم بات کریں کہ اس کی بات یہ کام سب بیچ میں چھوڑ کر ٹک ٹک دیکھتی ہیں یہ بری بات ہے۔ ذرا ٹھہر جا جب وہ تمہاری طرف متوجہ ہو سکے اس وقت بات کرو۔

(۲۰) یک عیب یہ ہے کہ ہمیشہ بات دھوری کریں گی پہلا دھورا چھوڑ دیں گی جس سے مطلب سمجھ نہ آوے گا۔ جتنی دفعہ اس میں کام پڑے گا اتنی دفعہ دوڑ شتابوں میں تکلیف سے رہے ہو جاتے ہے۔

(۲۱) یک عیب یہ ہے کہ ان سے بات کی جاوے تو پورے غور سے متوجہ ہو کر نہ سنیں ادھی ادھر کام کی کریں کہ ہیں سی دوسرے کی بات کریں نہ بات کرنے والے کا بات کرنے کا جی ہوتا ہے ورنہ ان کام کے بنڑے کا پورا کیا ہوتا ہے تب کہ جب پوری بات سنی نہیں تو تم کہ کریں گی کس طرح۔

(۲۲) یک عیب یہ ہے کہ اپنی خت پر ضدی کا کبھی قرار نہ کریں گی۔

جہاں تک ہو سکے گا بات کریں گی خود نہ بن سکے یہ نہ بن سکے۔

(۳۳) ایک عجیب بات کہ کبھی سے تو کبھی ہیز نہ سکتی ہے

یہ دست ورجہ کی ہیز دست تو کبھی کبھی ہیز کی۔ تعلیم دینی کی طرح

ایسی ہیز جب بنانی ہو فوراً تھی بھیجتے ہوئے شرم آتی ہے۔ یہ بڑی

بات ہے۔ اس کی تین بڑی بات تھی کہ کبھی ہیز کے

کہ کبھی عیب نکالے کہ تب قیمت کم ہو۔

(۳۴) ایک عجیب بات کہ کبھی کبھی کہتی ہیں کہ

کہ کبھی ہیز ہمیشہ کہ کبھی۔ جب وہ کام کرنے ہیں

تب ہی کہ کبھی ہیز نہ ہو تو کبھی کبھی ہیز ہے۔

(۳۵) ایک عجیب بات۔ ہر بات پر کہتی ہیں۔ تعلیم دینی

چاہیئے۔ سب ضرورت کبھی ہیز ہے۔

(۳۶) ایک عجیب بات کہ کبھی وقت پر جلسے وقت پر

ہوتی ہیں جب کہ کبھی ہیز

کہ کبھی ہیز

(۳۷) ایک عجیب بات کہ کبھی ہیز ہیز

ہیں ورنہ کبھی ہیز

(۳۸) ایک عجیب بات کہ کبھی کبھی ہیز

سے کبھی ہیز

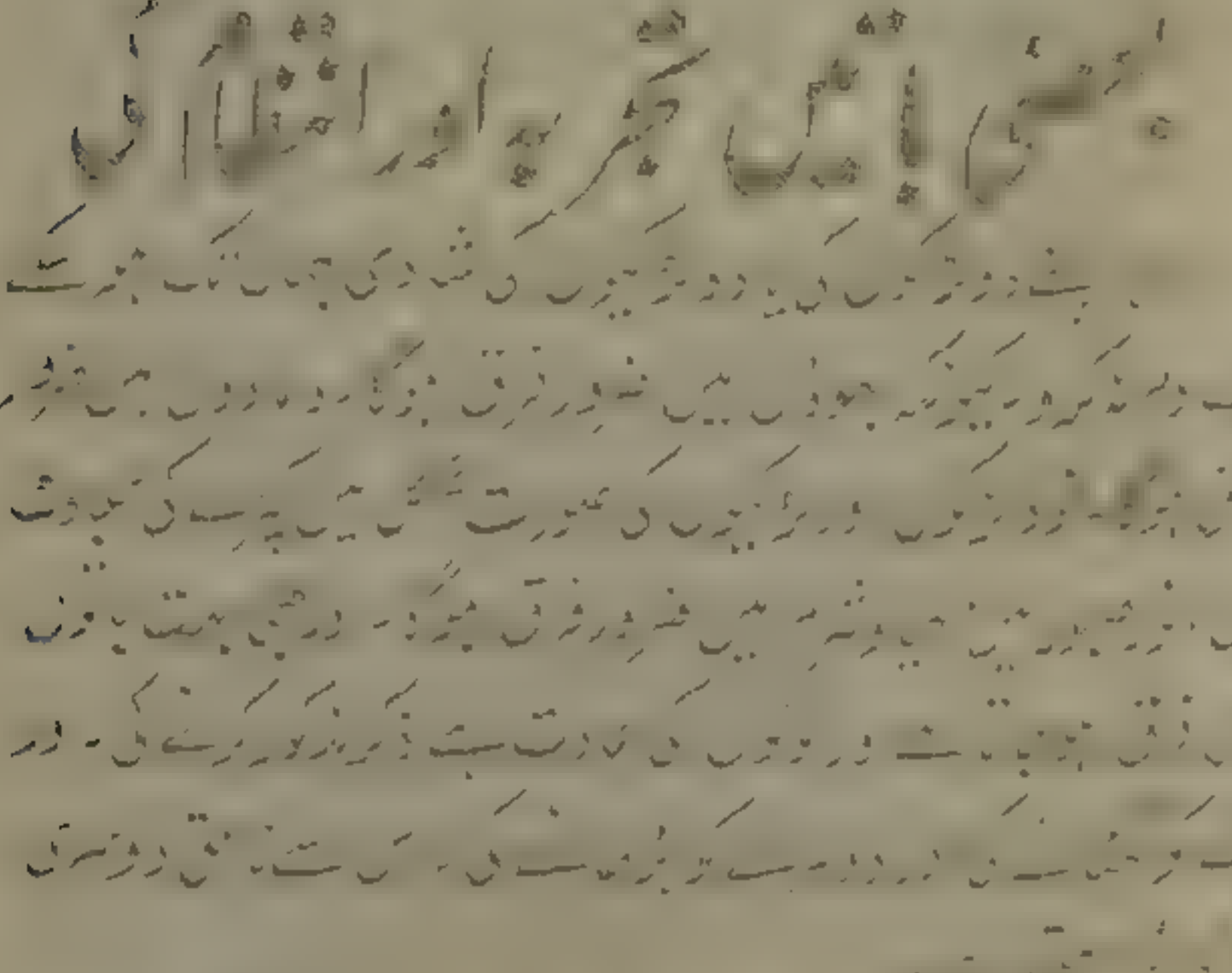

نے بہت سے گھروں کی صفائی کر دی ہے۔

(۳) کبھی صندوق یا پرانے جس میں روپیہ پیسہ رکھتی ہو کھلا نہ چھوڑو۔ قفل لگا کر اپنے پاس رکھو۔

(۴) جہاں تک ممکن ہو سکے سودا قرض نہ منگاؤ۔ ہمیشہ نقد ہی منگانا چاہیے۔ اور ہر چیز کو تاریخ کے ساتھ لکھ لو۔ جب دام چکاؤ تو اس پر دستخط کر دو۔

(۵) دھوبن سے کپڑے، پنساری کا سامان اور پہلائی ان سب کا حساب مختلف رجسٹر یا کاپی پر لکھا کرو۔

(۶) جہاں تک ہو سکے گھر کا خرچ بہت کفایت اور احتیاط سے کرو۔ جتنا خرچ کم کرو گے اس میں سے کچھ بچا لیا کرو۔

(۷) جو چیزیں باہر سے گھر میں پکا کر لاتی ہیں ان سے ہمیشہ پرہیز کرو۔ ایسی نہ لایا کرو جب کا تم کو دوسری جگہ معلوم کرنا ضروری ہو۔ جو چیز میں گھر پر تیار کر سکتی ہیں ان کو باہر سے نہ منگاؤ۔

(۸) گھر پر چوں کہ سے نہ پکاؤ۔ اپنے خرچ کا اندازہ کر کے دونوں وقت سب چیزیں ناپ تول کر خرچ کرو۔ اگر کوئی چیز ضرورت سے زیادہ نہ پکاؤ۔

(۹) جو چیزیں باہر سے آتی ہیں ان کو زیادہ نہ پکاؤ۔ اس میں تمہارا دونوں کا خسارہ ہے۔

(۱۰) اگر کوئی مرد دوست یا رشتہ دار شوہر یا باپ کی طرف سے

[illegible]

(۲) بیوی کو کبھی اپنے خاوند کے سامنے کھانے سے پہلے نہ کھانا چاہیئے۔ اور نہ اس کے کھانے کے بعد کھانا چاہیئے۔ ہر گز اس کے کھانے سے پہلے نہ سونا چاہیئے۔ خاص کر ان دنوں میں جب خاوند کھانے کے لئے کوئی کام نہ کرے۔ نہ اس کے پہنچنے پر کوئی چیز دو پہنے مرد ہو یا عورت بچہ ہو یا بوڑھا۔ سب سے پہلے خاوند کو کھانا دینا چاہیئے۔

(۳) بیوی کو خاوند کے سامنے کبھی نہ ہنسنا چاہیئے۔ نہ اس کے سامنے زور سے بولنا چاہیئے۔

(۴) بیوی کو خاوند کے سامنے زیادہ بننا سنورنا نہیں چاہیئے۔ کہ اس کا دل بیوی سے اچاٹ ہو جائے۔

(۵) بیوی کو خاوند کے سامنے بہت کم ہنسنا چاہیئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ خاوند اس کی ہنسی کو اپنی ہتک سمجھے۔

(۶) بیوی کو خاوند کے سامنے بہت کم بولنا چاہیئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ خاوند اس کی بات کو اپنی ہتک سمجھے۔

(۷) بیوی کو خاوند کے سامنے بہت کم ہنسنا چاہیئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ خاوند اس کی ہنسی کو اپنی ہتک سمجھے۔

(۸) بیوی کو خاوند کے سامنے بہت کم بولنا چاہیئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ خاوند اس کی بات کو اپنی ہتک سمجھے۔

نہ کوئی تمہارے پاس اس کو پہنچا دے گا اور اگر یہ نہ ہو تو پہنچنے پر اس
ہی کہے گا کہ میں ماں کا ہوں۔ ابا کا ہوں۔ یہ خبر نہیں کہ کون ماں
کون ابا۔

(۱۵) ایک جگہ ایک عورت اپنے بچہ کو چھوڑ کر کسی کام کو چلی گئی۔
پیچھے ایک بلی نے آکر اس کو اس قدر نوچا کہ وہ بچہ مر گیا۔ اس سے
دو باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک تو یہ کہ بچہ کو کبھی تنہا نہ چھوڑنا چاہیئے۔
دوسرے یہ کہ بلی جیسے جانور کا کچھ اعتبار نہیں۔ جتنی عورتیں بے وقوفی
کرتی ہیں کہ بچوں کو ساتھ سلاتی ہیں۔ کبھی اس کا کیا، عقلمند عورت کو
کبھی وہ سوکھ میں بچہ کو یا دودھ یا ناشتہ وغیرہ پکڑتے وقت نہ دے۔

(۱۶) دوا ہمیشہ پہلے حکیم کو دکھا کر اور اس کو خوب سمجھ کر
کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ناڑی پہچاننے والے دو، چار پیسے دیتے ہیں۔ جتنی دفعہ
اس میں ایسی کوئی چیز ملی ہوتی ہے کہ اس کی تاثیر پیٹ میں جاتی ہے اور
جوڑوں یا کسی جگہ یا ڈبیہ یا پڑیا میں بچ جاوے۔ اس سے ڈبیہ یا کاغذ
کی چٹ پھاڑ کر اس دوا کا نام کئی دفعہ لیں ہوتا ہے کہ کسی
کو اس کی پہچان نہیں رہی۔ اس لیے پیسے تنی ہی لگتے کی نہ ہوں مگر
پھینکنی پڑی اور بعضی خاصیت رہی اور اس کو دوسری بیماری میں فائدہ
سے برت لیا اور اس نے نقصان کیا۔

(۱۷) کسی کی جگہ قرض نہ دو اور زیادہ قرض کبھی نہ دو کہ
گر وصول نہ ہو تو وہ کم کو کبھی نہ معلوم ہو۔

(۱۸) جو کوئی بُرا بات کا سگرو۔ تو کسی سمجھدار دین دار خیر خواہ آدمی سے صلاح لے لو۔

(۱۹) اپنا روپیہ پیسہ مال و متاع چھپا کر رکھو۔ ہر کسی سے اس کا ذکر نہ کرو۔

(۲۰) جب کسی کو خط لکھو پتہ صاف لکھو۔ اور اگر اسی جگہ کچھ خط لکھو تو بدن نہ سمجھو کہ پہلے خط میں تو پتہ لکھ دیا تھا پتہ لکھنا کیا ضرور ہے۔ کیونکہ پہلا خط جاتا ہے یا نہیں۔ اگر نہ ہو تو دوسرے آدمی کو کیسی دقت پڑے گی کہ شاید اس کو زبانی بھی نہ یاد رہا یا ان پڑھ ہونے کی وجہ سے لکھنے والے کو نہ بتلا سکے۔

(۲۱) اگر ریل کا سفر کرنا پڑے تو اپنا ٹکٹ بڑی حفاظت سے رکھو۔ یا اپنے پاس رکھو اور گاڑی میں نہ سوؤ۔ نہ کسی عورت مسافر سے اپنے دل کی بھید کہو۔ نہ اپنے اسباب و زیور کا اس سے ذکر کرو اور نہ ریل میں نہ بیٹھو بلکہ تاکر عندو قچہ وغیرہ میں رہو۔ جب منزل پر پہنچ کر گاڑی کھڑی ہو تب جلدی نہ کرو۔

(۲۲) سفر میں کچھ نقد ضرور پاس رکھو۔

(۲۳) بُرے آدمی کو نہ چھیڑو۔ نہ اس سے بات کرو۔ جب تک تم نہیں چھیڑتے کوئی نہ چھیڑے گا۔ یہ کہہ گزرے۔ کچھ حق تم کو شرمندگی و رنج نہ ہو۔

۲۴۔ اندھیرے میں نہ پڑھیں نہ دیکھیں اندھیرے میں کبھی
نہ ڈرتے پڑھے چراغ کی روشنی سے باہر نہ ڈالیں۔

۲۵۔ پڑھنے ہر کسی سے نہ مانگے دینے کی وجہ سے کبھی
منع کر دیتے ہیں کہ کتاب نہ دیں اس سے دینے کی ثواب کرتے
ہیں۔

۲۶۔ ضروری ورق میں ہمیشہ پڑھے کھڑے ہیں۔

۲۷۔ کتاب کا ہر صفحہ سوچ سمجھ کر پڑھیں نہ شروع کیا کرو۔

۲۸۔ پڑھنے کے بعد نہ رکھیں ان میں ہو ضرورت نہ ہو
خریدو کہ ان میں بڑا روپیہ برباد جاتا ہے۔

۲۹۔ ضروری ورق میں ہمیشہ پڑھے کھڑے ہیں
بیٹھے ہوں تو ہمیشہ پڑھنا ہو ہیں کے پڑھنے نہ ہو ہیں
کاغذ سے کہ پڑھنے ہو دیکھ کہ تو نہ پڑھیے ہیں شہر ہیں
ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں
ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں
ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں
جب پڑھے کام ہو آئے تب پڑھیں۔

۳۰۔ سفر میں کبھی پڑھنے کی چیزیں کبھی پڑھے ساتھ رکھیں:
یک کتاب مسئلوں کی، پنسل کاغذ، تھوڑے سے کاغذ کا بڑھنا۔

۳۱۔ سفر میں پانے والوں سے جتنی ہو سکے کوئی فرمائش نہ کرو۔

زیادہ ہوتا ہے اس کے اوپر ایک لکیر ۲ سیکنڈ کی دوسرے کے اوپر دو
اس پر دو لکیریں ۳ اس کا نام نٹر ہوتا ہے ڈیڑھ گز کا ہوتا ہے اس پر
دو لکیروں کے درمیان ایک دوسرے کی طرف گنریزی کا ہوتا ہے جس درجہ کا
ٹکٹ خریدو اس میں بیچ کر بیٹھو۔

(۳۴) سیٹ پر بیٹھ کر پڑھتے ہیں سوائے بک بائر کے اس کو اس کی
ہے کیونکہ وہ سیٹ پر بیٹھ کر پڑھتا ہے بلکہ کھڑا ہوتا ہے
جاتی ہے۔

(۳۵) ایک ہرنی نے خون ترشنے کی خبر سنی تو اس کو بہت رنج
بے وقت نہ آئی کہ دیر ہو گئی تو اپنے ہاتھ سے خون ترشنے کا
تب بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔

(۳۶) بنی ہوئی دوا کبھی نہ ضائع کرو جب تک اس کا ہونا
کسی تجربہ کار سے دریافت نہ کر لو کہ اب ضرورت نہیں ہے
بیچ کبھی دوا ہرگز نہ پھینکنا چاہیے۔

(۳۷) جس کام کا ہونا یقینی نہ ہو اس میں دوسرے کو
نہ ڈالو ورنہ تکلیف اور رنج ہوگا۔

(۳۸) کسی شخص کے دشمن اور مخالف نہ بنو جتنا ہو سکے
محبت سے پیش آؤ اور اپنا دوست بناؤ۔

(۳۹) کسی کو دھوکہ نہ دو کیونکہ دھوکہ دینا بڑا گناہ ہے
دفعہ کی بیمار دوسرے کو آرام اور تکلیف ہوتی ہے۔ سچی محبت میں
کیا مزہ جس کا نتیجہ ندامت اور رنج ہو

(۴۵) جو جگہ لی ہو ورنہ کمین کی جو وہ خرید وزیر وقت کو مناسب نہیں کہ جو جگہ میں جگہ نہ بات صاف ہو سکتی ہے نہ صاف ہو سکتی ہے۔ ایک دن میں کہ جگہ سب دوسرا کچھ سمجھتا ہے نہ ہو نہیں۔

(۴۶) پانی دو غیر وقت وقت نہ کریدو۔

(۴۷) پڑھنے دیتے بچوں کو کوئی چیز دو غ کی وقت کی ہمیشہ کوئی نہ ہو۔

(۴۸) جہاں تک ممکن ہو سکے کہ تنہا مکان میں نہ ہو۔ خدا جانے کیا تنگ ہو نہ ہو یا چوری کی بات پیدا ہو سکتی ہے۔ بچے دی بچوں ہی مر کر رہ گئے۔ ذرا سی دیر کے بعد لوگوں کو خبر ہوئی۔

(۴۹) چھوٹے بچوں کو کبھی پیر نہ چڑھنے دو جہاں گرے گرے کہیں ہو سکتی ہے کہ ہر وقت نظر کے سامنے نہ رہے۔ ذرا سی دیر کے لئے بھی نہ ہو۔ شاید وہیں چکر کر دیتی کنوئیں سے ڈوب گئے۔

(۵۰) چھوٹے بچے۔ بہت دنوں تک جو کہ جگہ کی رہتی ہے کہ ان کے بچے کپڑے وغیرہ پہنے ہوئے ہوں۔ اس کو دیکھ کر نہ ڈوب جائیں۔

(۵۱) جب آپ پہنے لگو تو اس کو کپڑے سے پہنے ہوئے شاید کوئی چیز اس پر گر پڑتا ہو۔

(۵۲) ریشمی اور اونی کپڑوں کی نسبت سوتی کپڑا کافی رہتا

ہمارے پڑوس میں ایک لڑکی دیا سلائی جلاتے ہوئے آگ لگ گئی۔
تمام سینہ جل گیا۔ ایک بچہ آتشبازی سے ایک لڑکے کی آنکھ پھوٹ گئی۔
(۱۹۱) پٹاخہ وغیرہ میں پتنگ لے جاؤ تو بہت تیز سے پھینکو۔
کپڑوں وغیرہ میں نہ لگ جائے۔ بہت آدمی اسی طرح جل چکے ہیں۔ خیال کرو
مٹی کا تیل تو ذرا بھی خشک کپڑے پر نہیں گرنا چاہئے۔

بچّوں کی احتیاط کا بیان

۱۔ ہر روز بچہ کا بستر گرم پانی سے دھلوانا چاہئے۔ پیشاب
خشک صاف کر دینا چاہئے۔ بستر سے نکلتے ہی کرتہ پہنا دینا چاہئے۔
۲۔ جب پیشاب یا پاخانہ کرے فوراً پانی سے دھلوا دینا چاہئے۔
خالی پیشاب پر پیچھے پر لیس نہ کرو۔ اس سے بچہ میں خارش
اور سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ گرمی میں تو ہر بار پانی سے دھلوانا
۳۔ کبھی کبھی گرم پانی سے دونوں ران
کپڑوں سے پاک صاف کر دینا چاہئے۔ اس سے دونوں کروٹ پر
پھنسیاں نہ نکلیں گی۔ بچہ کو ہر وقت کروٹ پر نہ
میں کبھی کروٹ کے بل دبا دینے سے بچہ کی نازک ہڈی ٹوٹ جاتی
ہے۔ اگر صدمہ پہنچا دے تو شفا نہیں۔ ایک بگڑی ہوئی ہڈی بچہ
بھر کروٹ میں دبا کر بیٹھ گیا۔

(۴) بچے کے سامنے کوئی بری عادت نہ ڈالیں کیونکہ بچہ ہر جگہ نہیں
ماں کے پاس رہتا کوئی نہ رکھیں۔ اس سے بچہ کمزور ہو جاتا ہے۔
(۵) چھوٹے بچے کو عادت ڈالیں کہ سب کے پاس آجایا کرے کبھی
کسی کے پاس زیادہ اور کبھی سے گریز کرے کسی مرجائے یا ترکی سے
پیار دینے والے بچے کی مصیبت ہو جاتی ہے۔
(۶) ہر بچہ کو ماں کا دودھ پلانا چاہیے کسی نا بچہ کو پلانا چاہیے جس کا
دودھ چھڑانا ہو اور جس کا بچہ چھ سات مہینے سے زیادہ کا نہ
ہو۔ اور وہ تندرست کی حالت ہو۔ اور دینے والی عورت بھی بیمار نہ
ہو۔

کنجوس لالچی نہ ہو۔

(۱) جب بچہ اپنی چیز کسی کو دے۔ تو اس کو دینے والے پر بچہ کا شکریہ
نہ ادا کرے بلکہ خود بچے پر کسی سمجھدار معتبر آدمی کے سامنے شکریہ ادا کرے
کہ بچہ نے بڑی اچھی چیز دی ہے۔ اور بچہ کی بھی دل شکنی
اپنے سامنے نہ کرائیں۔ بچے کے سامنے پڑھائیں۔
(۲) جب بچہ کچھ بڑا ہو جائے تو اس کو اپنے ہاتھ سے کھانے کی
عادت ڈالیں اور کھانے سے پہلے ہاتھ دھلا دیا کریں اور دیتے ہاتھ
سے کھانا کھلوائیں اور اس کو کم کھانے کی عادت ڈالیں تاکہ بیماری اور

حرص سے بچا رہے۔

(۱) ماں باپ خود کبھی حرص نہ کریں اور نہ مرد یا عورت بچہ پر مقرر
نہ کریں تاکہ بچہ ہر وقت صاف ستھرا رہے۔ جب ہاتھ منہ

بہت ہوشیار اور ذہین ہوتے ہیں۔

(۱۰) اگر ممکن ہو تو ہر وقت کوئی بچہ کے ساتھ رہے کیونکہ بچہ
اس کا دشمن ہے کہ بہت دوڑنے کودنے نہ دے۔ بلند مکان پر
نہ کھیلنے دے۔ کنوئیں سے بچوں کو ہٹا دے۔ بچوں سے
بچوں کے ساتھ نہ چھوڑے دے۔ بانہ وغیرہ دیں کہ بچہ
اس کی ہر بات کو دیکھ کر ہر وقت کے مناسب کرنے
بچہ کی باتوں سے کرے۔

(۱۱) کوشش کرے کہ بچہ کو اس کی پیدائش کے پہلے
نہ کوئی اس کے کھانے پینے کی چیز دیوے نہ بچہ کے باپ سوائے
رضاعت کے اور کچھ نہ کھلا دے۔

(۱۲) بچہ کو عادت ڈالیں کہ بچہ اپنے بزرگوں کے ساتھ کھانے
چیز نہ مانگے اور نہ چیز پانے کی دن بھر چیز۔

(۱۳) بچہ کو عادت ڈالیں کہ وہ نہ بہت کھائے
بلکہ تھوڑا۔

(۱۴) بچہ کو بہت تنگ کپڑے نہ پہنائیں اور بہت ڈھیلے
نہ کریں۔ بلکہ معمولی مناسب چیز۔

(۱۵) بچہ کو مختلف مسواک کی عادت ڈالیں۔

(۱۶) اس کتاب کے پہلے حصہ میں جو ذرق عادت
پیدائش کے بعد پہلے کے بچے کے لیے

(۲۰) آپ کا سبق ہمیشہ تیسرے پہر کے وقت مقرر کریں اور مغرب کا سبق صبح کو کیونکہ خیر و قت میں طبیعت کھلی ہوتی ہے مشکل سبق سے گھبراوے گی۔

(۲۱) بچوں کو خوش مزگی کی باتیں ضرور سکھاویں۔

(۲۲) شادی میں دولہا دولہن کی عمر میں زیادہ فرق ہونا بہت سی خرابیوں کا باعث ہے۔

(۲۳) اور بہت کم عمر میں شادی نہ کریں اس میں بھی بڑے نقصان ہیں۔

(۲۴) لڑکوں کو تعلیم کرو کہ سب کے سامنے نہ کریں یا عورتوں کے سامنے دیر تک نہ سکھایا کریں۔

اچھی باتیں نیکیوں کی اور نصیحتوں کی

(۱) بری بات کا کسی کو طعنہ دینا بری بات ہے۔ عورتوں کی عادت بری ہوتی ہے کہ لڑائی کی بات ہوتی ہے پرانی رنجشوں کو ذکر کرنے بیٹھیں گی یہ گناہ کی بات ہے اور اس سے دلوں میں دوبارہ رنج و غبار کی بو پیدا ہوتی ہے۔

(۲) بچی سسرال کی شکایت ہرگز میکہ میں جا کر نہ کرے۔ غیبت کرنا گناہ کبیرہ ہے اور بے عزتی کی بھی بات ہے اور گھر کی سے دونوں طرف رنج بھی بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح سسرال میں جا کر میکے کی

وہ اس کی بُرائی نہ کرو۔ اس میں کبھی بعض دفعہ فخر و تکبر کا گناہ ہوتا ہے
دوسرے دیکھتے ہیں کہ ہم کو بھوبے قدر سمجھتی ہے۔ اس لیے وہ
بھی اس کی بے قدری کرنے لگتے ہیں۔

(۳) زیادہ ہنسی کی عادت نہ ڈالو ورنہ بہت سی باتوں میں کوئی
نہ کوئی بات نامناسب ضرور نکل جاتی ہے جس کا نتیجہ دنیا میں رنج اور
عقبیٰ میں گناہ ہوتا ہے۔

(۴) جہاں تک ہو سکے اپنا کام کسی سے نہ لو۔ خود اپنے ہاتھ سے کرو۔
کرو۔ مگر دوسروں کا بھی کام کر دیا کرو۔ اس سے تم کو ثواب بھی ہوگا
اور لوگ تم سے ہر وقت خوش ہوں گے۔

(۵) بیبی عورتوں کو کبھی منہ نہ لگاؤ ورنہ کان دیکھنے کی بات سننے
پھر دوسری باتیں گھر میں کر کر سنا دیں۔ ایسی باتیں سننے سے گناہ
کبھی ہوتا ہے اور کبھی فساد کبھی ہوتا ہے۔

(۶) کسی بیبی سے نہ تو زیادہ جھکنا یا دوستی رکھنے کی کوشش کرو۔
کوئی شکایت سننے تو اس کو دل میں نہ رکھو۔ بہتر یہ ہے کہ اس کو
جھوٹ سمجھ کر دل سے نکال دو۔ اگر کچھ ہمت نہ ہو تو جس نے تم سے کہا
ہے اس کا سامنا کر کے منہ در منہ اس کو صاف کر لو اس سے فساد نہیں
بڑھتا۔

(۷) نوکروں پر ہر وقت سختی و تنگی نہ کیا کرو اور اپنے بچوں کی دیکھ
بھال رکھو کہ وہ نوکروں کو بات کے بچوں کو نہ ستانے پاویں۔ کیونکہ

یہ لوگ جن کے مرنے کے بعد زبان سے کچھ نہ کہیں گے۔ لیکن دل میں ضرور کہتے ہیں
کہ ہمیں کبھی نہ بھولنا جب کبھی تم کو ثواب اور نیکی کرنے کا موقع ملے
(۸) اپنی وقت فضول باتوں میں نہ کھویا کرو اور بہت سا وقت اس
کام کے لیے بھی رکھو کہ اس میں تم کو قرآن شریف اور دین کی
کتابیں پڑھنے کا موقع ملے اور نہ ہو تو قرآن شریف بعد نماز عصر یا
مغرب یا عشاء کے پڑھ لیا کرو سب کے لیے کتابیں بھی دستیاب نہیں ہوتیں
بھی آجاویں۔ لیکن قرآن شریف ختم ہونے تک ان سے دوسری کتابیں
اور جب قرآن شریف پڑھ چکیں اور صاف پڑھ لیں پھر اس وقت
تم پڑھا کرو اور جب چھٹی سے صرف ایک گھنٹہ پڑھنے کا ملے تو
رہنے سہنے کھانے پکانے کے ذریعے پورے کا کام سیکھو۔
(۹) جو لڑکیاں مدرسے پڑھنے نہیں جاتیں ان کو چاہیے کہ
ان کے ساتھ کوئی نہ کوئی بڑی بہن یا ماں بیٹھ کر پڑھا کرے
کیونکہ دشمن کی مصیبت
(۱۰) کہیں آنے جانے کے وقت اس کی پابندی نہ ہو کہ فلاں
جگہ کبھی ضرور ہی جانا ہے کیونکہ اس میں نیت بدل جاتی ہے کہ
دیکھنے والے تم کو بڑا سمجھیں۔ سو یہی نیت خراب ہو جاتی ہے
اس کے سبب نیکی بھی جاتی ہے جس سے فرق فرق کے فرق ہو جاتے

ہیں۔ مزاج میں سادگی اور سادگی کے ساتھ کبھی جو کپڑے پہنے جائیں ہوں
پہن کر نکلنے چاہیں۔ گرہ کپڑے زیادہ میلے ہونے یا ایسا ہی کوئی موقع
ہو مختصر زیور پہننا آسانی سے اور جلدی سے ہو سکا بدل ڈالنا بس
پہن لینا۔

۲۔ کبھی سے باہر جانے کے وقت اس کے خاندان کے بڑے بوڑھے
کے نصیب نہ نکالنا۔ ان میں گناہ کبھی ہوتا ہے۔ اور نہ ہونے سے
کونج ہوتا ہے۔

۳۔ دوسروں کی چیز جب بہت چکنی یا جب برتن خالی ہو جائے
تو ان کو پیش کرنا۔ کہ آتا ہے کوئی لے جائے۔ یا نہ ملے تو اس کو اپنے
برتن کی چیزوں میں ملا کر نہ رکھنا۔ بلکہ علیحدہ رکھنا۔ اور کہہ دینا کہ وہ
چیز فلاں نے دی ہے۔ بغیر اجازت کسی کی چیز کا برتنا گناہ ہے۔

۴۔ [illegible] پیٹ کی عادت نہ ڈالنا۔ ہمیشہ بھوک سے وقت
[illegible] کسی وقت بہت مشکل آپڑتی ہے۔

۵۔ [illegible] کا پیٹ کتنا ہی بڑا ہو اس کو کبھی نہ بھولنا اور
اپنا پیٹ بھی بہت ہی بڑا نہ بنانا۔

۶۔ بیکار وقت کوئی کام نہ ہو سب سے اچھا مشغل کتاب دیکھنا
ہے۔ اس کتاب کے ختم پر جتنی کتابوں کے نام لکھے ہیں ان کو دیکھنا
کہ وہ کتابیں کتنی بڑی ہیں۔ ان کو کبھی نہ دیکھنا۔

۷۔ پیٹ کبھی نہ بولنا باہر آواز جانے کی کیسی شرم کی بات ہے۔

(۱۹) گھر میں کوئی مہمان ہو تو اس کی خاطر مدارات میں کوئی کمی نہ کرو۔ تم تو ضرورت سے بہت کم چیزوں کو کام میں لاتے ہو۔ آہستہ بولو۔ آہستہ چلو۔ آہستہ کھاؤ۔ آہستہ پانی پیو۔ آہستہ اٹھو۔ آہستہ بیٹھو۔ آہستہ گھر بند کرو۔

(۵۰) بڑوں سے ہنسی نہ کرو۔ یہ بے ادبی کی بات ہے۔ اور اگر بڑے تم سے کبھی ہنسی کریں تو تم ان سے ہنسی نہ کرو۔ یاد رکھو کہ بڑے بڑے آدمی بھی بچوں سے ہنسی کرتے ہوئے شرماتے ہیں۔

(۵۱) اپنے گھر کے لوگوں یا اپنی برادری کے سامنے تعریف نہ کرو۔

(۵۲) کسی مجلس میں سب کھڑے ہو جائیں۔ تم بھی نہ رہو۔ اس میں گھمنڈ پایا جاتا ہے۔

(۵۳) اگر دو شخصوں میں آپس میں لڑائی ہو تو تم ان دونوں کے درمیان کسی بات نہ کرو۔ کہ ان میں ہو جاؤ۔ تم کو کیا ضرورت کہ مفت میں پڑے۔

(۵۴) جب تک وہ بیٹھے رہیں تم نہ اٹھو۔ کہ ان کے تکلیف نہ ہو۔ بیٹھنے میں نہ پڑو۔

(۵۵) کسی کے سامنے کی پیٹھ نہ کرو۔ اس سے شرمندگی ہوتی ہے۔ ویسا کرنا بہتر نہیں رہتا جیسا پہلے تھا۔

(۵۶) دشمن کے ساتھ بھی خلاف کے ساتھ پیش آؤ۔ اس کی دشمنی نہ بڑھے گی۔

دوسرے شاید لحاظ کے مارے نہ مانگے اور شاید اس کو بیوی کی ضرورت کے وقت اس کو کیسی پریشانی ہوتی ہے۔ اس لئے کسی کا فرض ہو تو اس کا خیال رکھے کہ جب ذرا بھی گنجائش ہو۔ فوراً اپنے ذمہ کا فرض اتار دیا۔

(۳۲) اگر کوئی بیل، ٹٹو، گدھا وغیرہ ہیں جو زخمی ہو گئے ہوں وغیرہ بند ہوں تو وقت کا خیال کر کے نہ رہنے دیں بلکہ فوراً ان کی مرہم پٹی کر دیں۔ اور ان کے آرام کی اجازت دے دیں۔ ورنہ ہاتھ سے نکل جائے گا۔ پھر دوسرے وقت کہیں گے کہ کوئی بات ہی نہ ہوئی تھی۔ بات ہو تو پکار کر کہا جائے مگر جب تک منہ سے نہ بولے تب تک نہ پھر بھی نہ جاؤ۔

(۳۴) جس آدمی کو بھی نہ جانو۔ اس کے متعلق کسی شہر یا کسی قوم کی برائی نہ کرو۔ شاید وہ آدمی اسی شہر یا اسی قوم کا ہو۔ پھر تم کو شرمندہ ہونا پڑے۔

(۳۵) کسی شخص جس کام کا کہ تم کو معلوم نہ ہو تو بس نہ کہو۔ کہ یہ اس بے وقوف نے کیا ہے یا ایسی ہی کوئی بات نہ کہو۔ شاید کسی

[illegible]

خراب کرنا ہے۔

(۳۰) لڑکیوں کی شادی میں زیادہ یہ بات دیکھو کہ لڑکے [illegible]

(۳۱) اپنے کپڑوں پر سوائے دوسرے کی نشانی پھول وغیرہ [illegible]

(۳۲) جس عورت کی عادت ہے کہ پہنے میں کسی کو بھی نہیں چھوڑتی [illegible]

چاہیے۔

(۳۳) اپنے کپڑوں پر سوائے دوسرے کی نشانی پھول وغیرہ [illegible]

(۴۰) عرب میں دستور ہے کہ کسی بزرگ آدمی سے کوئی چیز تبرک کے طور پر لیتے ہیں تو وہ چیز اپنے پاس سے اُن بزرگ کے پاس بھیج دیتے ہیں کہ آپ اس کو بیک دو روز ستعمال کیجئے تبرک ہو جائے گی۔ اس میں بزرگ کو تردد نہیں کرنا پڑتا۔ ورنہ گر ہر آدمی کسی بزرگ سے ایک ایک بال مانگنے لگے تو ان کی ایک چندیا بھی نہ رہے۔ ہمارے ہندوستان میں بے دھڑک مانگ لیتے ہیں۔ بعض دفعہ ان کو شرم آ ہی جاتی ہے اور تردد بھی پڑتا ہے۔ اگر ہم نے بھی عرب کا دستور برتیں تو بہت مناسب ہے۔

(۴۱) اگر کوئی شخص اپنی طرف سے کوئی بات کہے تو مرد کے خوف کوئی مناسب جواب دینا ہو تو اپنی طرف سے جواب دینا بھی درست ہے کہ فلاں شخص تو کہتا ہے۔ اور فلاں شخص تو کہتا ہے۔ اس طرح مجلس شور میں بھی گفتگو کے وقت کسی پر تہمت لگانا درست ہے۔

تھوڑا سا بیان ہاتھ کے ہنر اور پیشہ کا

بعض عورت غریب عورت جن کے کھانے پڑنے کو کوئی ذریعہ نہیں پیسا پیشہ کی وجہ سے بڑی مصیبت میں مبتلا ہیں کہ خدا کی پناہ وہ کس طرح زندگی بسر کرتی ہے۔ یہ تو نکاح کر لیں پیشہ ہاتھ کے ہنر سے

چار پیسے حاصل کریں۔ مگر ہندوستان کے جاہل نکاح اور ہنر دونوں کو عیب سمجھتے ہیں۔ اور یہ کسی کو توفیق نہیں ہوتی کہ ایسے غریبوں کے خرچ کی خبر رکھے۔ پھر بتلاؤ بیچاریوں کی کیوں کر گزر ہو۔

بیبیو! دوسرے دل پر تو کچھ زور چلتا نہیں مگر اپنے دل پر اور ہاتھ اور پاؤں پر خدا تعالےٰ نے اختیار دیا ہے۔ دل کو سمجھاؤ اور کسی کے بُرا بھلا کہنے کا خیال نہ کرو۔ اگر کسی کی عمر نکاح کے قابل ہے تو نکاح کر لے اور اگر اس قابل نہ ہو یا یہ کہ اس کو عیب تو نہیں سمجھتی مگر ویسے ہی دل نہیں چاہتا۔ یا بکھیڑے سے گھبراتی ہے تو اس صورت میں اپنا گزر کسی پاک ہنر کے ذریعہ سے کرو۔ اگر کوئی حقیر سمجھے ہرگز پروا نہ کرو۔ دوسرے نکاح کا بیان بہشتی زیور کے چھٹے حصّہ میں دیکھ لو۔ اور ہنر اور دستکاری کا کام سیکھنا معیوب نہیں۔

بیبیو! اگر اس میں کوئی بات بے عزتی کی ہوتی تو پیغمبر ان کاموں کو کیوں کرتے، ان سے زیادہ کس کی عزّت ہے۔

حدیث میں ہے۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں چرائی ہیں اور یہ فرمایا ہے کہ کوئی پیغمبر ایسے نہیں گزرے جنھوں نے بکریاں نہ چرائی ہوں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ سب سے اچھی کمائی اپنے ہاتھ کی ہے اور حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کے ہنر سے کھاتے تھے۔ یہ ساری باتیں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں۔ اور پیغمبروں کے بعض کاموں کا بیان آگے آ رہا ہے۔

[مجمل]

اسلامی سیاست

معروف بہ اعتدال فی مراتب الرجال

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ سہارنپوری

جب سیاسی رمز کے گرد ہماری اکابر میں اختلاف ہو جس کی وجہ سے مسلمان پریشان ہو اس وقت کیا کرنا چاہیے؟ حضرت نے ان کو سات سوالوں کے جواب میں تحریر فرمایا ہے۔

۱۔ حضرت تھانوی اور حضرت مدنی میں باوجود دونوں کے مخلص اور اہل اللہ ہونے کے اتنا شدید اختلاف کیوں ہے۔ کیا مخلصوں اور دینداروں میں بھی ایسا اختلاف ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے؟

۲۔ تیرے نزدیک کون حق پر ہے اور ان مسائل میں تیری کیا رائے ہے؟

۳۔ ہمیں کیا کرنا چاہیے کیا مر رہنا چاہیے۔ تو کہیں شریک کیوں نہیں ہوتا؟

۴۔ مسلمان تباہ ہوتے جا رہے ہیں آخر ان کو کیا کرنا چاہیے؟

۵۔ اغراض آج کل زیادہ کام کر رہی ہیں ہر شخص اپنی اغراض کے پیچھے چل رہا ہے

۶۔ علماء کا وقار عمداً گرایا جا رہا ہے۔ بے تکلف سب و شتم کیا جاتا ہے۔

۷۔ علماء کے اختلاف سے بہت نقصان پہنچ رہا ہے۔؟

ہر طبقے اور ہر مکتب فکر کو اس کتاب کو اپنے زیر مطالعہ رکھنے کی ضرورت ہے۔

کاغذ سفید عام مجلد ۷ قسم اعلیٰ پلاسٹک کور آفسٹ پرنٹ

ناشر:- مکتبہ زکریا بالمقابل جامع مسجد عالمگیر مارکیٹ، لاہور

[redacted]

أحل الله البيع وحرم الربوٰ

اللہ نے بیع کو حلال اور سود کو حرام فرمایا ہے!

صفائی معاملات

تبلیغی تحریک کی اہمیت اور اس کے

بنیادی اصول

حقوقِ دین

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

مکتبۂ دینیات

بیرون تبلیغی مرکز رائے ونڈ ضلع لاہور فون: ۶۲